



بازار صفا و اخلاص و بستان حرم  
 درین بین و درین میان و درین حرم

چنین از این بستان و درین میان و درین حرم



از این بستان و درین میان و درین حرم

درین بین و درین میان و درین حرم

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE4587

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد

بسم الله الرحمن الرحيم  
 الحمد لله رب العالمين  
 والصلاة والسلام على  
 سيدنا محمد وآله  
 وبعد





شرط انصاف نباشد که تو فرمان نبری به و خبرست از سر و کائنات  
 شرط انصاف کی نمودی که تو حکم نه بجا دهی تو مهریست این دهر و همه مسود دارد دنیا  
 منم موجودات رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و متمر و وزمان  
 جای غیر مخلوق ای در رحمت واسطی عالم که بنور و لولیک و در بگینده آدمی و کوا و در خیر و گردش  
 بیت شفیق مطاع بی رویه قیلید جلیلید لیلید و سیلید  
 شفاعت کن برای امانت یون و خیر و نیوا از هر گز نیست که نه دایه ما جسم پاکیزه نگذرد و صاحب  
 کفاح علیکم کماله کشف الدخی بکماله حنت جمیع حلاله  
 پس بخونید که سبب کمال مرسته است که در دهر بین اندام میران غلام و کفر که سبب حال و کفر که نیک بین اخص است بین  
 صلوا علیکم الله بیت چشم دیوار است را که در دو چو خوشبختیان  
 در دو چو عید و پیر و کوا و در دلا و کوا مکمل با غم دیوار است که نین که که می مانند تیری پشت کاگاه که کوا و دلا  
 چه پاک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیان به که یکی از بن گان گمشکار  
 کیا در کوه ریاضه که نین که که می مانند تیری پشت کاگاه که کوا و دلا

پریشان روزگار دست انا بت با امید اجابت بدرگاه خدا و نرجل و علا  
 سرگشته روزگار است تا که کاسه است قبول بوسه که پنج درگاه بزرگ او برتر که  
 برادر دایره و تحالی نرو نظر کند باز نش. خواند بار دیگر اعراض فرماید باز نش  
 او طایفه اندر برتر پنج او که نظر کردی پیرا و سکوی و دهری بار و کوا و او و شمشیر شی فرما و عید  
 بتضرع و زاری بخواند حق سبحانه تعالی گوید یا ملام که کتی قد اجابت  
 سانه روز و در دینکی است الله پاک او برتر کتابه از شتوبه هر نه شرم کتابونین  
 من عبدی و کین که بخیر می و دعو تش را اجابت کردم و امیدش را  
 بند سانه او ترا و در دینکی واسطی او که سوا که دعا او سکے که تین قبول کیا یعنی او را امید او کی  
 برآوردم که از بسیاری دعا و گریه بنده می شرم دارم بیت  
 برالایان که بیت دعا او در دست بند سانه شرم ر کتابونین

ای که در دینکی است الله پاک او برتر کتابه از شتوبه هر نه شرم کتابونین  
 من عبدی و کین که بخیر می و دعو تش را اجابت کردم و امیدش را  
 بند سانه او ترا و در دینکی واسطی او که سوا که دعا او سکے که تین قبول کیا یعنی او را امید او کی  
 برآوردم که از بسیاری دعا و گریه بنده می شرم دارم بیت  
 برالایان که بیت دعا او در دست بند سانه شرم ر کتابونین

من عبدی و کین که بخیر می و دعو تش را اجابت کردم و امیدش را

کرم بین و لطف خداوندگار  
کرم دیکھ اور نہ بانی حق اور نہ کاری

گنہ بند و کرم دست او شرمسار  
گناہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ

محاکمان کعبہ جمالش آیتھیں ہر ماوت معترفند کہ معاذ جلالہ حق عباد  
کوشہ شمع والو کعبہ بزرگی اوسکی کو ساتھ تصنیف کی کو قدر کر کے ایسی کہیں جنت کی حق عباد کر تیرے کا جو  
و واصفان حلیہ جمالش آیتھیں ہر ماوت معترفند کہ معاذ جلالہ حق عباد  
اوصفت کر نیوالے صورت جمال اوسکی کو ساتھ تصنیف کی کہیں جنت کی حق عباد کر تیرے کا جو

گر کسے وصف افروزین پس  
جو کوئی وصف اوسکا مجھ سے پوچھے

بیدل از فی نشان چکوید باز  
بہوش بے ہوش ہو کیا کے چہ

عاشقان کشتگان معشوق  
عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہیں

یکی از صاحبان سرسبز مراقبہ فرو بروہ بود و در حجر مکاشفہ مستقر  
ایک صاحبہ لون سے سرسبز گریبان مراقبہ کی جو لگیا تھا اور بیچ دیا مکاشفہ کے دروازے پر  
شدہ مالیکہ ازان معاملت باز آمد کی از مہمان گفت ازین بوستان  
ہوا جس وقت کہ اوس معاملے ہو پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے  
کہ ہو وی مبرا چہ تحفہ کرنت کرو ی اصحاب گفت بخاطر شتم کہ چون بدرخت  
دھوا تو میر تیلین کیا تحفہ دینا کیا تو یاروں کو تیلین کا صاحبہ نے ارادہ کیا تھا کہ جب باہر سے  
گل برسم و مہنی پر ختم پھیرے اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانہ مست  
گل کے پھونچون میں دہن پھریوں گا میں نے بیٹے یاروں کے جو پھونچا میں خوشبو گل نے ایسا

کہ و منہم از دست رفت قطر  
کہ دہن میر سے ہاتھ سے گیا

ای شمع سحر عشق زیر و اندام بیاو  
اسے چڑیا صبح کی عشق پر و اندام سے لیکھ

این رہ عیان و طبعش بجزیر اند  
یہ دعویٰ کر نیوالے بیچ طلب اوسکی کو خیر ہونے

بند و کرم دست او شرمسار  
گناہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ  
محاکمان کعبہ جمالش آیتھیں ہر ماوت معترفند کہ معاذ جلالہ حق عباد  
کوشہ شمع والو کعبہ بزرگی اوسکی کو ساتھ تصنیف کی کو قدر کر کے ایسی کہیں جنت کی حق عباد کر تیرے کا جو  
و واصفان حلیہ جمالش آیتھیں ہر ماوت معترفند کہ معاذ جلالہ حق عباد  
اوصفت کر نیوالے صورت جمال اوسکی کو ساتھ تصنیف کی کہیں جنت کی حق عباد کر تیرے کا جو  
گر کسے وصف افروزین پس  
جو کوئی وصف اوسکا مجھ سے پوچھے  
بیدل از فی نشان چکوید باز  
بہوش بے ہوش ہو کیا کے چہ  
عاشقان کشتگان معشوق  
عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہیں  
یکی از صاحبان سرسبز مراقبہ فرو بروہ بود و در حجر مکاشفہ مستقر  
ایک صاحبہ لون سے سرسبز گریبان مراقبہ کی جو لگیا تھا اور بیچ دیا مکاشفہ کے دروازے پر  
شدہ مالیکہ ازان معاملت باز آمد کی از مہمان گفت ازین بوستان  
ہوا جس وقت کہ اوس معاملے ہو پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے  
کہ ہو وی مبرا چہ تحفہ کرنت کرو ی اصحاب گفت بخاطر شتم کہ چون بدرخت  
دھوا تو میر تیلین کیا تحفہ دینا کیا تو یاروں کو تیلین کا صاحبہ نے ارادہ کیا تھا کہ جب باہر سے  
گل برسم و مہنی پر ختم پھیرے اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانہ مست  
گل کے پھونچون میں دہن پھریوں گا میں نے بیٹے یاروں کے جو پھونچا میں خوشبو گل نے ایسا  
کہ و منہم از دست رفت قطر  
کہ دہن میر سے ہاتھ سے گیا  
ای شمع سحر عشق زیر و اندام بیاو  
اسے چڑیا صبح کی عشق پر و اندام سے لیکھ  
این رہ عیان و طبعش بجزیر اند  
یہ دعویٰ کر نیوالے بیچ طلب اوسکی کو خیر ہونے

درمطلح اہل قلوب را گویند و صفت درین کتاب ہر جا کہ واقع شدہ نفس خود را در دہشتہ ۱۲ شمس

کافر که خبر شد خبرش باز نیاید

میں کسی کو خبر ہوئی خبر او کی بچہ نہ آئی

وزیر چپ گفتہ اند شفیقیم و خواندہ ایم

اور جس چیز سے کہ ماہی بزرگوں اور سنا سننے اور پچھانے

ماہی چنان در اول وصف تو مانده ایم

اسم و بیست ہی چپ پہلے وصف تیری کہ چہ چینی

ای برتر از خیال قیاس و گمانی

اسے خدا تو برتر ہو خیال اور ازاری و شکلا

و قتر تمام گشت و بیایان سیدم

و قتر تمام ہوا اور آخر کو پہنچی عمر

و کر محی بادشاہ ہند نام تاکہ

و کر صفیون بادشاہ اسلام تاکہ

ابو بکر بن سعد بن علی اور اشتر تربتہ و کر تبیل سندی کہ در افواہ عوام

ابو بکر بن سعد بن علی کا روشن کرے اند تربت او کی ذکر جو سندی کا کہ پنج منہ علاق

اوقا و است و صیت شغش کہ در سبط زمین فستہ و قصبہ عجب پیش کہ چھو شکر

پڑا اور شرہ سخن او کی کا پنج کشادگی زمین کا گیا اور قصبہ عجب پیش کہ چھو شکر

یہ خورند و رقعہ نشناش ہیچو کا غدر میر نہ بر کمال فضل و بلاغت و حمل نتوان کرد

خاستہ میں سے ملک تصنیف و سکر کا مانند کا فن کہ یہ بوقلمون بن گل و سکر کی گمان کر گیا

بلکہ خداوند جهان قطب اثرہ زمان قائم مقام سلیمان صراط یان تاکہ

بلکہ صاحب ہماں اور قطب اثرہ زمان کا و قائم سلیمان علیہ السلام کا اور یاری فی صلا صاحب یان کا تالیف و تراشا

منظر الدنیا والدین ابو بکر بن سعد بن علی ظل اللہ تعالیٰ فی آخر خلدہ

بڑا نظر یا گیا دنیا اور دین کون انجا ابو بکر بن سعد بن علی کا سایہ خدا تعالیٰ کا پنج زمین اور سبب دینی ہو

خندہ و آگ خندہ بعین عنایت نظر کردہ است تحمین بیخ فرمودہ و راوت صا

اوس سہ اور ضی رکھ اوسکو اوس بادشاہ و ظن پر غشش و نظر کی بادشاہ شہر بنامی و خوش بھی

معوذہ لاجرم کا فہ انام خاصہ و عوام محبت لوگر اسید ہند و الناس علی دین کی کہ چھو

کی خواخواہ کرد و خلق و خاص و عام سبب محبت و سکر کہ خوشی کی ہر اور گول و پڑا شہر کا ہر

ز انکہ کہ ترابہ من مسکین نظر است اقطعہ انما رم از آفتاب مشہور تر بہت

انسانیاں میری یعنی شہر میرا کتاب ہم مشہور نہ یاد و

ز انکہ کہ ترابہ من مسکین نظر است اقطعہ انما رم از آفتاب مشہور تر بہت

انسانیاں میری یعنی شہر میرا کتاب ہم مشہور نہ یاد و

و قافہ شعر کا و تازی تمل میشود و در حاشیہ علیست کہ تاکہ لقب بادشاہان شیراز و این لفظ مصرعہ

میں کسی کو خبر ہوئی خبر او کی بچہ نہ آئی  
وزیر چپ گفتہ اند شفیقیم و خواندہ ایم  
ماہی چنان در اول وصف تو مانده ایم  
اسم و بیست ہی چپ پہلے وصف تیری کہ چہ چینی  
ابو بکر بن سعد بن علی اور اشتر تربتہ و کر تبیل سندی کہ در افواہ عوام  
ابو بکر بن سعد بن علی کا روشن کرے اند تربت او کی ذکر جو سندی کا کہ پنج منہ علاق  
اوقا و است و صیت شغش کہ در سبط زمین فستہ و قصبہ عجب پیش کہ چھو شکر  
پڑا اور شرہ سخن او کی کا پنج کشادگی زمین کا گیا اور قصبہ عجب پیش کہ چھو شکر  
یہ خورند و رقعہ نشناش ہیچو کا غدر میر نہ بر کمال فضل و بلاغت و حمل نتوان کرد  
خاستہ میں سے ملک تصنیف و سکر کا مانند کا فن کہ یہ بوقلمون بن گل و سکر کی گمان کر گیا  
بلکہ خداوند جهان قطب اثرہ زمان قائم مقام سلیمان صراط یان تاکہ  
بلکہ صاحب ہماں اور قطب اثرہ زمان کا و قائم سلیمان علیہ السلام کا اور یاری فی صلا صاحب یان کا تالیف و تراشا  
منظر الدنیا والدین ابو بکر بن سعد بن علی ظل اللہ تعالیٰ فی آخر خلدہ  
بڑا نظر یا گیا دنیا اور دین کون انجا ابو بکر بن سعد بن علی کا سایہ خدا تعالیٰ کا پنج زمین اور سبب دینی ہو  
خندہ و آگ خندہ بعین عنایت نظر کردہ است تحمین بیخ فرمودہ و راوت صا  
اوس سہ اور ضی رکھ اوسکو اوس بادشاہ و ظن پر غشش و نظر کی بادشاہ شہر بنامی و خوش بھی  
معوذہ لاجرم کا فہ انام خاصہ و عوام محبت لوگر اسید ہند و الناس علی دین کی کہ چھو  
کی خواخواہ کرد و خلق و خاص و عام سبب محبت و سکر کہ خوشی کی ہر اور گول و پڑا شہر کا ہر  
ز انکہ کہ ترابہ من مسکین نظر است اقطعہ انما رم از آفتاب مشہور تر بہت  
انسانیاں میری یعنی شہر میرا کتاب ہم مشہور نہ یاد و  
و قافہ شعر کا و تازی تمل میشود و در حاشیہ علیست کہ تاکہ لقب بادشاہان شیراز و این لفظ مصرعہ









نشستم و دامن صحبت فراهم چیدم و دفتر از گفتاسی پریشان بشویم  
بیون مین اور دامن صحبت سر بیون مین اور دفتر باتون پریشان سے دہو دین

ومن بعد پریشان گویم بیت  
زبان بریده بکنجی شسته صم و بکم  
اور اس سے پہلے پریشان باتیں کہوں مین زبان کا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا ہوا اور گونگا

بہ از کسی کہ تباشیر باشت از در حکم  
تایگی از دوستان کہ در کجا ہم نشین مین  
بہتر اوس شخص سے کہ وہ زبان او کا بیچ حکم تو ایک دوستوں سے کہ بیچ کجا و کے ہم نشین میرا

بودی و در حجرہ مجلس برسم قدیم از در در آمد چند آنکہ نشاط ملا صحبت کردہ  
اور بیچ کوٹری کی پاس بیٹھنے والا ساتھ برسم قدیم کردہ واری آیتنا کہ خوشی مزہ اور خوشی اور  
و بساط مدح و عبت گسترده جو البش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگر قدم بخجده نگفتم  
اور پھر بنا بازی کرنا کہا ہوا جواب دیا کہ گھٹنے اور سر زانوی مبادت میرا اور شاید میرا برسم ہو کہ دیکھا

کرد و گفت قطع  
کنونت کہ اسکان گفتار هست  
اور کہا اب تجھ کو کہ طاقت بات کرنے کی ہے

بگو ای برادر بلطف و خوشی  
کہ اے بیانی ساتھ مہربانی اور خوشی کے  
بجگم ضرورت زبان در کشی  
خواہ خواہ زبان بند کرے گا تو  
کہ فردا چو سپک اجل در رسید  
کہ کل کو جو قاصد موت کا ہو پنے گا  
کسی از متعلقان شش حسب اوقہ  
کسی کے ملاقات داروں میں سے جو سکھو اور موافق احوال

مطلع گردانید کہ فلان عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیت عمر متکلف نہ شوم  
خبر داری کہ غلام نے تصدیق کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف میں بیٹھوں  
و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر محبت دیش گفتا بغیرت  
اور خاموشی قبول کی تو ہی اگر ہو سکو خیال پہلے اور کنارہ اگر کہ قسم ہو بزرگی خدا کی  
عظیم صحبت قدیم کہ ہم بر نیارم و قدم بر نہارم مگر اگر نا کہ سخن گفتہ شود و بعد از  
اور قسم و صحبت قدیم کی سانس نلون گایم اور قدم نہار و ٹھانوا گایم مگر اس وقت کہ بات کسی جگہ و ساتھ غاوت

مع دامن صحبت  
دیکھو اطلاق  
بہ از کسی  
تایگی  
بہتر اوس  
بودی  
و بساط  
اور پھر  
کرد و گفت  
کنونت  
بگو ای  
کہ اے  
بجگم  
خواہ خواہ  
کہ فردا  
کسی از  
کسی  
مطلع  
خبر داری  
و خاموشی  
اور خاموشی  
عظیم  
اور قسم





در خوشی او درخت در

گلستانِ عشق

کیا کام آوے تیرے گل ہر ایک تیرے  
 داستان میری دنیا ایک تھا  
 گل ہی یا بج میرے نور ہے

اور یہ کتاب گلستانِ ہندوستان کے سرسبز پہاڑوں پر  
جس دم کہ مغربی بات کسی دامنِ پھولوں کا گردِ ادا اور صبحِ دامنِ سرسبز کا گردِ ادا

۱۔ مضمون و معنی کیا ہے اور کیا فصل و ادوار و روز اتفاق کہنے کا اثر اس پر ہو گا اور یہ ہرگز نہ ہو گا اور

پیشو از بهر این که این کتاب در دسترس است و الله اعلم

اعظم بالصفا والكرامات و جہان سعید بن ابی بلیرین محمد

ترا اللہ بقیہ و تمام انکسور و تحقیق کہ پسندیدہ اور آگاهان بنا و شما که در کار تو

فستوردگار و فرزندان و کسب و کار

عَوَّلُوا عَلَى الْبَنَاتِ لَا يَكُن لَكُنَّ رِجَالًا مَن يَخُنْ يَخُنْ ثَلَاثًا مَرَّةً فَاسْبَحْ مَرْجُومًا

ت باز و دولت غالب کا جہراغ مذہب روشن کا خوبی خنق کا فخر اسلام کا

آتابک بر سے کا بادشاہ بادشاہوں پر ہوا تاک کہ دونوں امتوں کا صاحب بادشاہوں

اور محمد کا بادشاہی اور تہی کا اور دارالشاہی کے سلطان کا فخر ناما لکھو اور اس کا اور

وَجَعَلْنَا فِيهَا قَبْرًا لِّمَنْ يَرْجُو

ایسی کہ سے اقبال اور خورشید کے بزرگ بیان اور شعری اور کرم

100-443887-100

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس شورای اسلامی

مجلس شورای اسلامی

شماره ۱۰۰۰

مجلس شورای اسلامی

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس شورای اسلامی

از طرفی

...میں نے اس کی طرف اشارہ کیا۔

...میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

1964

19

المعروف

سید محمد علی

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۳۰۰

مجلس شورای اسلامی

دولت اسلامیہ پاکستان

ان غار میں

چون قوت بیاید  
بی پایان دور

دانشگاه تهران

*Singapore*

د کابل د کورنیو چارو وزارت

1000











باب پنجم در فضیلت  
باب پنجم  
مسنوی

بجہ نونہی اور برہانی کو باب ساتواں ایچ اثر کرنے زمین کو بارش سلطان

و از آنست که با اوقات خوش و بد جهت قصد بیجا بودن  
بیجا و درست که هر دو تنی نیست خوش که این است از تنی نیست که بیجا

حوالہ بخدا کر و ہم و قسیم  
 باب اول  
 سہ و ستاد خدا کر و قسیم

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم کہ کشتن اسیری  
 ایک بوفلہ کہ جن منایک کہ سات مارنے ایک بنی کے  
 بیخ اخبار پادشاہوں کے

شمارت کرد و بیچارہ دران حالت نومیدی ملک اوستام داؤن کو  
 اشارہ کیا بیچارے نے بیچ اوس حالت نومیدی کے بارشاہ کو گامی دنیا

و سقا گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ روزی از بکوبید

وقت ضرورت چو نماند گریز **بخت** بگیرد شمشیر **تیر** شمشیر از این کمان

لِسَانُهُ يَكْسُوهُ مَخْلُوقٌ يُقْبَلُ عَلَى الْكَلْبِ سَيْكِيٌّ يَكْسُوهُ كِيٌّ زَوْفَرٌ رِيكِيٌّ

مفت ای خداوندی گوید **وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظُ وَالْعَاقِبَةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ**

کہا ایسا جب بیان کرتا ہے اور شخص کہنا یوں کہنے سے اور مجھے واسطے کہ

بادشاہ کے تین عورتوں کو جو خیال خون پکھڑے رکھتا  
 جیسر ما اوشا اور حضرت یادشاہان جزیرہ استی سخن گفتن میں ملک و تہذیب

ہمارے تین تین لائق پور گاہ میں بادشاہوں کے سواے ساحر جی کے بات کنا ہے بادشاہ

[illegible]





خاکش چنان بخورد که زو سترخان مانند زندگست نام فرخ نوشیروان بعد از  
 خاک ز او سکو ادا کما با کوس سے ہڈی نہی زندہ ہے نام مبارک نوشیروان کا بسبب نصرت کے  
 اگرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان مانند خیر کن ای فلان عنایت شہنشاہ  
 اگرچہ بت گذار کہ نوشیروان نہ رہا ایک نیکی کر اسے فلاں عنایت کن عمر کو  
 ز ان پیشتر کہ بانگ برآید فلان مانند حکایت ملکز اوہ را  
 اوس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوے کہ فلان نہ رہا ایک پادشاہزادہ کو

سنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر بڑا و انش بلند و خوب روے  
سنا بے کہ کوتاہ تھا و کم نہ و اور دوسرے پہاڑی او سے بلند اور خوب صورت

ایسی پدر بکر اہت و استحقاق در روی نظر ہمیکہ دسپہنچرست و متبصحا کجا اور  
ایکبار باپ سائہ کربت اور استحقاق کے بچہ اور کے نظر کرتا تھا کہ نے سائہ دانی اور مانی کو دیکھا  
و گفت ای پدر کوتاہ خرد و سربہ کہ نادان بلند نہ ہر جہ یہاں ہست ہمت یقین ہست  
اور کہا ای باب کوتاہ داند ہست ہمت یقین ہست ہمت یقین ہست ہمت یقین ہست ہمت یقین ہست

عَنْدَ اللَّهِ قَدْ رَأَوْا مَنَ لَكَ قَطْعَ آن شَنِیدِی کہ لا غِرَامَا  
 ز دیکم تَدِ کہ اندر تو قَدِ کہ او مَرِ تَدِ کہ  
 ده سناسه تو سَنِ کہ وِشِ تَرَامَا سَنِ

گفت لاری بالایی فرید	استبازی اگر ضعیف بود	همچنان از طولیله خراب
بیا یک مرتبه بیا یک حق بگو	گور تازی اگر ضعیف بود	دو بطح حالت ضعیفی مین گوید
در بخندید و ارکان دولت پسندیدند و برادران بجان بخندیدند با		
ببشنا و برادران دولت قی پسندیدند		
عجب منرش نهفته باشد	عجب او خنجر او سکا جیا باشد	عجب کوه گومان است ابا کوهی
عجب منرش نهفته باشد	عجب او خنجر او سکا جیا باشد	عجب کوه گومان است ابا کوهی



ملک دست تحسین برندان گرفت و گفت قطعه شیرینک زین چون کنکری

بادشاه فراتر آفوس کرد نیا هیچ در آفتون کے لیا اور کہا

ما کس تبریت نشود ای حکیم کس + باران کہ لطافت طبعش خلایق نیست + در باغ

ناہل سازه تربیت کند و یو او حکیم لایق والا

لا لک وید و در شوره بود غم طبعش من شو سربلر بسیار و در غم عمل خصایع مکران

لا جتا اورچ کما ری زمین کا کس پہل کی زمین کما ری سبل کسین و گاتی اورچ اورچ کام کا تباہ کر

نکوئی بادران کردن چنانست + کہ بد کردن بجای نیک و ان حکایت

نیک ساتھ بدون کے کرنا ایسا ہے کہ بد کرنا ہی جگہ نیک مردون کے

سر شک را وہ را ویدم بر در سرای اغلش کہ عقل و کیا ست و فہم و فرا

ایک پیادی کے لڑکے کو دیکھا مینے او پر دروازے سرای غلش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی

را کما الوصف و اشتہم از عہد خردی آثار بزرگی و خاصیت او پیدا فر و بالاک

زیادہ وصف سور کساتنا ہی زمانہ جو ہے پن سو نشانی بڑائی کی ہیچ پیشانی او کی دکھا ہر اور

سرش زہو شمندی + یتاقت ستارہ بلندی + فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد

سراوے کے ہوشمندی چلتا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کا

کہ حال صورت معنی و اشت و خرمندان گفتہ اند تو انکے ہر سرست نہ ہمال

کہ فوجی ظاہر اور باطن کی کرتا تھا اور انایون کے کہا ہے تو انگری سبب ہنر کے ہو سبب کل

و بزرگی بقتلست ہمال انبای جنس او بزرگ و جسد بزرگ و نجابتی شہم کردن

اور بزرگی ساتھ عقل کے ہو نہ سار برس کے بھائی پر اور کوہ پیٹ و سکے کو ڈاہ لیکے اور ساتھ ایکٹ و کشت و

کشتن اسوی ہر فیاضہ نمودن و دشمن چہ نہ شہر جو مہربان باشند و ست + ملک پر

اور ہیج مارشہ او سکے کسی بیفائزہ کی دشمن کیا اور جو مہربان ہو و دوست بادشاہ نو پوچھا

کہ جب کسی ایشان اوچی تو پست گفت و کیا کہ دولت خداوندی و اہم مالکہ

کہ بہت شہر تیر کا او کو ہی حق تیری کے کیا کہ کہا ہیج ساؤ دولت صاحب کے ہمیشہ ہر جو ملک

فیش یکسان است و طبع آن میشود  
ملک و در شاہی اختلاف و طبع آن میشود  
فانک یککس و طبع آن میشود  
در باغ و در شوره بود غم طبعش من شو سربلر بسیار و در غم عمل خصایع مکران  
لا لک وید و در شوره بود غم طبعش من شو سربلر بسیار و در غم عمل خصایع مکران  
لا جتا اورچ کما ری زمین کا کس پہل کی زمین کما ری سبل کسین و گاتی اورچ اورچ کام کا تباہ کر  
نکوئی بادران کردن چنانست + کہ بد کردن بجای نیک و ان حکایت  
نیک ساتھ بدون کے کرنا ایسا ہے کہ بد کرنا ہی جگہ نیک مردون کے  
سر شک را وہ را ویدم بر در سرای اغلش کہ عقل و کیا ست و فہم و فرا  
ایک پیادی کے لڑکے کو دیکھا مینے او پر دروازے سرای غلش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی  
را کما الوصف و اشتہم از عہد خردی آثار بزرگی و خاصیت او پیدا فر و بالاک  
زیادہ وصف سور کساتنا ہی زمانہ جو ہے پن سو نشانی بڑائی کی ہیچ پیشانی او کی دکھا ہر اور  
سرش زہو شمندی + یتاقت ستارہ بلندی + فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد  
سراوے کے ہوشمندی چلتا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کا  
کہ حال صورت معنی و اشت و خرمندان گفتہ اند تو انکے ہر سرست نہ ہمال  
کہ فوجی ظاہر اور باطن کی کرتا تھا اور انایون کے کہا ہے تو انگری سبب ہنر کے ہو سبب کل  
و بزرگی بقتلست ہمال انبای جنس او بزرگ و جسد بزرگ و نجابتی شہم کردن  
اور بزرگی ساتھ عقل کے ہو نہ سار برس کے بھائی پر اور کوہ پیٹ و سکے کو ڈاہ لیکے اور ساتھ ایکٹ و کشت و  
کشتن اسوی ہر فیاضہ نمودن و دشمن چہ نہ شہر جو مہربان باشند و ست + ملک پر  
اور ہیج مارشہ او سکے کسی بیفائزہ کی دشمن کیا اور جو مہربان ہو و دوست بادشاہ نو پوچھا  
کہ جب کسی ایشان اوچی تو پست گفت و کیا کہ دولت خداوندی و اہم مالکہ  
کہ بہت شہر تیر کا او کو ہی حق تیری کے کیا کہ کہا ہیج ساؤ دولت صاحب کے ہمیشہ ہر جو ملک





























مدت برانده خست برانید که خزینه بیت المال لقمه مساکین است و طبعه انجمن است

درین میان کی کلاه که خزینه بیت المال کافه مسکینوں کا جو رکنا ہی بیایون شیعہ بالون

ابلی کو روز روشن شمع کافوری نهد زو وینی کش ایشک وین نباشد و

جو امن که روز روشن کو شمع کافوری رکھے جلدی دیکھے گا تو کہ او سکورات کرے گی نو کا جیم

یکی از وزرای صاحب گفت ای خداوند مصلحت آن بنیم که چنین کس را و چه کرد

ایک روز برون نصیحت کر نیوالین کہ ای صاحب مصلحت نموده که ایامون میں کہ ایسے آدمیوں کو و بعد روز

بتقاریق مجرور از رتار و نفقہ اسراف نگنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع

توڑی توڑی جاری ماکین تو پنج صبح روز کے فضلہ خرچی کریں لیکن جو کہ فرمایا تو ہرگز او بیٹا

ارباب بہت نیست کی لطیف امیدوار کردن و باز بنومیدی خستہ کرد

صاحب بہت کی نہیں ہر ایک کو ساندہ دینی کے امیدوار کرنا اور پھر ساندہ دیدی کے پریشان کرنا

نظم بروی خود و طبع باز تو انکو چہ باز شد بد رشتی فراز تو ان

اوپر منہ اپنی کے روانہ طبع کر نیوالین کا کونایہ بکرا چو کلا ساندہ سختی کے بندہ سنگ کرنا

لا  
روانہ خوان ایش طبع  
بہترین فصلی ہے بہر حال ایش طبع  
البدین کا وہ خوان ایش طبع  
چنین بود و وہی کا ایش طبع  
و چون آن را دیدی کا ایش طبع  
لقد کہ نمازی کا ایش طبع  
موتی از شمع بگواہدہ کا ایش طبع  
و تو توڑی کا ایش طبع  
کامان طبعی کا ایش طبع  
بتیاریق مجرور کا ایش طبع  
چون نماز کا ایش طبع  
و کو روز روشن کا ایش طبع  
نظم بروی خود کا ایش طبع  
اوپر منہ اپنی کا ایش طبع  
قطعہ کش بیند کا ایش طبع  
کونی ترکی کا ایش طبع  
مردم مرغ و مور کا ایش طبع  
کروی و شکر کا ایش طبع  
کون اور کا ایش طبع  
چو دارند گنج کا ایش طبع  
جو کہین خزانہ کا ایش طبع  
کارزار کا ایش طبع  
لڑائی کا ایش طبع

مردم مرغ و مور گردانند حکایت کی از پادشاهان شمشیر و رعایت ملک است

گو گفت و دست و بی بیاس منقله ناحتی شناس که باندک تغییر حال از مخدوم قدیم  
 او کما یسینه که کینه بنده اور بر شکسته او کینه ناحتی بهیچانته والا که بیج تدهوری تنهای حال که صاحب دیم  
 بر گزیده و حق نعمت سالیان و زور و گوشت که بگرم مخدوم دار می شاید که  
 پیرس اور حق دولت بر سون کا لپیسته کما اگر سانه گرم که معاف کو کو تانق یو که  
 اسپه منلی جو جو و و ندر نیم بگر و سلطان که بر با سپاهی بجلی کند با او سپه جو انوری  
 گو بر اسپر با جو تنه اور ندر زین میرگو گوی پادشاه که سینه ز کپاهی و بجلی که سانه و کو سرجو انوری  
 متوان که زهر و زهره صر و سپاهی را تا سر برده گوش زنده می سر بنده در عالم حکایت  
 نه سیکو کرنا زور و سپاهی کو تو سر و س اور جو ز او گویند و کا تو سر که گاهه بیچ عالم  
 یکی از وزر امضول شد که تفریق در نشان و در کبریت صحبت ایشان و روی سر است که  
 ایک زیردن سو که زارت سوده تغییر هوایان که زنده فیرون کا یا اور بکرت صحبت انون کی و بیج او که یو کی  
 و جو بیت خلطش است و او ملک و گزید اول حقش که و عمل فرموده و نشان گفت  
 اور خلط مع او که حاصل مونی پادشاه و پیر سانه او که دل خوش کیا او که زارت کا فزاید قبول او که سونا  
 معزولی که مشغولی رباعی آنا که بکنج عافیت مستند و در ان گشت و بان هر دم  
 تغییر بهما بهتر که مشغول مونا ده لوگ که گشت سلامت مین پیش و دانت کو که او سونا و سینه کا بنده  
 کا غزید زید و سلم شکستند و وزر است زبان خر که گیران تند و ملک گفت که با  
 کا غزید به او قلم تو را پادشاه و زبان عیب گیردن که به جو پادشاه و که تحقیق که  
 خرد مندی کافی با یکدیگر پیر ملک ایشان یافت نشان و سنا کافی نیست که بچین کا را  
 ایک لاکا است که بنوا لاجایی که و طوطی پیر پادشاهی که بیکدیگر که او زمره ز با صاحب قتل که فایت که بنوا لیا که  
 من و زهره پیر و سراجی پیر مرغان ازان شریف و او که متوان و جو و زهره پیر  
 راضی و نو و  
 شکا پیرت سیاه گوش را گفتند که ملازمت شیرین و حیرا اختیار و  
 سنا که پیرت سیاه گوش را گفتند که ملازمت شیرین و حیرا اختیار و

دوست به سلطان و دوست  
 از انان جو که زنده و دست و پیر و نوت  
 فزودن ضم اول دفع و او که جو که پیر و نوت  
 بسوی نیست که با دست و در ازان قتل و نوت  
 و در گشتن و سنا که با دست و در ازان قتل و نوت  
 ایا طاعت و سنا که با دست و در ازان قتل و نوت  
 ازین است یعنی در کردن خدا که پادشاه  
 بسوی قتل کشند و در ان سنگ یعنی  
 حکومت و دنیا و طوطی و در ان سنگ یعنی  
 حریف که با دست و در ازان قتل و نوت  
 سنا که پیرت سیاه گوش را گفتند که ملازمت شیرین و حیرا اختیار و  
 سنا که پیرت سیاه گوش را گفتند که ملازمت شیرین و حیرا اختیار و





کستان ہندو

که روزی رفع تو باشد مجال شوق تنگ تو یک باشی مرا می برادر کس با

کہ وقت حساب دیکھ کر ہمدردی قدرت دشمن کی تنگ  
نہ پا کر ہمت رکھ اے بھائی کسی سے خوف

زیند جانیه نیا کلان برنگ پگفته حکایت و بابی مناسب حال تست کمید

مارسٹون کے پڑوس نامی ایک کوہ پہاڑی اور تھوڑے کمائیوں کی حالت ایک لڑکھڑکی کی سی تھی۔ حال تیزی کی وجہ سے

افغان او خیزان اور بہا گئے ہو کسی کو کہا اوں کو کیا آفت ہے کہ سبب تیرے خون کا یہ کیا ہو

ببخشید که نگفتم ای سفیدباشی چون سبب دوا را میجوید بهایت خاموشی کرده

بیکار کرتی ہیں کہا اسی نادان شیر کو جو کسی مینا سب سے ہوا اور وہ کو تین ساتہ تیر کی شہ بہو ہا جو کہا چاہا

بعضی میگویند که این سیر و کفر ایم کریم علیص من بود که شمش حال من کند

اور گنڈی بائیں کسٹوم خلاص کہ نہ میرا ہوا کہ کسوج حال میری کا کر اور

نریاق از عراق آورده خود را خرید مهر و کوبه ترا حسین صلوات و یانت عمومی امام

نہر مہرہ اصفہان سے لایا جاوے گا تاہوا مرہ ہونے تک جو کسی ایسی بزرگی ہو جو دنیا میں کسی اور سے بڑا

ولیکن معتقدان کہیں و عثمان کو حسینؑ کے چہرے پر دست نکالنا ان کے

لیکن بدگوئی کہ نیکو اگات میں ہیں اور ہم کو شہید و اولاد کو بکری کوئی شخصیت پیری کی ہر جملہ ان کے بیان

و در معرض خطر است و انی در حالت لر جان حالت پست پس مشقت آن بنشینم

اور بیچارہ بیس بادشاہ کے اوپر تو بیچارے کی حالت کو دیکھ کر توبہ بات کہنے کی ہر بیس محنت و دم نہ تھکتا

مناعت حرامی و کرباست و می فرمود و بدین واسطه بسیار است + الخ و ای

ماعت کو کیا باقی کرے تو اوپر چڑھ کر میں بدھ بن گیا کہ تو

و نه است و فیق این عن بسند و بهم برادر روی از حکایت من در جمعیست

یاری بات سنی اور عیسے میں ہوا اور منہ حکایت میری حال پس میں کہنیا اور

کس میزن برت که این چرخ لغایت است و هم و درایت قول حکما و رستا

جس کی ہوتی دنیا کی کہ یہ کیا فعل ہو اور میں لڑا ہو اور یہ جہاں اور دانی بات یہ ہو

[illegible]





گفت اینجا کہ تو گفتی طائفہ سبز زند و بخیا تم منسوب کردند و ملک اسم  
 کہ جیسا کہ ما تو از ایک گروه او پر میرے حملہ لگے اور ساری نیابت کو جکوب نسبت کیا گیا کہ بار بار فریاد و زاری  
 حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم دوستان حمیم از گلیخ خن خاموش شد  
 حقیقت او کی کہ چنانہ نیابت ہوئی کہ انفرمایا اور یاران قدیم در ستون گرم صحت کمر حق پر چپ ہوئی  
 ویرین ہوش کردند قطعہ بینی کہ پیش خداوند جاہ ستایش کنان دست  
 نہیں دیکھا ہو تو کہ اگر صاحب مہربو کہ مفت کرتے ہو و اتہ او پر سید  
 قدیم بلانکیا  
 اگر روز گارش در آرزو پا ہمہ عالمش پای بر سر بند فی الجملہ انواع عقوبت  
 از زمانہ او کو گرد و پاؤں سے تمام عالم پاؤں او پر آو کہ کہیں حاصل کلام قسم قسم غلاب  
 شہرہ تادین ہفتہ کہ مشرورہ سلامت حجاج رسید از بند گرانہم خلاص گشت و ملک  
 ہوا این نواس مفتوحین کہ خوشخبری سلامتی عاجون کی ہوئی قید باری سر  
 خاص کرد گفتہ در ان نوبت اشارت من قبولت نیامد کہ گفتہ علی پاشا ان  
 ماس کیا کہا بنو ایچ او وقت کہ اشارہ میرا قبول جکوبہ کیا کہ کیا بنو  
 اہام باہا پشیمان  
 سفر در یاست خطرناک فرمودند یا گنج بر گیری یاد و طلسم ہمیری  
 سفر دیا کہ ہے خطرناک اور فائدہ نہ دیا و دن لیسوی تو یا طلسم من مرے تو  
 زہر زد و دست کند خواجہ کر کنار یا معوج وزی گاندش مردہ بکنار مصلحت  
 رد و دن ہاتھ سے کر صاحب ہم گود سکے یا نہ لکین ڈالے او کو مردہ او پر کنار مصلحت  
 پیش ایش درویش ابلا مت خراشیدن حرکت جرات پاشیدن بین  
 اوہ زخم قہر کو طاعت سے چیلنا اور لون اوہ زخم کے چرکنا اور ان دیوانہ کو  
 دم طعنے نہشتی کہ ٹہنی بند پر پا چور در گوشت نیامد بند مرمم گویہ کہ تیار  
 بنما تو کہ کہنے کا تو قید او پر پاؤں کو جو چہ کان تیر کہ نہ آو وضیعت آدمی کی دوسری  
 مکن گشت مسواخ کر دم کایت تی چند زہر و کان و صحت من و زہر  
 مکن مت کر از گلی بیج سوراخ ہو کہ ایک نکتہ و لولہ بیج بہر کہ تو ظاہر









شیر مردم در مشغولی مسکین خراگر چه بی تمیز است چون بارهی بر

شیر آدمی کا بهار نیوالا غریب که با اگر چه در شورش است جو و جهی بجای غریب

کلاوان خرا با بر دار + نه آو میان مردم آزار باز آمد محکایت

بیل اور گیم بود جادو مانوسه بهتر آدمیون ایند او نیواله سی با یا بین او بر آزار و زیر سر

عافل گویند مگر اطر فی از دمام خلق او تفراسن معلوم گشت و در نتیجه کشید با نوع

عافل که سکت بین با و شاه کو ایک تو را سا بر این حق او یک سوسا قریب که معلوم هو شایع کجی که گنج

قطعه حاصل نشود ضای سلطان تا خاطر بندگان محبتی نه خدای بر تو بخش

حاصل نه که مشغولی با و شاه کی جب تک لم بندون کی نذ میوند یا تو جا پتای تو که خدا او بر

با خلق خدای کن کوئی + آورده اند کیکی از ستمیدگان بسر و گذشت حال تو می

سایه خلق خدای کریم کستوین که این ظلم دیکو بهی او بر سر او سکه که گذر ابر حال تا او کو فکر کی

و گفت قطعه هر که قوت بازوی منجی او و سلطنت بخوای مردمان گرفت تو را

اور که نهین جو کوئی قوت بازوی اگر تکی کتا بهی و ساس سلطنت کتا بهی و لو که بجا ساسه و کتا بهی

فروردن استخوان و شست وونی شکم بد چون بگیر اندازان بهیت کتا بهی و ساسه و کتا بهی

یجانا بهی سخت کا ولیکن بیت بهاری جو کتا بهی و ساسه و کتا بهی

بماند بر لغت پاید احکایت مردم از ارمی احکایت کنند کجی بر صانعی و دین

ر جو او بر او سکه لغت همیشه ایکل وی سانی و الیکو نقل کتا بهی و ساسه و کتا بهی

ارجال انتقام نه و شگ نگاه میدار ما زانیکه مگر ابران لشکری شرم آمد و و جا و ک

کو قدرت بد و این کی نه توی بهتر کتا بهی و ساسه و کتا بهی

ویش اندر آمد و شنگ برش کوفت گفتا نو کیتی وین سنگ چ از وی گفت من

تقریر آیا اور بهی او بر او سکه کتا بهی و ساسه و کتا بهی

و این همان سنگست در فلان یانج بر سر من وی گفت چندین وزیر کجا بود وی گفت

اورید وی بهتر کتا بهی و ساسه و کتا بهی

ل  
در این فصل از مشغولی مسکین خراگر چه بی تمیز است چون بارهی بر  
شیر آدمی کا بهار نیوالا غریب که با اگر چه در شورش است جو و جهی بجای غریب  
کلاوان خرا با بر دار + نه آو میان مردم آزار باز آمد محکایت  
بیل اور گیم بود جادو مانوسه بهتر آدمیون ایند او نیواله سی با یا بین او بر آزار و زیر سر  
عافل گویند مگر اطر فی از دمام خلق او تفراسن معلوم گشت و در نتیجه کشید با نوع  
عافل که سکت بین با و شاه کو ایک تو را سا بر این حق او یک سوسا قریب که معلوم هو شایع کجی که گنج  
قطعه حاصل نشود ضای سلطان تا خاطر بندگان محبتی نه خدای بر تو بخش  
حاصل نه که مشغولی با و شاه کی جب تک لم بندون کی نذ میوند یا تو جا پتای تو که خدا او بر  
با خلق خدای کن کوئی + آورده اند کیکی از ستمیدگان بسر و گذشت حال تو می  
سایه خلق خدای کریم کستوین که این ظلم دیکو بهی او بر سر او سکه که گذر ابر حال تا او کو فکر کی  
و گفت قطعه هر که قوت بازوی منجی او و سلطنت بخوای مردمان گرفت تو را  
اور که نهین جو کوئی قوت بازوی اگر تکی کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
فروردن استخوان و شست وونی شکم بد چون بگیر اندازان بهیت کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
یجانا بهی سخت کا ولیکن بیت بهاری جو کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
بماند بر لغت پاید احکایت مردم از ارمی احکایت کنند کجی بر صانعی و دین  
ر جو او بر او سکه لغت همیشه ایکل وی سانی و الیکو نقل کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
ارجال انتقام نه و شگ نگاه میدار ما زانیکه مگر ابران لشکری شرم آمد و و جا و ک  
کو قدرت بد و این کی نه توی بهتر کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
ویش اندر آمد و شنگ برش کوفت گفتا نو کیتی وین سنگ چ از وی گفت من  
تقریر آیا اور بهی او بر او سکه کتا بهی و ساسه و کتا بهی  
و این همان سنگست در فلان یانج بر سر من وی گفت چندین وزیر کجا بود وی گفت  
اورید وی بهتر کتا بهی و ساسه و کتا بهی











و حکما گفته اند مشنوی اگر گزندت رسد ز خلق مرغ که زیادت رسد ز خلق مرغ

اور یہ ایمان لکھا ہے جو ترازو کی پونچھ خلق سے مت شج کہ کہ نہ رحمت ہو و نہ خلق سے نہ رنج

از خدا و ان خلاف شهر و بیت که دل هر دو تصرف اوست و اگر چه تیراز

خدا سے جان غلام دشمن و دوست کو کہ دل و فہم کو ہم اختیار ہو سکے تو ہے اگرچہ تیر

کمان ہمیکند و از کماندار بنید اعلیٰ خود حکایت کی را از او کہ عرشند و قریبا

کمان سے گرتا ہے کماندہ سے دیکھتا ہے صاحب قتل  
ایک کو بادشاہوں کے شاہینہ کے ساتھ

تعلقان میگوید که هر روزم فلان اخیدانکه هست مضاعف کنید که لازم در کتاب است

علاقہ داروں کے ساتھ کہ میں نے ان کے تین جہنم کے دروازے کو توڑ کر درگاہ کا سب سے

و مشرب و فرائع نگین و تکیه گاران طبع و استخوان و در او ایم خلعت و تها و صفا

درگاه کهنه و الا حکام اور دوست و غلام سادات بازي و اوبازي کو مشغول اور ہم ادا کو خدمت کسم کسم اور صاف دل

سید فراد و خروش از نهادر برآمد و سزدند که چو بدید گفت از اندک

برایا بوجیب او سکه کرد که در کف تو ز کما تر میزد و یک جعبه در گاه

بلا تیارا ہرچ شال دارد فرد و یار و اگر آید کسی ازین صفت شام سوم مرا درو

وہ مجھ کو کہتی آ رہی تھی کہ خدایتا وہاں کے ہر شخص کو

در عطف نگاه قطعه تیری در قیفا فرماست نیز که فرما را و لیا

مزارعی جمع قبول کرنے حکم کے بعد چھوڑنا حکم کا راہ کمال انصاف سے نصیب ہوگا

له سیاهی داستان در سوز خست ایران و حکامت ظالم را کاینکه

دری بیشانی همچون کی رکتابه سوزدست کا اور جو کشتی کشتای  
ایک ظالم کو متنبہ قرار کستہ بین

نرم درویشان خریدی چیست توانگر اندادای و طوطی صاحب روگذر گفت

تقریباً ان کی پینتاساتہ ظلم کے اور وہ مسند پر کھڑے ہیں تو پینتاساتہ گوان قیمت کی ایک پینتاساتہ ہے اور اس کے گزرا اور کیا

نایابی که سرگرا به بینی ترغی + یابودم که سرگرا نشینی کنی قطعه درت از سر مهر و

سایه بر تو که جس کس کی مین کمر تو را بجزو یا او که جس کس کی پیش تو کمر تو را بجزو زود تر از او آگه باشد

[illegible]



پیش ملک کنیز کا گفته بود کہ تا دشمنی کہ بر منست از روی بزرگویت و  
 کہ بادشاہ اوس مانے کو کہتا کہ تا دشمنی وہ بزرگی کہ او پر میرے ہزاروی بزرگی کے ہے اور  
 حق تربیت و کہ نہ بقوت ازو کہ تر نیست و چہ صفت با او بر اجم ملک این سخن شہوار آمد  
 حق پرورش کر نکا و گر نہ سادہ قوت کہ اوس کہ نہیں ہوں کی اور ساتھ پیشہ کہ اوس برابر نہیں بادشاہ کہ بہت آتی  
 فرمود و مصارعت کنند مقامی تیب کہ روند و کان لست عیان حضرت زور آور  
 دو یا تو لڑنا کریں ایک مقام درست کیا اور ہوا و پست اور ہوا و گاہ کے اور زور آور  
 روی میں حاضر شد پس چون پہل پہل آمد بصدیق کہ اگر کوہ وین جو از جہاں بکند  
 روی زمین کو حاضر ہو و لڑ کا مانند ہنوی مست کہ آیا ساتھ اوس بڑا اگر پناہ دہات کا ہوتا جگہ سے او کہتا تھا  
 او ستاد و مست کہ جو ان بقوت ازو بڑتر بد ان بند غربت کہ ازوی نہمان آشتہ بود  
 اتانے جانکہ جو ان ساتھ قوت کے اوس سے زیادہ ہی ساتھ اوس انون مار کہ اوس پوشیدہ رکھا تھا  
 باوی ورا و نیت پس دفع آن نہ مست و بہم بر آمد تا از زمینش بدو ببالا ہی سرور  
 ساتھ دے او لہا لڑ کے نہ اوارا و کا نہ جانا و گہرا یا استاد زمین جو او کو ساتھ دونوں ہاتھ کے او پر سر کے لگایا  
 و نیز میں نے غرور از خلق بزجاست ملک فرمود تا خلعت و نعمت اوس پس سر را زجر  
 اور او پر زمین کے ارا شور و غن سے او شہا بادشاہ و فرمایا اتان کو تین خلعت و نعمت یا پس لڑ کو کہ تین چکر کنا  
 فرمود و ملامت کرد کہ با پرورندہ خویش مقابست کردی پس بزرگویت اسی بادشاہ روی  
 فرمایا اور طاقت کی کہ ساتھ تربیت کرے و الا ان کے بہاری کی نو نے اور غالب ہوا کہ اسی بادشاہ کو زمین کے  
 بزور آوری بر زمین و نیافت بلکہ ارا علم کشتی قتیقہ مانده بود ہمہ عمر از زمین و مرغ پیدا  
 ساتھ زور آور کو او پر کے غالب بلکہ میری تین علم کشتی سے ایک با یکی ہی تھی اور تمام عمر مجھے افسوس کہتا تھا  
 اصرور بد ان قتیقہ بر زمین غالب بد گفت از بھر چنن و نہی کہ پیدا شتم کہ زیر کان گفته اند  
 ایک روز ساتھ اوس با یکی کے او پر کے غالب یا کا کہ اسے اسی روز کو نگاہ رکھتا تھا میں کہ وہاں ہونے کہا ہی  
 نہ دست اچانان قوت بد کہ اگر دشمنی کند تو اندیشہ کہ کہ گفت آنکہ از روی و وہ خویش  
 دست کہ تین خانی قوت دست دے کہ جو دشمنی کرے زیر دست جو نہیں بنا جو تو نے کہ کیا کہا او کو کہ ای ہوا ہی سے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰









که شریف نیست و شعرش اور دیوان انورسی یافتند ملک فرمود بزرگداشتش فرمودند  
 که اولاد علی او نهین برادرش و او سکه کو تین بیج دیوان انوری که بایاوشاه کمالا ماراد سکوا و درود کرد و تو  
 چندین دروغ در هم چرا گفت گفت ایخداوند روی من سخن گفتا آرد خد بگویم اگر  
 آنجا جوت کیون کس که او صاحب بین سکایک بات بهی تیج خدمت که کون بین  
 رست نباشد بهر عقوبت که خواهی هزار دانه گفت آنچیت گفت قطعه غریبی گرت  
 بیج شورو بیج جن صاحب که چاچو تولاتی او سکاهن بین کماوه کیا جرح کما ایک سافرا گرت  
 است پیش آورد و دویمانه آبست کچمچ دوع اگر رست سینخواهی از دشمن چنانچه  
 چنانچه اسکادو در پیلانی سپه اور ایک چوپه بی جوج چاتها و تو بهی سن بمانی بکلیا  
 گوید دروغ و هلا خنده گرفت گفت ازین رست تر سخن بگویم او باشد نگفته است فرمود  
 کتاب جوت بادشاه کو تین بیج لیا کما است بیج زیاده کوئی بات جیسو عروسی بهی چون کسی بی فرمایا  
 تا آنچه موصول است میباید از بند بدل فرموشی و اگر اکیل کند حکایت یکی از پسران بیرون  
 تو جوبه امید کیا گیا اسکا جوبه کین در سانه دولتی که او کو تین خدمت کین ایک کون مارون رشید کین  
 پیش پیر آرد ششم کو که مرغلان شمر منگوده و شام مادر داد مارون الرشید ارکان دولت  
 که باب که ایاغ بهر بر او که بیرون سنان و نوکالی مان کی است مارون رشید و مارون دولت که  
 را گفت جزا خنجر بی کسی چه باشد یکی اشارت بکشتن کرد یکی بزبان بی و دیگری  
 تین کما بلا ای آوی کا گیا بود ایک نو اشاره واسطه مارو که کیا اور ایک واسطه زبان کاگو که اور و سرف  
 بهتصادر ت نفی مارون گفت ای سپر که آفت که عفو کنی اگر متوانی تو نیز ششم مادر  
 واسطه داند لیکو که اور نکال دیکو که مارون کما بی بی شش ده که معات کرد و اگر نه سکو تو بهی و سکو گالی مان کی  
 ده خند لکه از حد در گذر و پس انگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبیل  
 و میان تک که حکم شرع است گذر و پس از سوقت غلبه تری طرف سے جودے اور دعوی طرف  
 قصم قطع نه مروت آن نزدیک فرموند که با پیل دمان یکا چوید  
 هر که یکا درو و نه نزدیک و اما که کما بهی حکم که بزرگو که ازانی نه و نه

در روز دوشنبه ۱۲۰۲ هجری قمری  
 در شهر نیریز  
 در روز دوشنبه ۱۲۰۲ هجری قمری  
 در شهر نیریز  
 در روز دوشنبه ۱۲۰۲ هجری قمری  
 در شهر نیریز

بسم الله الرحمن الرحیم  
 بسم الله الرحمن الرحیم  
 بسم الله الرحمن الرحیم  
 بسم الله الرحمن الرحیم

بلی مرد آنکس از یونجی متیق که چون ششم آیدش باطل نگوید حکایت

سچ و مردہ شہر پر رومے تحقیق سے کہ قبضہ کر آوے اور مکر ہیرو نہ کے

بإطاعة نبيكم كان كشيئ من شئته بودم زور قی و بی قی ما غرق شد و در برادر بگریه و آه

ساتھ ایک گروہ بن گئے۔ کچھ ایک ٹاکو کو شہادت دیا جس نے کہہ دیا کہ وہ دہائی بیچ ایک مہینہ کے

و رافقا و ندکی از بزرگان گفت ملاح را که اینجور دوش را که بر کنی بخانه دنیای

[illegible]

بهم ملایح و آب بنفشه ای را بر او نمیدان و یک ملاطش را هم تقویت عمرش نماید

و درگاهین ملایم چو پانی که گویا تو ایک کشتی بر چیده ای باد و دریا ملک بهر کجا ایستد باقی تو اوس لی سحر می کشی

این سبک کفن او تا خیر لروی در سال ۱۲۸۵ بمیل ملاح جبرید و کشت او چو

قصرت و سلمیٰ گریست گفتن آن عیبت گفت میل غاطسین و نهانیان

یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہے کہ ایسا نہ ہو گیا تو کماؤ میں غلطی ہو گئی کہ اس کی کٹائی

بود که وقتی در میان مانده بودم مرا بیشتر می شناسند از دست آن که از زمانه خود

نہی کہ ایک قسمی ایک جنگل کے رہا تھا میں میری اور ایک ایک شے کے مہلایا اور تہہ امیں دو کھس کے کرا

یوم راضی گفتم بصدق الله قال من حرم صلیک فانیس منک

تو می بیند که در کمال این پنج کمال الله تبارک و تعالی بنوعی خاص کتاب خود را منزه از هر یک از اینها کرده است

قطعه ناتوانی در واکس فخرش + کاندیزین اف غار کباب + کار و رویش

جہاں کہیں کہیں کسی کا دست نہ آئے  
کیونکہ اس کا ٹھکانہ یہیں کام مقبرہ ارباب و مددگار

کہ تیرا نیز کار ہاں سدا کا بیت دو برابر اور یہی خدایت سلطان ہر مہی دیلے  
کہ تیرے متین بہر کام ہوں اور یہی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا ساتھ کوٹ

باز و خور دی باری من توانم گفت در پیش را که چرا خدمت نکنی تا از مشقت

بازو که گدا را بیک مرتبه در دست و پند زد که را خفیه که تنه ای که که چون خدمت نهی که تا به تو

10

[illegible]

مشقت کار کردن بری گفت تو چرا کار کنی تا از لذت خدمت رستگاری یابی  
 مشقت کام کر نوست چو تو که کار کنی کام ندینی که تو تو خوری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو  
 که خرد مندان گفته اند که ناهنج خوردن و شستن به که کمترین بخدمت مستقیم  
 که دانا بودن لے کام سے کہ روی دہی کمانا او پیشینا بهتر کہ بچا زین پنج خدمت که ماند ہنا  
 بدست آگہ گفت خوردن خمیر + به از دست بر سینه پیش امیر قطعہ عمر کرانہ در  
 پنج ماہ کے چنا بہت گرم کرنا خمیر بہتر نہ سوا پر سنی کی اگر امیر کے عزیزین تہیت کیجی کو  
 صرف شدہ تا چہ خرم صیف چہ پوئم شتا امی شکم خیر نہانی بساز تا کنہی  
 خج ہوئی نو کیا دوا دین گر ہی بل بر کیا نہ دین جاپرین ای ہی برتا کیہ کو کہ گفت اسے کہ کو  
 بخدمت و تا حکایت کسی مرده پیش نوشیروان عادل برو گفت شنیدم کہ فلان  
 بیج خدمت کو دیر سی کوئی شخص خوش بختی اگر شیروان عادل کو لگیا اور کہا سنا میں کہ فلان  
 دشمن ترا خدا تعالیٰ بہشت گفت بیج شنیدی کہ مرا بگذاشت فردا اگر مرد  
 دشمن تو کو تین خدا بہ زندہ دہلیا کہا کہ تا تو لے کہ میرے تین چورا جو مرد دشمن  
 جامی شادمانی نیست کہ زندگانی مانیر جادوانی نیست حکایت گر ہی حکما  
 بکہ خوبی کی نہیں ہے کہ زندگانی جامی ہی ہمیشہ نہیں ہے ایک گر بچا کیج  
 بارگاہ کسری مصلحتی دشمن میگفتند و نیز چہ کہ ہتر ایشیان بود خاموش بود و سوا  
 بارگاہ نوشیروان سنا ایک صلیک بات کہ تو اور بزر چہ کہ ہتر ایشیان بود خاموش بود و سوا  
 کردندش کہ بابا درین بحث چہ سخن بگوئی گفت زیران بر شمال اطبا اند و بیست  
 کیا او سکو کہ سناہ چار و بیج اس گفتگو کو کیون بت نہیں کہنا تو کہا دیر ہند حکیم کو ہر اور طبیب را نہیں  
 مگر بقیہ ہم چین ہمچہ کہ راجی شہر صوبت ہر بر آں سخن گفتن حکمت نباشد شہری  
 مگر ہار کہ پس جو کہتا ہوں کہ تدبیر ہادی اور راستی کو کہ بر تین اور ہر او کو کہ بات کہنا حکمت ہوتا  
 چو کاری بقیضول من براید + مراد دوی سخن گفتن شاید و گر ہمچہ کہ تا بیا و جا  
 را کہ کام ہمہ دین بر کو چہ دوی سیر تین بیج او کہ بات کہنا سخن چہ او گر دیکو نہیں کہ اندا کہ کہ توان

کلمات ترجم  
 مشقت کار کردن بری گفت تو چرا کار کنی تا از لذت خدمت رستگاری یابی  
 مشقت کام کر نوست چو تو که کار کنی کام ندینی که تو تو خوری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو  
 که خرد مندان گفته اند که ناهنج خوردن و شستن به که کمترین بخدمت مستقیم  
 که دانا بودن لے کام سے کہ روی دہی کمانا او پیشینا بهتر کہ بچا زین پنج خدمت که ماند ہنا  
 بدست آگہ گفت خوردن خمیر + به از دست بر سینه پیش امیر قطعہ عمر کرانہ در  
 پنج ماہ کے چنا بہت گرم کرنا خمیر بہتر نہ سوا پر سنی کی اگر امیر کے عزیزین تہیت کیجی کو  
 صرف شدہ تا چہ خرم صیف چہ پوئم شتا امی شکم خیر نہانی بساز تا کنہی  
 خج ہوئی نو کیا دوا دین گر ہی بل بر کیا نہ دین جاپرین ای ہی برتا کیہ کو کہ گفت اسے کہ کو  
 بخدمت و تا حکایت کسی مرده پیش نوشیروان عادل برو گفت شنیدم کہ فلان  
 بیج خدمت کو دیر سی کوئی شخص خوش بختی اگر شیروان عادل کو لگیا اور کہا سنا میں کہ فلان  
 دشمن ترا خدا تعالیٰ بہشت گفت بیج شنیدی کہ مرا بگذاشت فردا اگر مرد  
 دشمن تو کو تین خدا بہ زندہ دہلیا کہا کہ تا تو لے کہ میرے تین چورا جو مرد دشمن  
 جامی شادمانی نیست کہ زندگانی مانیر جادوانی نیست حکایت گر ہی حکما  
 بکہ خوبی کی نہیں ہے کہ زندگانی جامی ہی ہمیشہ نہیں ہے ایک گر بچا کیج  
 بارگاہ کسری مصلحتی دشمن میگفتند و نیز چہ کہ ہتر ایشیان بود خاموش بود و سوا  
 بارگاہ نوشیروان سنا ایک صلیک بات کہ تو اور بزر چہ کہ ہتر ایشیان بود خاموش بود و سوا  
 کردندش کہ بابا درین بحث چہ سخن بگوئی گفت زیران بر شمال اطبا اند و بیست  
 کیا او سکو کہ سناہ چار و بیج اس گفتگو کو کیون بت نہیں کہنا تو کہا دیر ہند حکیم کو ہر اور طبیب را نہیں  
 مگر بقیہ ہم چین ہمچہ کہ راجی شہر صوبت ہر بر آں سخن گفتن حکمت نباشد شہری  
 مگر ہار کہ پس جو کہتا ہوں کہ تدبیر ہادی اور راستی کو کہ بر تین اور ہر او کو کہ بات کہنا حکمت ہوتا  
 چو کاری بقیضول من براید + مراد دوی سخن گفتن شاید و گر ہمچہ کہ تا بیا و جا  
 را کہ کام ہمہ دین بر کو چہ دوی سیر تین بیج او کہ بات کہنا سخن چہ او گر دیکو نہیں کہ اندا کہ کہ توان



بیگانی که صخره‌های از خلعت او بر میدی و عین القدر از بغلش گنبدی فرد  
 ایستگی کل می که صخره‌های دیکه او کو سه باگاتا و در چشمه گندک کا بغل او سکی سه بدو کر تاتا  
 تو کوئی تا قیامت از روی + بر خیمت بر دیف نکونی قطعه شخصی چنان  
 که تو قیامت تک بر شکل منده جونا او بر او سه ختم بر او بر سه که خوبصوتی ایک شخص ایستین  
 کریمه شطرنج + گزشتی او خبر توان او + وانکه بغلی خود با دست مردار با قصاب مرد  
 بر شکل که زبانی او سکی و خبر سکی دنیا او را دست او بغل با جونا خونی که در عینا فرار تو با جوی  
 آورده اند که در اندک سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مرش  
 نقل کنه بین کوچ اوس مدت که جانی که تنین نفس خورش کر نیوالا او شورت کجی محبت ایست  
 بجنبید مرش بر خیمت تا با ادا ان ملک کنیزک را حجت نیافت حکایت  
 خورش کیا او بکارت او سکی او شمائی تو صبح که بد شاه نو نوئی کو تنین جود ما او بنایا کو گون  
 بگفتندش خشم گرفت و فرمود قاسیاه را با کنیزک استوار به بندد و از با هم عشق  
 اوس گما غصه پکار او فرمایا و جوشی کو تنین با نوئی که حکم بانین او کو سه بلند  
 بقهر خندق در اندازد یکی از وزامی نیک محضر آجا بود و ده می شفاعت بر زمین نهاد  
 بچ که بر خندق کو دایم ایک صخره برین بکارت سوا اوس جگر تارنه بخشانی کا او بر زمین که بر گما  
 و گفت سیاه بیچاره را در خنجان میست که سائر بندگان نوازش خداوندی مشغول  
 او را کما جشی بیچاره کو تنین بچ اسکے خطا نمین هر که تمام بند سانه سرفرازی ملجی کو عادت کیست گئے هین  
 گفت اگر در مضامین و ششی تا خیر کروی شیدی که اوس را و فر و تر از بهای کنیزک  
 کما اگر بچ جماعت او سکی کو ایک رات دینیل تا کیا به کارین او تنین زیاد تر قیت نوئی سه  
 بدامی گفت ای خداوند آنچه فرمودی معلوم است لیکن نشنیدی که حکما گفته اند  
 و تیا بین کما او صاحب جو کچه فرمایا اوسه معلوم سه پر نهین نانو سه که حکمرون گئے کما سه  
 در نهی ققطه تشنه سوخته و خشمه روشن جو رسید + تو عیندار که از پیل و شان  
 بچ اس هینی کو بیاسا جلا بهای چند روشن که جو بهو بجا نوست جان با نهی است سه

کلمتان ترجم  
 بیگانی که صخره‌های از خلعت او بر میدی و عین القدر از بغلش گنبدی فرد  
 ایستگی کل می که صخره‌های دیکه او کو سه باگاتا و در چشمه گندک کا بغل او سکی سه بدو کر تاتا  
 تو کوئی تا قیامت از روی + بر خیمت بر دیف نکونی قطعه شخصی چنان  
 که تو قیامت تک بر شکل منده جونا او بر او سه ختم بر او بر سه که خوبصوتی ایک شخص ایستین  
 کریمه شطرنج + گزشتی او خبر توان او + وانکه بغلی خود با دست مردار با قصاب مرد  
 بر شکل که زبانی او سکی و خبر سکی دنیا او را دست او بغل با جونا خونی که در عینا فرار تو با جوی  
 آورده اند که در اندک سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مرش  
 نقل کنه بین کوچ اوس مدت که جانی که تنین نفس خورش کر نیوالا او شورت کجی محبت ایست  
 بجنبید مرش بر خیمت تا با ادا ان ملک کنیزک را حجت نیافت حکایت  
 خورش کیا او بکارت او سکی او شمائی تو صبح که بد شاه نو نوئی کو تنین جود ما او بنایا کو گون  
 بگفتندش خشم گرفت و فرمود قاسیاه را با کنیزک استوار به بندد و از با هم عشق  
 اوس گما غصه پکار او فرمایا و جوشی کو تنین با نوئی که حکم بانین او کو سه بلند  
 بقهر خندق در اندازد یکی از وزامی نیک محضر آجا بود و ده می شفاعت بر زمین نهاد  
 بچ که بر خندق کو دایم ایک صخره برین بکارت سوا اوس جگر تارنه بخشانی کا او بر زمین که بر گما  
 و گفت سیاه بیچاره را در خنجان میست که سائر بندگان نوازش خداوندی مشغول  
 او را کما جشی بیچاره کو تنین بچ اسکے خطا نمین هر که تمام بند سانه سرفرازی ملجی کو عادت کیست گئے هین  
 گفت اگر در مضامین و ششی تا خیر کروی شیدی که اوس را و فر و تر از بهای کنیزک  
 کما اگر بچ جماعت او سکی کو ایک رات دینیل تا کیا به کارین او تنین زیاد تر قیت نوئی سه  
 بدامی گفت ای خداوند آنچه فرمودی معلوم است لیکن نشنیدی که حکما گفته اند  
 و تیا بین کما او صاحب جو کچه فرمایا اوسه معلوم سه پر نهین نانو سه که حکمرون گئے کما سه  
 در نهی ققطه تشنه سوخته و خشمه روشن جو رسید + تو عیندار که از پیل و شان  
 بچ اس هینی کو بیاسا جلا بهای چند روشن که جو بهو بجا نوست جان با نهی است سه





















و جامع بعلبک قتی کلمہ نمیکشتم بطریق و عطا با جاعتی فسرہ دل مرده راه از  
بچ مسویدیک که ایک که کتا تها من سنا را با نصیحت کسانیک درو کما و مری و از مرده کے راه عالم  
عالم صوت بجا کلمہ نئی خبر و دہیم کہ تقسم در دیگر و دہیم و دہیم تر اثر نہ نیکند و نفع آهم  
کند و نفع آهم کلام منی کو نہ گویم کما یسے کہ ہم میرا اثر نیکین او را گمیری چو لکری کبی کو اثر نیکین تر کانی  
تر بیت ستوران آئید در محلت کوران لیکن در معنی باز بود و سلسل سخن بر از و معنی  
تصیبت بیز کوا و کینینج محلا نیکو لیکن در داوره حقیقت کاکما تها او دند خیرات کی دراز بیج معنی  
این آید که و سخن آقوب اللہ بن حبیل اللہ بن سخن سبحانی رسانیدہ کہ میکشتم  
اس آیت کے کین نزدیک یاد ہوں طرف او گرا گشت بات بیج اوں گلہ کو سو بخانی کتا تها من  
قطعه دو نزدیکتر از من نیست وین عجب تر کہ مر از بی و دہم + چاکنم با کہ  
دوست نزدیک زیادہ معروف میر کرد و در نوبت یادہ کہ بیانی سگ دور ہوں من کیا کونین ہایا کے  
توان گفت کہ او + در کنار من من مجھوم + من از شراب این سخن مست بودم  
سیلے کنا کردہ بیج گو میری کراد میں سگ جدا ہوں من شراب اس بات سے مست تھا من  
و فضا از قبح درو کہ بر کنا مجلس گن کر دو و آخر دوی اثر لغوہ بزوکہ دیگران  
اوج رہا بر ایاد کاج بانہ و کایا لک و کایا لک پر کنا مجلس گن کر دو و آخر دوی اثر لغوہ بزوکہ دیگران  
بہوافت دی در فروش آمدند خانان مجلس در جوش گفتیم سجان اللہ دور  
ساز موافقت اولی کو چ شد کراؤ اور کو مجلس کج جوش گنا میں نے پاک بر اللہ دور  
با خبر در حضور و نزدیکان بی مصر و در قطعہ فہم سخن چن کند مستمع + قوت طبع  
با خبر چ حضور کے اور نزدیک اند سے دور ہو ہوا سخن کاج و نکر و سننے والا قوت طبیعت  
از مکالمہ محوی فصاحت میدان راوت بیارتا بر زدم و سخن گوئی گوی حکایت شہی  
کلام کو نہ لکرت پڑ کنا دی میدان خواہش کی لاو تو مار و مروت کاکند و لا با  
در بیابان از خجوابی با پی قلم مجاہد منہ نہاوم و شتر با زرا گفتیم و ازین طوطی کجا  
چچ چکل کو کو خجوابی تو پاوان چلو سر کونکو سر کما میں اور شتر با کون کما میں نے ہاے ایسے رکھ پاوان

مستان ترجم

۱۰۰ ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
نصیحت نصیحت ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
آتشین آتشین ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
بلا شد و مراد انیسیم تر قلوب متغیظ کن  
و عطا دہم و انیسیم تر قلوب متغیظ کن  
چو کنا کما کلام و عطا نصیحت گوش فرا  
نشد و بدل قبول کنند چو چار پادان  
ہستند بدل قبول کنند چو چار پادان  
ہاں ہاں آیت بیضا کہ نہاوم  
کلا از کیک  
نصیحت نصیحت ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
نصیحت نصیحت ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
آتشین آتشین ہوا و افغانان بد بجا کلمات و عطا  
بلا شد و مراد انیسیم تر قلوب متغیظ کن  
و عطا دہم و انیسیم تر قلوب متغیظ کن  
چو کنا کما کلام و عطا نصیحت گوش فرا  
نشد و بدل قبول کنند چو چار پادان  
ہستند بدل قبول کنند چو چار پادان  
ہاں ہاں آیت بیضا کہ نہاوم  
کلا از کیک



گهستان شمس  
کہ کہ من اور اجل کردم گفتا شفاعت تو مدد شمع و زنگارم گفت اینہ فرمود  
کیا کہ من اوسکی تین چوڑا کیا کہ سادہ شفاعت تیری کی غرض شمع کہ چوڑا دکانیں کہ چوڑا  
رستہست و لیکن کہ از مال وقف چیرہ برد و دوشلازم بنامہ کہ لفظ کہ کہ کیا  
تو ریح ہو لیکن جو کوئی مال ہرات سوا ایک چیز چوڑا دکانہا و سکا لایم فقیرین ایک کہ کیا  
ہر چہ درویشان رستہ وقف محتاجان ست حاکم از وی ست بد و ملا  
چو کہ فقیران کہ تین ہو معان محتاجون کا ہے حاکم نے ہاتھ اوس سے اٹایا اور دلت  
کہ دین فت کہ جہان تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکرد و الا از خانہ چنین بار  
کرنا کہ کہ جہان اور تنگ آتا کہ چوری نہ کی نہ نہ گدگاریے بار کی سے  
گفت ایچھا و ندشمنہ کہ گفتہ اند خانہ دوستان پر رب و دشمنان کہو  
کہا اسی صاحب نہ سہا خورنے کہ کہا ہو گرد و سونکا جھاڑ اور دوازہ دشمنوں کا ست کو  
شہر چون لسنجی و رہنما حق بچہ اندر مدہ و دشمنان پوست گردن و ستانہ کہو  
جو چہ سخہ کہ رہی نون سادہ عاجز کہ ست دشمنوں کہ تین چہ خاطر کا ست لا اور اونٹنی  
حکایت کی از پادشاہان رستہ اوید گفت سبب ان ایادی آید گفت  
ایک ز بادشاہوں ایک فقیر کو دیا کہ کسی فت بجو ہے یاد آتا ہے کہا  
بلی و قتیکہ خدایر افراموش سنیم فرو بہر شود آن کش زور خوش بر  
بان جوفت کہ خدا کے تین بھاتا ہوں میں ہر طرف دیکھا ہے کہ او کو دروازوں کو کھال چلایا  
و انرا کہ بخواند برکش و اند حکایت کی از صالحان بخواب بادشاہی  
اور اوس کے تین کہ بھائی طرف دروازہ کسی کہ تین لڑائی ایک ز بختیو بیچ خواب کہ کیا ایک بادشاہ  
را در بہشت و پار سار در و رخ پر سپد کہ موجب جات سبب و برکات  
کہ تین بیچ بہشت کو اور پر پر کار کو تین بیچ و رخ کو چاہا کہ بے بدن کہ کا گیا ہو اویس بہشت فرست  
آن کو چو ہم بخلاف ان می پنداشتند نہ اند کہ این بادشاہ بار سار در ویشان  
او کی کا کیا کہ آدمی برخلاف او کو بچا تین آواز کی غیب کہ بادشاہ سادہ غرض کہ ز فقیر کو چہ بہشت













ہمیں قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذما ہم اخلاق او سجا مذمذ گشت  
 ساتھ برکت قدم فقیر و فکر اور سچائی ذات الکی کی برائیاں تو لو کی کے ساتھ پہلایوں کے ہلاکی گئی ہوئی  
 اور ہوا ہوس کو تباہ کر دوزبان طاعنان در حق وی بچمان و راز کہ بقاعدہ اوست  
 عرض اور جس سے کو تباہ کیا اور زبان طعنہ کر نہ الون کر چنی او سکر کے او سی طرح دراز کر او پر کا صبر  
 وزید و صلاحتش ہمیر دل فخر و بجزرتوبہ توان رشتن از عذاب خدای و مہنوزی  
 اور زہد و بزرگی او سکے لئے اعتماد ساتھ عذر اور توبہ کر سیکے چو ماعذاب خدا کے سر  
 از زبان مردم درست و طاقت جو رز باہنیا و رو و شکایت پیش پر طریقت برد  
 زبان اوی سے خلاص ہونا طاقت جو رز بان کے نہ لایا اور شکایت اگر پر طریقت کر لیکیا اور کیا  
 از زبان مردم یہ بچم جو البش داو کہ شکر این نعمت چگونہ گرا و دی کہ بہتر ازانی کوئی  
 زبان آدمیوں کے سے بچ کر جو بچ کہ یونین جواب او سکودیا کہ شکر اس نعمت کا کینہ لرا و کیا کو بہتر اس جو کونہ  
 قطعہ چند گوئی کہ بداندیش و سود و عیب گویان من مسکنند و گ بچون تحسین  
 کلیت تک کہی تو کہ بد بچون دال اور جد کہ خیال عیب کہی و الی ہر عیب کہ بن کہی اسطون از بچہ کے  
 بر خیر نہ دگہ بید خواستہم بنشیند و نیک باشتی و بدبت گویا خلق مدہ کہ بد باشتی و نیکیت  
 او شہوین کہی واسطہ با چاہنہ کہی بیتہ بن نیک و دی تو اور کہی بگوئی بہتر کہ بد بچو تو او نیک بچو و بچون  
 نیکین مرا حسن ظن خلالت در حق من نکاست و من و عین نقصان روا باشتانید  
 لیکن سہرین کہ خوبی گمان خلق کی چنی پر کیو بیت اور من بچ نہایت نقصان روا نہ ہو و اندیش  
 کروں و تیار خور و ن شمعہ را کی مسکن و بن چنیدانی ما و اللہ اعلم انہ را  
 کرنا اور چشم کرنا تحقیق کہ میں پہچانہ الکتہ سال سو اور اندھا جاتا ہوں پو شہید میرا  
 و اقل قطعہ و سببہ برو خود مردم و ما عیب گسترند مارا و سببہ چہ سو و  
 اور ظاہر میرا درازہ بند کیا اور بر نہ آدمیوں اسطہ عیب بچون ہر تین درازہ بند کیا گیا  
 و عالم انیب و دانامی نہان و انکار احکامیت پیش کی از شاخ کبار کلام  
 اور چانی و الا عیب خانہ دلا چہ اور ظاہر کا

مہنوزی و بزرگی او سکے لئے اعتماد ساتھ عذر اور توبہ کر سیکے چو ماعذاب خدا کے سر  
 از زبان مردم درست و طاقت جو رز باہنیا و رو و شکایت پیش پر طریقت برد  
 زبان اوی سے خلاص ہونا طاقت جو رز بان کے نہ لایا اور شکایت اگر پر طریقت کر لیکیا اور کیا  
 از زبان مردم یہ بچم جو البش داو کہ شکر این نعمت چگونہ گرا و دی کہ بہتر ازانی کوئی  
 زبان آدمیوں کے سے بچ کر جو بچ کہ یونین جواب او سکودیا کہ شکر اس نعمت کا کینہ لرا و کیا کو بہتر اس جو کونہ  
 قطعہ چند گوئی کہ بداندیش و سود و عیب گویان من مسکنند و گ بچون تحسین  
 کلیت تک کہی تو کہ بد بچون دال اور جد کہ خیال عیب کہی و الی ہر عیب کہ بن کہی اسطون از بچہ کے  
 بر خیر نہ دگہ بید خواستہم بنشیند و نیک باشتی و بدبت گویا خلق مدہ کہ بد باشتی و نیکیت  
 او شہوین کہی واسطہ با چاہنہ کہی بیتہ بن نیک و دی تو اور کہی بگوئی بہتر کہ بد بچو تو او نیک بچو و بچون  
 نیکین مرا حسن ظن خلالت در حق من نکاست و من و عین نقصان روا باشتانید  
 لیکن سہرین کہ خوبی گمان خلق کی چنی پر کیو بیت اور من بچ نہایت نقصان روا نہ ہو و اندیش  
 کروں و تیار خور و ن شمعہ را کی مسکن و بن چنیدانی ما و اللہ اعلم انہ را

مہنوزی و بزرگی او سکے لئے اعتماد ساتھ عذر اور توبہ کر سیکے چو ماعذاب خدا کے سر  
 از زبان مردم درست و طاقت جو رز باہنیا و رو و شکایت پیش پر طریقت برد  
 زبان اوی سے خلاص ہونا طاقت جو رز بان کے نہ لایا اور شکایت اگر پر طریقت کر لیکیا اور کیا  
 از زبان مردم یہ بچم جو البش داو کہ شکر این نعمت چگونہ گرا و دی کہ بہتر ازانی کوئی  
 زبان آدمیوں کے سے بچ کر جو بچ کہ یونین جواب او سکودیا کہ شکر اس نعمت کا کینہ لرا و کیا کو بہتر اس جو کونہ  
 قطعہ چند گوئی کہ بداندیش و سود و عیب گویان من مسکنند و گ بچون تحسین  
 کلیت تک کہی تو کہ بد بچون دال اور جد کہ خیال عیب کہی و الی ہر عیب کہ بن کہی اسطون از بچہ کے  
 بر خیر نہ دگہ بید خواستہم بنشیند و نیک باشتی و بدبت گویا خلق مدہ کہ بد باشتی و نیکیت  
 او شہوین کہی واسطہ با چاہنہ کہی بیتہ بن نیک و دی تو اور کہی بگوئی بہتر کہ بد بچو تو او نیک بچو و بچون  
 نیکین مرا حسن ظن خلالت در حق من نکاست و من و عین نقصان روا باشتانید  
 لیکن سہرین کہ خوبی گمان خلق کی چنی پر کیو بیت اور من بچ نہایت نقصان روا نہ ہو و اندیش  
 کروں و تیار خور و ن شمعہ را کی مسکن و بن چنیدانی ما و اللہ اعلم انہ را

کرنا اور چشم کرنا













همیگر نیم از مردمان کبوه بدشت که از خدای بنوم بدگیری خبر و آقیاس  
 بگفتند تا این آری که پنج بیار او جنگل کے کہ خدا نہ تی ہو کہ دوسری کی موافقت  
 کن کہ چه عالم بود درین ساعت که در طویلہ نام و دم بیاید ساخت و رو پای و بر  
 کہ کہ کیا حال ہو میرانج اس عت کی کہ پنج طویلہ نام و دم بیاید ساخت و رو پای و بر  
 پیش و ستان بہ کہ با میگا نگان روستان جرات حسن است اور ویدہ وین  
 آگہ و ستون کہ ستر کہ ستر بیگانوں کر پنج باز کے اور حالت ستر کے مہرانی لایا اور ستر و مہر  
 از قید و رگم باز خرید و با خوشنشین بجانب و دخری و شکاح من را آورد  
 قید رنگ سو محمول لایا اور ستر پنج پنج جلب کر لیکیا اور ایک لڑکی رکتا تنہ پنج محاج ستر لایا  
 چون تدبیر آمد بدخونی و تنہ و رونی آغا کرد و زبان درازی کردن گرفت  
 جو ایک تہ ہر بدخونی اور لڑکی کا نہ بنا نہ شروع کیا اور زبان درازی کرنا  
 و حشیر امتنع مسکیر دشمنان بدو سر آمد و کو بہ ہر درین گشت و فرخ  
 اور خوشی زندگی میری کی تبین مگر کہانی عورت بد پنج گہر رنگ کی ہی پنج اسی عالم کہ و دخر  
 زینہ از فرین بد نہار او فکار بٹا عکاب اللہ باری زبان لغت دراز  
 پناہ نہ یکی بدی پناہ نگاہ رکہ میری تبین ہی پروردگار ستر عذاب و فرخ سو باری زبان بدگوئی کے دراز  
 کردہ ہمیکشت توان شستی کہ پدرم ز از رنگ باز خریدیم ملی سن نم کہ بد وینا  
 کہ کہ کہ تہ تہ نوہ نہیں ہو کہ با پ ستر نے محمول رنگ سو لایا کیا پنج پنج سو و ہر پنج ستر  
 فرنگ باز خرید و بد نہار بدست تو گرفتار کرد و شتر شندم کو سفندیرا بر کی  
 رنگ سو محمول لایا اور ستر سو نہار پنج ہر ستر کہ گرفتار کیا سنا پنج کہ ایک ستر کی تبین  
 بر ہائید از دہان دست گری و شبانکہ کار و بر حلقش لایا و روان کو سفند  
 جو لایا و نہار ایک ستر ستر کیسو رات کو وقت ہر او بر حلق او ستر کی ملی روح و کو اثر  
 نہ لایا کہ از جنگال کہ گم در بود و جو دیدیم عاقبت خود رک بود  
 رفتی کہ چکل ستر ہے کہیے محمول لیکیا تو جو دیکنا سن آغاب ستر یا ستانو

یہ نام و دخری زبان درازی  
 ہر کہ کہ کیا حال ہو میرانج اس عت کی کہ پنج طویلہ نام و دم بیاید ساخت و رو پای و بر  
 پیش و ستان بہ کہ با میگا نگان روستان جرات حسن است اور ویدہ وین  
 آگہ و ستون کہ ستر کہ ستر بیگانوں کر پنج باز کے اور حالت ستر کے مہرانی لایا اور ستر و مہر  
 از قید و رگم باز خرید و با خوشنشین بجانب و دخری و شکاح من را آورد  
 قید رنگ سو محمول لایا اور ستر پنج پنج جلب کر لیکیا اور ایک لڑکی رکتا تنہ پنج محاج ستر لایا  
 چون تدبیر آمد بدخونی و تنہ و رونی آغا کرد و زبان درازی کردن گرفت  
 جو ایک تہ ہر بدخونی اور لڑکی کا نہ بنا نہ شروع کیا اور زبان درازی کرنا  
 و حشیر امتنع مسکیر دشمنان بدو سر آمد و کو بہ ہر درین گشت و فرخ  
 اور خوشی زندگی میری کی تبین مگر کہانی عورت بد پنج گہر رنگ کی ہی پنج اسی عالم کہ و دخر  
 زینہ از فرین بد نہار او فکار بٹا عکاب اللہ باری زبان لغت دراز  
 پناہ نہ یکی بدی پناہ نگاہ رکہ میری تبین ہی پروردگار ستر عذاب و فرخ سو باری زبان بدگوئی کے دراز  
 کردہ ہمیکشت توان شستی کہ پدرم ز از رنگ باز خریدیم ملی سن نم کہ بد وینا  
 کہ کہ کہ تہ تہ نوہ نہیں ہو کہ با پ ستر نے محمول رنگ سو لایا کیا پنج پنج سو و ہر پنج ستر  
 فرنگ باز خرید و بد نہار بدست تو گرفتار کرد و شتر شندم کو سفندیرا بر کی  
 رنگ سو محمول لایا اور ستر سو نہار پنج ہر ستر کہ گرفتار کیا سنا پنج کہ ایک ستر کی تبین  
 بر ہائید از دہان دست گری و شبانکہ کار و بر حلقش لایا و روان کو سفند  
 جو لایا و نہار ایک ستر ستر کیسو رات کو وقت ہر او بر حلق او ستر کی ملی روح و کو اثر  
 نہ لایا کہ از جنگال کہ گم در بود و جو دیدیم عاقبت خود رک بود  
 رفتی کہ چکل ستر ہے کہیے محمول لیکیا تو جو دیکنا سن آغاب ستر یا ستانو

یہ نام و دخری زبان درازی  
 ہر کہ کہ کیا حال ہو میرانج اس عت کی کہ پنج طویلہ نام و دم بیاید ساخت و رو پای و بر  
 پیش و ستان بہ کہ با میگا نگان روستان جرات حسن است اور ویدہ وین  
 آگہ و ستون کہ ستر کہ ستر بیگانوں کر پنج باز کے اور حالت ستر کے مہرانی لایا اور ستر و مہر  
 از قید و رگم باز خرید و با خوشنشین بجانب و دخری و شکاح من را آورد  
 قید رنگ سو محمول لایا اور ستر پنج پنج جلب کر لیکیا اور ایک لڑکی رکتا تنہ پنج محاج ستر لایا  
 چون تدبیر آمد بدخونی و تنہ و رونی آغا کرد و زبان درازی کردن گرفت  
 جو ایک تہ ہر بدخونی اور لڑکی کا نہ بنا نہ شروع کیا اور زبان درازی کرنا  
 و حشیر امتنع مسکیر دشمنان بدو سر آمد و کو بہ ہر درین گشت و فرخ  
 اور خوشی زندگی میری کی تبین مگر کہانی عورت بد پنج گہر رنگ کی ہی پنج اسی عالم کہ و دخر  
 زینہ از فرین بد نہار او فکار بٹا عکاب اللہ باری زبان لغت دراز  
 پناہ نہ یکی بدی پناہ نگاہ رکہ میری تبین ہی پروردگار ستر عذاب و فرخ سو باری زبان بدگوئی کے دراز  
 کردہ ہمیکشت توان شستی کہ پدرم ز از رنگ باز خریدیم ملی سن نم کہ بد وینا  
 کہ کہ کہ تہ تہ نوہ نہیں ہو کہ با پ ستر نے محمول رنگ سو لایا کیا پنج پنج سو و ہر پنج ستر  
 فرنگ باز خرید و بد نہار بدست تو گرفتار کرد و شتر شندم کو سفندیرا بر کی  
 رنگ سو محمول لایا اور ستر سو نہار پنج ہر ستر کہ گرفتار کیا سنا پنج کہ ایک ستر کی تبین  
 بر ہائید از دہان دست گری و شبانکہ کار و بر حلقش لایا و روان کو سفند  
 جو لایا و نہار ایک ستر ستر کیسو رات کو وقت ہر او بر حلق او ستر کی ملی روح و کو اثر  
 نہ لایا کہ از جنگال کہ گم در بود و جو دیدیم عاقبت خود رک بود  
 رفتی کہ چکل ستر ہے کہیے محمول لیکیا تو جو دیکنا سن آغاب ستر یا ستانو

حکایت یکی از پادشاهان عابدی پسید که عیالانش دست اوقات غریز  
 ایک ز بادشاه بود که ایک بد کنین بود چنانکه لڑکی بالی اور جو در کشتا وقت غریز  
 چون میگذر و گفت به شب سناجات مسحر و دعا و حاجات و همه روز در  
 کیونکه گذرنا سه کتام رات پنج سناجات کے اور صبح پنج دعا اور حاجتوں کے اونام دن پنج فکر  
 انراجات ملک مضمون شارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف اور  
 خرچون دنیا کر بادشاه کرتین مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو دیر روئید او سکے کر مقرر  
 دارند و بار عیال زوال و بر خیر و مضمونی ای گرفتار پای بند عیال + در  
 رکبتن اور بوجہ لڑکوں کا دل او سکے سوا دوسرو ای گرفتار پای بند لڑکوں کے  
 آزاد کی بنید خیال + غم فرزند و نان جائتہ وقت + بازت آرد سرور ملک و  
 آزاد کی کامت باندہ خیال غم لڑکوں و روئی اور بکری اور خوراک پر بیکار و اس سب سے بچ ملک و  
 ہمہ روز اتفاق بیسازم + کہ شب بخدا پروازم + شب چو عقد نماز پر بندم  
 تمام روز اتفاق کرنا سو نہیں کہ لذت کو ساتھ خدا کے موافقت کو نہیں رات کو چونت نماز کی باندہ نماز  
 چو خورد باد و فرزندم حکایت یکی از متعبدان رہبشہ زندگانی کرد  
 خیال تا بچہ صبح کو کباب و گچا و زرد پز  
 و برگ رختان خوردی بادشاهی حکم زیارت نزدیک می گفت گفت  
 اور پی در خون گمانتا ایک شاه ساتھ حکم زیارت کے نزدیک او کی گیا کہا اگر  
 مصاحت مینی بشہ از برای تو مقامی بسازم کہ فراغ عبادت ازین و  
 مصاحت دیکتا بنو بیج شہر کے واسطے ہے ایک مقام بنا وین کہ زرافت عبادت کی بہتر اس سب  
 و ہر دو دیگر ان ہم بہر کات انفاش مستفید گردند و مصالح اعمال شہا اقتدا  
 ہو و اور دوسری ساتھ برکت و مومن ہمار کے فائدہ مند ہو وین و ہر ساتھ نیک عمل ہمار کے  
 کنند ز اہل این سخن قبول نیاند و بر یافت کی از وزیران گفتش پادشاه  
 کہ تین ہر کہ تین یہ بات قبول نہ آئے متہمیر ایک نے وزیروں سے کہا او کو گنجانی خاطر

مردی است جو بخت خدا شایا اچھا دن فرزند و مقام دنیا فتح نمود و این روز و بار و این حکایت مذکور بادشاهی

و ایک ایسا حکایت ہے کہ ایک پادشاه عابدی تھا جس کے عیال و اولاد اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اس کے اوقات غریز ایک پادشاہ سے ایک بد کنین لڑکی بالی اور جو در کشتا وقت غریز چون میگذر و گفت بہ شب سناجات مسحر و دعا و حاجات و ہمہ روز در کیونکہ گذرنا سه کتام رات پنج سناجات کے اور صبح پنج دعا اور حاجتوں کے اونام دن پنج فکر انراجات ملک مضمون شارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف اور خرچون دنیا کر بادشاه کرتین مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو دیر روئید او سکے کر مقرر دارند و بار عیال زوال و بر خیر و مضمونی ای گرفتار پای بند عیال + در رکبتن اور بوجہ لڑکوں کا دل او سکے سوا دوسرو ای گرفتار پای بند لڑکوں کے آزاد کی بنید خیال + غم فرزند و نان جائتہ وقت + بازت آرد سرور ملک و آزاد کی کامت باندہ خیال غم لڑکوں و روئی اور بکری اور خوراک پر بیکار و اس سب سے بچ ملک و ہمہ روز اتفاق بیسازم + کہ شب بخدا پروازم + شب چو عقد نماز پر بندم تمام روز اتفاق کرنا سو نہیں کہ لذت کو ساتھ خدا کے موافقت کو نہیں رات کو چونت نماز کی باندہ نماز چو خورد باد و فرزندم حکایت یکی از متعبدان رہبشہ زندگانی کرد خیال تا بچہ صبح کو کباب و گچا و زرد پز و برگ رختان خوردی بادشاهی حکم زیارت نزدیک می گفت گفت اور پی در خون گمانتا ایک شاه ساتھ حکم زیارت کے نزدیک او کی گیا کہا اگر مصاحت مینی بشہ از برای تو مقامی بسازم کہ فراغ عبادت ازین و مصاحت دیکتا بنو بیج شہر کے واسطے ہے ایک مقام بنا وین کہ زرافت عبادت کی بہتر اس سب و ہر دو دیگر ان ہم بہر کات انفاش مستفید گردند و مصالح اعمال شہا اقتدا ہو و اور دوسری ساتھ برکت و مومن ہمار کے فائدہ مند ہو وین و ہر ساتھ نیک عمل ہمار کے کنند ز اہل این سخن قبول نیاند و بر یافت کی از وزیران گفتش پادشاه کہ تین ہر کہ تین یہ بات قبول نہ آئے متہمیر ایک نے وزیروں سے کہا او کو گنجانی خاطر



ملک را باشد که دوسه وزی شهر آری و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر  
 بادشاه که در او بود یک توین بن پنج شهر که آوسه نو اور کیفیت مکان کی معلوم کر سه توین اگر  
 صفائی وقت غریزان از صحبت اغیار که در او باشد اختیار با آورده اند  
 صفائی وقت غریزان توین صحنه غریب که سه کوئی رنج بهوش اختیار باقی به نقل کرنے ہیں  
 که عابد و رآمد و بستن آری ملک و پر و اختصار صفائی لکشی وان اسکا  
 که عابد پنج شهر که آبا اور خانه باغ بادشاه کا واسطے اور سکے خالی کیا ایک مقام ملک کوئی والا جا کا اور  
 چون بہشت تنوی گل شرح عارض بان سنبلیں چو رفت محبوبا  
 ماند بہشت کے گل سنج اور کاماند خساد خورون سنبلیں اور کاماند مقصور  
 ہیمچان از سنبلیں بر و چو ز شیر ناخوردہ طفل ایہ بنو + شمع و قازین علیہا  
 اوس طرح بہشت سے پچھلے چارو کو دودہ نہ پیا دانی کے ٹرے نے ایک اور باغین و پراو کے  
 جلتا و علفیت با الشجر الاخصر کا ملک در حال کنیرک ماہر وے پیش او  
 گل انار ملق کیے ہیں اور بہشت سیر کی آگ پادشاہ فی عہدی ایک نئی ماہر وگی عابد کے  
 فرستاد کہ صفیال نیست شعر ازین مہ پارہ عابد و سیر + ملاک صور  
 پہنچے کہ تعریف او کی یہ ہے ایسویانہ کا گلا عابد کو فرستاد کہ فرستاد ہی صورت  
 طاووس سیر کہ بعد از دیدنش صورت نہ بند و و جو پارسیانہ آسیمی ہیمچان  
 طاووس کی سیر کہ پہنچے دیکھو اور سیر سے موت نہ بقا دو بار سیر کو کہتیں صبر و سیر ہے  
 تعجبش غلامی بیع الجہال لطیف لا اعدال و طعمہ ہلاک الناس حو کہ عطف  
 پہنچے اور سکے ایک غلام ناوہ جمال پاکیزہ مناسب ملاک جو آدمی کروا کر اور و می  
 و ٹھو سقا وے و لا کینے دیدہ از دیدنش گشتی سیر ہیمچان کز فرا  
 اورہ ساتی ہر دکنانہ او دینین پلانا ہے دیدہ دیکھتے اور سکے سیر نو آسودہ جیسے کہ فرات  
 مستقم + عابد از طعامہای لذیذ خوردن گرفت و کسوتہای لطیف  
 جلد بردالا عابد کمانے اچھے سے کمانا یگرا اور پوشاک پاکیزہ

بہشت تنوی گل شرح عارض بان سنبلیں چو رفت محبوبا  
 ماند بہشت کے گل سنج اور کاماند خساد خورون سنبلیں اور کاماند مقصور  
 ہیمچان از سنبلیں بر و چو ز شیر ناخوردہ طفل ایہ بنو + شمع و قازین علیہا  
 اوس طرح بہشت سے پچھلے چارو کو دودہ نہ پیا دانی کے ٹرے نے ایک اور باغین و پراو کے  
 جلتا و علفیت با الشجر الاخصر کا ملک در حال کنیرک ماہر وے پیش او  
 گل انار ملق کیے ہیں اور بہشت سیر کی آگ پادشاہ فی عہدی ایک نئی ماہر وگی عابد کے  
 فرستاد کہ صفیال نیست شعر ازین مہ پارہ عابد و سیر + ملاک صور  
 پہنچے کہ تعریف او کی یہ ہے ایسویانہ کا گلا عابد کو فرستاد کہ فرستاد ہی صورت  
 طاووس سیر کہ بعد از دیدنش صورت نہ بند و و جو پارسیانہ آسیمی ہیمچان  
 طاووس کی سیر کہ پہنچے دیکھو اور سیر سے موت نہ بقا دو بار سیر کو کہتیں صبر و سیر ہے  
 تعجبش غلامی بیع الجہال لطیف لا اعدال و طعمہ ہلاک الناس حو کہ عطف  
 پہنچے اور سکے ایک غلام ناوہ جمال پاکیزہ مناسب ملاک جو آدمی کروا کر اور و می  
 و ٹھو سقا وے و لا کینے دیدہ از دیدنش گشتی سیر ہیمچان کز فرا  
 اورہ ساتی ہر دکنانہ او دینین پلانا ہے دیدہ دیکھتے اور سکے سیر نو آسودہ جیسے کہ فرات  
 مستقم + عابد از طعامہای لذیذ خوردن گرفت و کسوتہای لطیف  
 جلد بردالا عابد کمانے اچھے سے کمانا یگرا اور پوشاک پاکیزہ

ملک را باشد که دوسه وزی شهر آری و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر  
 بادشاه که در او بود یک توین بن پنج شهر که آوسه نو اور کیفیت مکان کی معلوم کر سه توین اگر  
 صفائی وقت غریزان از صحبت اغیار که در او باشد اختیار با آورده اند  
 صفائی وقت غریزان توین صحنه غریب که سه کوئی رنج بهوش اختیار باقی به نقل کرنے ہیں  
 که عابد و رآمد و بستن آری ملک و پر و اختصار صفائی لکشی وان اسکا  
 که عابد پنج شهر که آبا اور خانه باغ بادشاه کا واسطے اور سکے خالی کیا ایک مقام ملک کوئی والا جا کا اور  
 چون بہشت تنوی گل شرح عارض بان سنبلیں چو رفت محبوبا  
 ماند بہشت کے گل سنج اور کاماند خساد خورون سنبلیں اور کاماند مقصور  
 ہیمچان از سنبلیں بر و چو ز شیر ناخوردہ طفل ایہ بنو + شمع و قازین علیہا  
 اوس طرح بہشت سے پچھلے چارو کو دودہ نہ پیا دانی کے ٹرے نے ایک اور باغین و پراو کے  
 جلتا و علفیت با الشجر الاخصر کا ملک در حال کنیرک ماہر وے پیش او  
 گل انار ملق کیے ہیں اور بہشت سیر کی آگ پادشاہ فی عہدی ایک نئی ماہر وگی عابد کے  
 فرستاد کہ صفیال نیست شعر ازین مہ پارہ عابد و سیر + ملاک صور  
 پہنچے کہ تعریف او کی یہ ہے ایسویانہ کا گلا عابد کو فرستاد کہ فرستاد ہی صورت  
 طاووس سیر کہ بعد از دیدنش صورت نہ بند و و جو پارسیانہ آسیمی ہیمچان  
 طاووس کی سیر کہ پہنچے دیکھو اور سیر سے موت نہ بقا دو بار سیر کو کہتیں صبر و سیر ہے  
 تعجبش غلامی بیع الجہال لطیف لا اعدال و طعمہ ہلاک الناس حو کہ عطف  
 پہنچے اور سکے ایک غلام ناوہ جمال پاکیزہ مناسب ملاک جو آدمی کروا کر اور و می  
 و ٹھو سقا وے و لا کینے دیدہ از دیدنش گشتی سیر ہیمچان کز فرا  
 اورہ ساتی ہر دکنانہ او دینین پلانا ہے دیدہ دیکھتے اور سکے سیر نو آسودہ جیسے کہ فرات  
 مستقم + عابد از طعامہای لذیذ خوردن گرفت و کسوتہای لطیف  
 جلد بردالا عابد کمانے اچھے سے کمانا یگرا اور پوشاک پاکیزہ



مکتب انجمن

وزیر ابدان را چیر می ده تا زاهد بماند قطعه خالون خوبصورت پاکیزه روی را  
 او زاهدی است که نه زاهدی تو زاهدی این <sup>لبای خوبصورت پاکیزه منہ کی تین</sup>  
 نقش و نگار خاتم فیروزه کو مباش دور ویش نیک سیرت و فرخنده روی را  
 نقش از نیت او نگوی فریزی کی که است هر <sup>تغیر نیک خصلت او مبارک فرخه کی تین</sup>  
 نان رباط و لقمه دیروزه کو مباش فرود نام است و دیگر م باید که بخوانند  
 روی تندی کی او فرقه گری کا که است هر <sup>جبهه کی تین بی بیات او در می جگه چهره این</sup>  
 زاهد شاید حکایت مطابق این سخن همچنین پادشاهی را می پیش آمد  
 ظاهر مگر لایق به <sup>مطابق به سبب کے ہی اس طرح ایک پادشاہ کی تین ایک شام کی کیا</sup>

گفت اگر انجام این حالت بمراد من برآید چندین درم و دهم زاهدان را  
 کما اگر آخر متنا اس حالت کا موافق مراد میری کی برآوی استے دریم و دہمین زاهدوں کے تین  
 چون حاجتش برآید و تشویش خاطرش برفت وفای مدرش بوجود و شرف  
 بمقت حاجت او کی برآوی او فکر خاطر او <sup>سکی سی گئی پور اگر ناز کا او سکوستا و خود شرف کے</sup>  
 لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسہ ہزار درم و او تا بزاہدان صرف  
 لازم آیا کی تین <sup>غلامان خاص سر تیلی ہزار درم کی دی تو زاهدوں کو با ناز سے</sup>  
 گویند غلامی عاقل و شیار بود و ہمہ روز بگوید و شہانکہ باز آمد و در معمارا بود  
 کہتی ہیں غلام دانا اور ہر شیار شا غلام دن <sup>ہما اور رات کی وقت پر آیا اور در روئی تین بوزیا</sup>  
 ویش ملک بنما و گفت زاهدانرا چند انکہ طلب کردیم نیا فتم گفت آنچه  
 اور کی پادشاہ کے رکھا اور کہا <sup>زاهدوں کی تین جتنا کہ طلب کیا میں نے پہلے سیکہ کہا کہ</sup>  
 حکایت است آنچه من دانم درین ملک <sup>چند ہزار ہست گفت ایچا اور جہان</sup>  
 بات ہے <sup>جو کہ میں جانتا ہوں میں نے اس ملک کی چار سو زاہر ہیں کہا ای صاحب جہان</sup>  
 انکہ زاهدی تاندا و انکہ میاند زاهدیت ملک <sup>خندیدند یہاں گفت چند انکہ مراد حق</sup>  
 وہ کہ زاہری نہیں لیٹای ہو وہ کہ لٹای زاہر ہیں پادشاہنا <sup>اور تینوں کی تین کہ جتنا کہ میری تین پیر</sup>

وہا خان صاحب  
 و نہ ختم ہویت دران  
 بہت زاهدی پادشاہم باور زہدیت  
 آن ماکہ بہت خوش و دلیت باطل  
 سلطان وقت و فرقی بند زاهدیت  
 گویند عاقل و شیار بود و ہمہ روز بگوید و شہانکہ باز آمد و در معمارا بود  
 کہتی ہیں غلام دانا اور ہر شیار شا غلام دن  
 ویش ملک بنما و گفت زاهدانرا چند انکہ طلب کردیم نیا فتم گفت آنچه  
 اور کی پادشاہ کے رکھا اور کہا  
 حکایت است آنچه من دانم درین ملک  
 بات ہے  
 انکہ زاهدی تاندا و انکہ میاند زاهدیت ملک  
 وہ کہ زاہری نہیں لیٹای ہو وہ کہ لٹای زاہر ہیں پادشاہنا  
 اور تینوں کی تین کہ جتنا کہ میری تین پیر

وہا خان











ایچکایت شنو کہ در بخدا یہ بات سن کہ چہ شہنشاہ اسکے گفت با پردہ از طریق عتاب کہ اسانہ پردی کی راہ غصے سے میں خدمت میں نیا سو دم میں مت ہی اگر دم نہیں دے ہوا میں	رایت پروردہ اخلاقیات جہندی اور پردہ کی تین ٹلاویں میں ہر دو خواہ تاشائیم میں تو دونوں ظلم ایک تار میں گاہ چو گاہ و سفر بودم وزن بیوت چہ سفر کی ہوتا ہوں	رایت از گرد راہ و رخ رکاب جہندی کی گرد راہ و رخ سواری کی بندہ بارگاہ سلطاسیم خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم تو نہ رخ از نمودہ نہ حصار توئی نہ رخ از کیا ہے نہ قلہ
نہ بیابان باو کرد و غبار نہ جنگل اور ہوا اور کرد و غبار تو بر بندگان مہ روئے تو پاس میں خوبصورت کی ہے نہ بہ سفر پائی بند و سیر کردان بہ سفر کی مقصد اور سیر کردان ہر کہ یہودہ گردن افرار و جو کوئی کہ یہودہ گردن بلند کوسے	قدم من بسی پیشتر قدم میرا چہ پیشتر کے آگے با غلامان با من پوئے سار غلاموں پہلی کی ہو کی تو گفت من سیر شدان ارم کہ میں اور چوکت کہ کو ہونہ خوشن را گردن انداز و انہی تین گردن کی ہل کر او	پس چراوت تو پیشتر پس کیوں سے ارم تیرے پردہ سے من فتاوہ بدست شاکر و میں تیرا چہ بدست سپاہیوں کے نہ چو تو سیر بر آسمان دارم نہ پیشتر تری مراد بر آسمان کہ گناہ میں <b>حکایت کی از صاحب</b> ایک کے صاحب لون سے
نرویز نامی را ویدیم برآمدہ و گفت بر وہان انداختہ گفت این با چہ حالت گفتند ایک ہوا کی تین دیکھا غصہ میں کیا ہوا اور گفت او پر نہ کی تاسے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے کہ خلان شنام داوش گفت این فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنی خلانی کی گالی دی ہے اسکو کیا کہیے ہزار من کا پتھر اوٹھانا ہے اور طاقت ایک ہونکہ نمی آرد و طاقت لاف سخنی و دعوی مروی بکنار عجا جز نفس فرومایہ چہ مروی چہ نہیں ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مرد کا چوڑ عاجز نفس کہیے کیا مرد ہے کیا عورت گرت از دست برآید زنی تمیز کن مروی آن نیست کہ مشتی زنی بردہ ہے جو زنی لاف سے جو سیکوئی منہ میٹھا کر مروی نہیں کہ ایک گونہ ساری نو او پر نہ کسی کے		

ایک کا کہیے نہیں  
لیفٹیننٹ کی اس کا کہیے نہیں  
سکندر و شہنشاہ ایک سو سو سالہ دور میں  
میں تیرا چہ بدست سپاہیوں کے  
نہ چو تو سیر بر آسمان دارم  
نہ پیشتر تری مراد بر آسمان کہ گناہ میں  
نرویز نامی را ویدیم برآمدہ و گفت بر وہان انداختہ گفت این با چہ حالت گفتند  
ایک ہوا کی تین دیکھا غصہ میں کیا ہوا اور گفت او پر نہ کی تاسے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے کہ  
خلان شنام داوش گفت این فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنی  
خلانی کی گالی دی ہے اسکو کیا کہیے ہزار من کا پتھر اوٹھانا ہے اور طاقت ایک ہونکہ  
نمی آرد و طاقت لاف سخنی و دعوی مروی بکنار عجا جز نفس فرومایہ چہ مروی چہ  
نہیں ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مرد کا چوڑ عاجز نفس کہیے کیا مرد ہے کیا عورت  
گرت از دست برآید زنی تمیز کن مروی آن نیست کہ مشتی زنی بردہ ہے  
جو زنی لاف سے جو سیکوئی منہ میٹھا کر مروی نہیں کہ ایک گونہ ساری نو او پر نہ کسی کے

قوله اگر خود بر در پیشانی پل به مردست آنکه در وی مردی نیست بنی آدم  
 اگر چنین که پندی چنانی باشد نامردی ده کنج او سکر موت نمین بے اولاد آدم کی  
 سرشت از خاک دارند اگر خالی نباشد آدمی نیست حکایت بزرگی را پریم  
 خیز خاک سے رسکتے ہیں جو خاک لری نلری آدمی نمین بے  
 از میرت اخوان صفا گفت کینہ آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم  
 خلعت بائرون صفا سے کہ کترین وہ بات ہو کہ متعہ خاطر یاروں کا اور مصمتوں اپنی کے مقدم رکے  
 حکما گفته اند برادر که در بند خویشست نه برادرست و نه خویشست فرد  
 حکیموں کے کہ ہر بھائی کنج فکر بنی کے ہے نہ بھائی بے اور نہ اپنا ہے  
 ہمرہ اگر شباب کن ہمرہ تو نیست دل در کسی بند کہ دلست تو نیست فرو چون  
 ساتی جو جلدی کرے ہر اہر انہیں ہے دل کنج اوں کی است بازہ کوئی نہایت انہیں ہے  
 بنو خویش را دیانت و تقویٰ قطع رحم بہتر از مودت قربی + یاد دارم کی  
 نمودا ہے تنہا وینداری اور ہر نگاری قطع کرنا اور بجا بہتر ہے دوستی کی عزیزوں کی یاد و کنا بخون کی  
 مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته کہ حق تعالی در کتاب  
 مدعی فی نج اس بیت کے اور قول میری کی طعنہ کیا تھا اور کہا کہ حق تعالی نے جو کتاب  
 مجید از قطع رحم ہی کردہ است و بہووت و اقربا فی فرمودہ و ایچہ تو کفنی منافقت  
 پاک کی قطع کرنے قرابت ہی نش کیا ہی اور ساتھ قرابت و دوستی صاحب قرابت آفرمایا اور جو یہ تونی کا ضلہ کردہ ہے  
 گفتم و ان جہدک علی تشیک بی ما لیس لک بہ علم و لا تطعمہ  
 کہا میں نے او اگر گشتش کہین تری تنہا ہر سات کی کہ ترک کری تو ساتھ میری جکی بجا جو نہیں پیش مان کنا و کنا  
 بیت ہزار خویش کہ بر گانہ از خدا باشد + فدای یک تن بر گانہ کاشا باشد  
 ہزار گشتہ در و کلو کہ بر گانہ خدا سے ہو نصف ایک تن بر گانہ کے کہ گشتا ہو  
 حکایت منظوم پر مردی لطیف در بغداد + و ختر کی راجفست و زری واد  
 ایک پر خوش طبع نے پنج ہندام کی چوٹی لڑکی کی تنہا ایک جی وایکو ہند

ملہ حاصل بلکف فر  
 بہ صحت قدر نظم و نثر از سہیل است  
 در دستان ست و این نیز حاصل از سہیل است  
 حصول صفت از من و تقویٰ در دستان سہیل است  
 ملہ بیکار از قافہ نیست کہ ہر آدمی کیست  
 مقصود بہ صفت تقویٰ را یاد فرمادہ و اینست  
 کہ در ہفت چہون دوی و تقویٰ را بدینش را  
 بیاد فرمادہ کہ ہر آدمی را بدینش را  
 ملہ بیکار از قافہ نیست کہ ہر آدمی کیست  
 مقصود بہ صفت تقویٰ را یاد فرمادہ و اینست  
 کہ در ہفت چہون دوی و تقویٰ را بدینش را  
 بیاد فرمادہ کہ ہر آدمی را بدینش را  
 ملہ بیکار از قافہ نیست کہ ہر آدمی کیست  
 مقصود بہ صفت تقویٰ را یاد فرمادہ و اینست  
 کہ در ہفت چہون دوی و تقویٰ را بدینش را  
 بیاد فرمادہ کہ ہر آدمی را بدینش را

مروک شکر چنان بگزید اوس مروک که شکر شادان میشد اما در وقت ویریش آنگه در دوی گداور چاوس بزر آنوقت نکفتم این گفتار ساده خوش طبعی کی گسی من نی سبب ساده	لب و خمر که خون از بچکید لب لوی که کافین اوس بچکا کامی فرومایه پیچید و دست که ی کینه ی یکا دانت هین هنرل بکند از و چهار و بر دار همیوه چو راه و کام کی بابت او را	با مدادان بد چنان در پیش صحرای بی ایا و کما اوسکو خند خانی لبش از ایا نیست کشتن جانی ناله یسکه نیرج چکا خوی بد و در طبعی که خوی نیرج بر طبعیت کی که طبعی
--	--	---

حکایت آورده اند که فقیهی و ختری داشت بنام  
کشته هین که یک اندک لوی میگفتند بنایت  
زشت روی بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی و رمناحت او رغبت میکرد  
چون مرثون که پیوسته با وجود دولت کی کوئی نکاح بین لاسه او کی کی رغبت میکرد  
فرو زشت باشد و بی و دیبا که بود بر عروس ناز بیبا فی الحکله حکیم ضرورت  
زبون پیوسته و بی و دیبا که بود بر عروس ناز بیبا فی الحکله حکیم ضرورت  
با ضریری عشقش بستند و آورده اند که حکیمی در آن تاریخ از سرانند  
ساده ایکن بی کی نکاح او گمانند که نیرج که یک حکیم نیرج اوس نیرج که مراتب  
آمده بود که دیده نابینا را روشن میکرد و فقیه را گفتند و اما خود را علاج نکنی  
آیا نه که گفتند که روشن کردنش  
گفت ترسم که بینا شود و ختم را طلاق و برع شوی زن زشت روی نابینا  
که در نا چون هین که دیکه والا و اورا کی میری که طلاق دی  
حکایت پادشاهی دیده شحار و طائفه و رویشان نظر کردی کی از انبیان نظر  
که پادشاه ساغر دیدی صفات کج که ده فقیرون که نظر کنایه اوست و پیران سی سادگان  
بجای آورد و گفت ای ملک در بین دنیا بعثش که تو خوشتر حکیم جویش که تو کمتر ترسم  
در یافت که او که ای پادشاه هر چه از دنیا کی شیشه خوشتر هین کم اورا نه فی کی هین هم

ساده و خمر که خون از بچکید  
لب لوی که کافین اوس بچکا  
کامی فرومایه پیچید و دست  
که ی کینه ی یکا دانت هین  
هنرل بکند از و چهار و بر دار  
همیوه چو راه و کام کی بابت او را  
با مدادان بد چنان در پیش  
صحرای بی ایا و کما اوسکو  
خند خانی لبش از ایا نیست  
کشتن جانی ناله یسکه نیرج چکا  
خوی بد و در طبعی که  
خوی نیرج بر طبعیت کی که طبعی  
حکایت آورده اند که فقیهی و ختری داشت بنام  
کشته هین که یک اندک لوی میگفتند بنایت  
زشت روی بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی و رمناحت او رغبت میکرد  
چون مرثون که پیوسته با وجود دولت کی کوئی نکاح بین لاسه او کی کی رغبت میکرد  
فرو زشت باشد و بی و دیبا که بود بر عروس ناز بیبا فی الحکله حکیم ضرورت  
زبون پیوسته و بی و دیبا که بود بر عروس ناز بیبا فی الحکله حکیم ضرورت  
با ضریری عشقش بستند و آورده اند که حکیمی در آن تاریخ از سرانند  
ساده ایکن بی کی نکاح او گمانند که نیرج که یک حکیم نیرج اوس نیرج که مراتب  
آمده بود که دیده نابینا را روشن میکرد و فقیه را گفتند و اما خود را علاج نکنی  
آیا نه که گفتند که روشن کردنش  
گفت ترسم که بینا شود و ختم را طلاق و برع شوی زن زشت روی نابینا  
که در نا چون هین که دیکه والا و اورا کی میری که طلاق دی  
حکایت پادشاهی دیده شحار و طائفه و رویشان نظر کردی کی از انبیان نظر  
که پادشاه ساغر دیدی صفات کج که ده فقیرون که نظر کنایه اوست و پیران سی سادگان  
بجای آورد و گفت ای ملک در بین دنیا بعثش که تو خوشتر حکیم جویش که تو کمتر ترسم  
در یافت که او که ای پادشاه هر چه از دنیا کی شیشه خوشتر هین کم اورا نه فی کی هین هم

[illegible]

# مثنوی

پروہ ہفت رنگ مگذار  
پروہ سات رنگ دروزی پرست  
ویدیم گل تازہ چند بستہ  
دیکھا تین پہول تازی کئے دستے  
تاما وصفت گل نشیند اونیز  
تہرچ قطار پہونکی بیٹھے و مہے  
گنیت جمال رنگ بویم  
جوتین پامورت اور رنگ بویمجو  
پروردہ نعت قدیم  
بالی ہونی نعت کی قدیم کی ہونین  
با آنکہ بضاعتی نہ ارم  
باوجود اکی کہ باب نہیں کہتی ہونیز  
چون سیل پیش نماں  
جو کچھ وسیلہ او سکوتر ہے  
ای بار خدائی عالم آرا  
ای بار خدائی عالم آرا  
ای مرد خدایہ خدا گیر  
ای مرد خدایہ خدا گیر  
حکایت حکیمی را پر سید سخاوت و شجاعت کہ کدام بہترست گفت  
ایک حکیم کی تین پونہا سخاوت اور شجاعت سے کہ کون بہترست  
کہ سخاوت تست شجاعت حاجت نیست ہر دو شست ہر کو بہترام کوڑ  
کہ سخاوت ہے شجاعت کی احتیاج نہیں ہے لکھا ہے او پر قبر ہر ام گور کے

نو کہ در خانہ پوریاداری  
نو کہ کر کے خانی رکنا ہی تو  
برگندی از گیاه بستہ  
اوپر گندی گیاس بند ہی ہونے  
بگرت گیاه گفت موثر  
روئی گاس اور کما خاموش  
آخترہ گیاه باغ اویم  
آخرہ گاس باغ او کی کی ہونیز  
گربی ہرم و گریہ منند  
جوبی ہرم ہونین اور جو قلند  
سر مایہ طاعتی نہ ارم  
پونہی عبادت کی نہیں کہتی ہونیز  
رسمیت کہ ما کان حیر  
رسم ہر کہ لاکہ کوئی پونہی صلحان  
بر سعدی ہر خود نیچا  
اوپر سعدی ہونہی اپنی کی بخشش  
بر سخت کسی کہ سر تہا بد  
بر سخت وہ شخص کہ ہر ہر  
کدام بہترست گفت  
کہا او پر قبر ہر ام گور کے

اگر اندیشہ نہ ہو تو چاہیے  
کہ اگر تیرے غم نہ ہو تو چاہیے  
عبارت از دست و خوشی ازین بیان  
کہ گاہ خوشی ازین بیان  
و چون خوشی ازین بیان  
امید ہر دم کہ ہم جگر تیرے  
اور از خوشی ازین بیان  
فوت و ازین بیان  
یوم ازین بیان  
فوت و ازین بیان  
اگر وہ اندک بعضی اوصاف غامضی نقل  
از انما صفا ای شکر است در وقت  
و ب و ع و ح و ط و ز و س و ی و ق و ف و ک  
نقد و کب و ی و ن و ا و خ و ص و ط و ل و ف و ک  
علا و ی و ق و ف و ک و ی و ن و ا و خ و ص و ط و ل و ف و ک  
غامضی نقل کردہ کہ غامضی یا غامضی یا غامضی  
بلفظ اصناف سے اول ست کہ از غم  
منقول شدہ ۱۱۰



گلستانِ شری

دوست کرم یہ کہ بازوی زور نہ اندھا تم طاعی ولیک تا با بد یہاں نام  
کہا نہ پیش کا ہنر کیا زور سے قوت دار نہ با حاتم طاعی ولیکن ہمیشہ تنگ رہا نام  
بلند شہ پر شکیں مشہور نہ کوۃ مال بدر کن کہ فضلہ زرا چو باغیاں زینہ بدست  
بلند اور مسکنا سائے شکیں کے مشہور نکات مال کی باہر گر کہ پڑی شاخ لگو کر تئیں جہاں غیاں جز زیادہ دوا لگو

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگے قناعت کے

حکایت خواننده مغربی در صفت بزازان حلب میگفت ای خداوندان  
ایک سوال کن از بزازان مغربی که این بزازان را چه داند و این بزازان را چه داند

اگر شمار انصاف بودی و ما رقناعت رسم سوال از جهان برخاستی  
اگر شمار تین انصاف ہوتا اور ہمارے تین قناعت رسم سوال کی جهان سے اوٹتے

قطرہ ای قناعت تو انکرم کہ وہ ان کہ ورامی تو بیچ قیمت نیست +  
ای قناعت دولت مند محکم کہ کہ سہرا تری کوئی دولت نہیں ہے

کتاب صبر اختیار تھاوت ہرگز صبر نیت حکمت نیت حکایت  
گوشہ صبر کا اختصار امان کا ہے جس شخص کے بیشتر صبر نہیں ہے حکمت نہیں ہے

دو امیر زادہ ورمصہ پوٹہ کی علم آموخت و دیگر مال اندوخت غاقبہ الامریکے  
دو امیر زادہ نے ہم مصہ کے تھے ایک نے علم کیا اور دوسرے نے مال جمع کیا انعام کار ایک ٹرا

علامہ گشت و آن گزینہ مصدقہ میں نویں انگیزہ چشم حشرات و رفیقہ نظر کردہ می و

عالم ہوا اور وہ دوسرا وزیر مقرر ہوا اس میں دولت کے ساتھ ساتھ فلاحی بھی تھی جس کی نظر رکھنا اس دور میں ایک نیا رسم بن گیا اور اس کے تحت ہر سال ایک دن کے لئے ایک شخص کو ملک کا وزیر مقرر کیا جاتا تھا جس کو "وزیر فلاح" کہا جاتا تھا۔ اس شخص کو ملک کے ہر گوشہ گوشہ میں سفر کرنا پڑتا تھا اور وہ لوگوں کے مسائل کو جاننا اور ان کو حل کرنے کے لئے کام کرتا تھا۔ اس شخص کو "وزیر فلاح" کہا جاتا تھا۔ اس شخص کو ملک کے ہر گوشہ گوشہ میں سفر کرنا پڑتا تھا اور وہ لوگوں کے مسائل کو جاننا اور ان کو حل کرنے کے لئے کام کرتا تھا۔

عزیز خانیان اربعین فخرت که شیر آینه خانان باقیم یعنی علم و تراشید و فخر و انان کردید

[illegible][illegible]



عرب بود کسی تجریش وی نیاورد و معا لحتی از وی درخواست پیش پیش  
 عربی که کوئی از پیش آنرا فرستاده لایا اورا یک علاج اوس سے بخا  
 صلی اللہ علیہ وسلم آمد و حکم کرد که مرین بنده را بسبب لحتی اصحاب من وقت  
 در مورد آمدن او بر آنکه او را یک علاج ایا اورا یک علاج ایا اورا یک علاج ایا  
 و نیت کسی التفاتی نکرد و اخذی که بر بنده معینت بجای آورد رسول اللہ السلام  
 چو من که کسی فی مهربانی نہ کی تا و خدمت کرد و بر بنده کی معینت بجای آورد رسول اللہ السلام  
 گفت این ایضا طریقی هست که تا اشتها ناپ نشود و خورد و نهوز اشتها بانی بود که  
 کما اس کردی چنین ایک یہ ہی کہ جب ایک اونکو ہو کر غالب کرنی انہیں تی نہ ہو کہ تا یہ اور  
 از طعام بدارند کہ گفت اینست موجب رستی زمین جو شیدفت شوی سخن گفتند  
 کہانی در کہتہ ہیں حکیم کے کہ یہی ہے سبب تندرستی کا زمین مت کی جو بی اور گیہا بات اوسوت کرنا و  
 آغاز بیا لیشست سوی نعمہ دراز کرنا گفتش بخل زاید بیا زنا خوردش بجان آید  
 شروع بیا را ونگی کا طرف نعمہ کی دراز کرنا کہانی او کی سی مثل ہوا بود یا مانا کی او کی سی ہوا جان کی او  
 لا جرم گفتش آغاز خوردش سی آر دبار حکایت در سیرت آرد شیر بجان آید  
 ناچار حکمت او کی ہوی کہنا کہ نا اوسکا تندرستی لاوی پہل  
 کہ حکیم پر پدید نہ کہ روزی چا طعام باید خوردن گفت صد دم سنگافیت کہ گفت اینست  
 کہ حکیم عرب کی سنن اوچا کہ ایک ن کہتہ طعام چاہو کہنا کما سورد دم ہرون کفایت کرای کہانی کہ  
 قوت و ہر گفت ہذا لقمہ لہ یک لک و ما زاد علی خیاک فانت ساجد  
 قوت دیوی کہ اسقدر او را لگاتری سنن اور بقدر کہ زیادہ کہ او پر اس مقدار کہ پس تو او شامانوال  
 یعنی انقدر ترا پڑی میدارد و ہر چہ برین زیادت کنی حال آنی سحر خرون ہوا و شمشیر  
 یعنی اسقدر بتر سنن قائم کہ کہانی اور جو کہ او را سکی زیادہ کرای تو او شامانوال او کا جو تو کہنا و اطعی جانی کہ  
 و ذکر کردنت تو معتقد کہ زینتین بہر خوردنت حکایت و دور ویش سحر اس  
 اور ذکر کردنتی ہے تو معتقد کہ جینا واسطے کہانی کے ہے

عرب بود کسی تجریش وی نیاورد و معا لحتی از وی درخواست پیش پیش  
 عربی کہ کوئی از پیش آنرا فرستاده لایا اورا یک علاج اوس سے بخا  
 صلی اللہ علیہ وسلم آمد و حکم کرد کہ مرین بنده را بسبب لحتی اصحاب من وقت  
 در مورد آمدن او بر آنکہ او را یک علاج ایا اورا یک علاج ایا اورا یک علاج ایا  
 و نیت کسی التفاتی نکرد و اخذی کہ بر بنده معینت بجای آورد رسول اللہ السلام  
 چو من کہ کسی فی مهربانی نہ کی تا و خدمت کرد و بر بنده کی معینت بجای آورد رسول اللہ السلام  
 گفت این ایضا طریقی هست کہ تا اشتها ناپ نشود و خورد و نهوز اشتها بانی بود کہ  
 کما اس کردی چنین ایک یہ ہی کہ جب ایک اونکو ہو کر غالب کرنی انہیں تی نہ ہو کہ تا یہ اور  
 از طعام بدارند کہ گفت اینست موجب رستی زمین جو شیدفت شوی سخن گفتند  
 کہانی در کہتہ ہیں حکیم کے کہ یہی ہے سبب تندرستی کا زمین مت کی جو بی اور گیہا بات اوسوت کرنا و  
 آغاز بیا لیشست سوی نعمہ دراز کرنا گفتش بخل زاید بیا زنا خوردش بجان آید  
 شروع بیا را ونگی کا طرف نعمہ کی دراز کرنا کہانی او کی سی مثل ہوا بود یا مانا کی او کی سی ہوا جان کی او  
 لا جرم گفتش آغاز خوردش سی آر دبار حکایت در سیرت آرد شیر بجان آید  
 ناچار حکمت او کی ہوی کہنا کہ نا اوسکا تندرستی لاوی پہل  
 کہ حکیم پر پدید نہ کہ روزی چا طعام باید خوردن گفت صد دم سنگافیت کہ گفت اینست  
 کہ حکیم عرب کی سنن اوچا کہ ایک ن کہتہ طعام چاہو کہنا کما سورد دم ہرون کفایت کرای کہانی کہ  
 قوت و ہر گفت ہذا لقمہ لہ یک لک و ما زاد علی خیاک فانت ساجد  
 قوت دیوی کہ اسقدر او را لگاتری سنن اور بقدر کہ زیادہ کہ او پر اس مقدار کہ پس تو او شامانوال  
 یعنی انقدر ترا پڑی میدارد و ہر چہ برین زیادت کنی حال آنی سحر خرون ہوا و شمشیر  
 یعنی اسقدر بتر سنن قائم کہ کہانی اور جو کہ او را سکی زیادہ کرای تو او شامانوال او کا جو تو کہنا و اطعی جانی کہ  
 و ذکر کردنت تو معتقد کہ زینتین بہر خوردنت حکایت و دور ویش سحر اس  
 اور ذکر کردنتی ہے تو معتقد کہ جینا واسطے کہانی کے ہے











گلستانِ مریض

14

بسیار باشد مثنوی نمونه خوداری شعر که در کتب آن مخفیست را بدستری را در گزیناید کشت  
اگر تا کار بخیزد و لاس خلامد و کی شیز تا کی بخیزد و کی شیز به بیزاران

چند بادشاہ جو بعد اوش آب زیر قاضی بر پشت چنین شخصیکہ طوطا از نعمت  
کتابکما ہوہر مندر بنداد کی دہائی بیچہ اور آدمی اور پیسہ کے ایک ایسا شخص کہ ایک نندہ اعریف  
اوشنیدی درین سال نعمت پیکر ان داشت تنگستان را سیم وزرد آدمی و مسان  
اوسکی سہائی تونی چچ اس سال کی نعمت بہت رکھتا تھا تنگتون کی نہیں جاننی اور سنا دنا اور سنا دنا

اسفہ نہادی گروہی درویشان انجو رفاقت بطاقت رسیدہ بودند آہنگ  
مشارخان رکشا ایک گروہ فقیر و کاظم خانہ سے بیچ طاق کی بیچو بختا

دعوت او کو روند و شورت بمن آوردند سر از موافقت باز زد دم لقمه فطخه خورد  
دعوت او کی کا کپلا اور شورت سائے کیر لائے موافقت سے پیرامین اور کمانیو ہنبن کمانا  
شیشہ خوردہ ساک گز بنستی میرواند رخا رتین بجا پر کی و کرشکی ہنبد و دست شیشہ  
شیشہ چھٹا کئے کا جو جی سی مری پچ غار کے تن سائے بجا پر کی اور ہوک کی رکھ دیوانہ آگی کھینے کے  
مدار کے فریوڈن شونو بہت و ملک بنی ہنبر اہی کیش شیشہ پیران و شیشہ پیران  
مت رکھ جو فریوڈن ہودی سادہ نیت اولک کے بنی ہنبر شیشہ پیران آج کی کی شیشہ پیران و شیشہ پیران  
لا جو رو و طلاست بر دیوار حکایت حاتم طانی را گفتند از خود بزرگ ہمت

لاخورد او طلا ہے اور دیوار کے  
حاکم طالی سین کے آہنی بزرگ ہمت زیادہ  
وہ جہان دیدہ یاشنیدہ گفت بلی روزی چل شتر قربان کردہ بودم امرای عرب  
ہر جہان کے دیکھا توئی یا سنا توئی کہا ان ایک دن چالیس نویم کو تھی میں نے واسطے امر من  
رالیس کو شہ صحرانی بجاحتی مردن فتنہ بودم خاگشی راویم شہہ خا فرہ ہم آورده  
ہر جہان ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت بابر گناہ میں ایک لڑکی جو والد کو بیوی گناہ لکھن کو کاچ لایا  
گفتش ہم بانی حاتم جہان روی کہ خلقی بر ساطا و کرد آمدہ اند گفت ضرور  
کہا میں نے اور کچھ مہانخدا حاتم کی کیونکر جاتا ہوں کہ ایک خلق اور ہر ستارہ خوان کی کاچ آئی ہیں کہا











شہر قلاوچین ایکس ایس بطور زلف کشیدیم شوق الہیہ  
 کما انہوں نے بیرون کا نہیں ہے پاک کہا ہے بندگی سائے او کے نگاہن پاخانے کو  
 شنیدیم کہ سراز فرمان ملک باز دو حجت آوردن گرفت و شوق چینی کردن ہضم  
 سائین کے فرماوردی پادشاہ سے پیرا او جہاں لانا پیرا او بجائے کرنا فرمایا  
 تا مضمون خطاب را از وی بزرگو تو بنج مخلص کردند مثنوی بلطافت جو  
 ترمضمون خطاب کی تین اور سی ساتھ بڑگی کے چہرانا کرین ساتھ خوبی کے  
 بر نیاید کار + سر بہ پیرستی کشد ناچار + ہر کہ بر خوشنشین بخشاید + گرنہ بخشید  
 سراز روی کی گنج پیری لاچار جو کوئی او پر اپنے بخشش کردی اگر بخشش کرے  
 برو کسی شاید حکایت باز گانی را دیدیم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و حمل  
 او پر سکی اور کوئی لائن ہے ایک سوداگر کی تین دیکھا تین کہ ایک سو پچاس ٹ بوجا کر لیا تھا اور  
 بندہ و خد متنگار در جزیرہ کشش مرا بجز خوش برو ہمہ شب نیار میزد سخنا  
 تابع دارا خدمت کرنا لیا پچا پو کشش کے سیری تین پچا کوٹری اپنی کی لیا تمام شترانہ آرام کیا تین  
 پریشان گفتن کہ فلان انبارم تبرکستان ست و فلان بضاعت بندہ ست  
 پریشان کہنے سے کہ فلان انبارم تبرکستان کی ہے اور فلانی پونجی پنج ہندوستان  
 و این قبائل فلان زمین ست و فلان خیرا فلان کس زمین ست گاہ  
 اور یہ قباہ فلانی زمین کا ہے اور فلانی چہرے کے تین فلانا شخص خاص ہے کہ ہے  
 گفتی کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوامی خوششت باز گفتی نہ کہ  
 کتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکنا ہو زمین کہ ہوامان کی خوششت ہے ہر کت نہیں  
 وریامی مغرب مشوششت سعدا سفر می ویکر و شیت اگر آن  
 دیارے مغرب کا خوششت ہے اسے سدی ایک سفر اور در پیش ہے اگر وہ  
 کردہ شو و قیت عمر یکوشتم و قناعت کتم گفتم آن کہ ام سفر ست  
 کیا جابی باقی عمر اپنی پچ گوشت کی میوین اور قناعت کو زمین کہا میوہ کون سفر ہے

ایکس ایس بلطافت  
 کہ باخانہ کوٹری  
 چوں ایکس ایس بلطافت  
 پیرا او بجائے کرنا فرمایا  
 تا مضمون خطاب را از وی بزرگو تو بنج مخلص کردند مثنوی بلطافت جو  
 ترمضمون خطاب کی تین اور سی ساتھ بڑگی کے چہرانا کرین ساتھ خوبی کے  
 بر نیاید کار + سر بہ پیرستی کشد ناچار + ہر کہ بر خوشنشین بخشاید + گرنہ بخشید  
 سراز روی کی گنج پیری لاچار جو کوئی او پر اپنے بخشش کردی اگر بخشش کرے  
 برو کسی شاید حکایت باز گانی را دیدیم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و حمل  
 او پر سکی اور کوئی لائن ہے ایک سوداگر کی تین دیکھا تین کہ ایک سو پچاس ٹ بوجا کر لیا تھا اور  
 بندہ و خد متنگار در جزیرہ کشش مرا بجز خوش برو ہمہ شب نیار میزد سخنا  
 تابع دارا خدمت کرنا لیا پچا پو کشش کے سیری تین پچا کوٹری اپنی کی لیا تمام شترانہ آرام کیا تین  
 پریشان گفتن کہ فلان انبارم تبرکستان ست و فلان بضاعت بندہ ست  
 پریشان کہنے سے کہ فلان انبارم تبرکستان کی ہے اور فلانی پونجی پنج ہندوستان  
 و این قبائل فلان زمین ست و فلان خیرا فلان کس زمین ست گاہ  
 اور یہ قباہ فلانی زمین کا ہے اور فلانی چہرے کے تین فلانا شخص خاص ہے کہ ہے  
 گفتی کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوامی خوششت باز گفتی نہ کہ  
 کتا کہ خاطر اسکندریہ کی رکنا ہو زمین کہ ہوامان کی خوششت ہے ہر کت نہیں  
 وریامی مغرب مشوششت سعدا سفر می ویکر و شیت اگر آن  
 دیارے مغرب کا خوششت ہے اسے سدی ایک سفر اور در پیش ہے اگر وہ  
 کردہ شو و قیت عمر یکوشتم و قناعت کتم گفتم آن کہ ام سفر ست  
 کیا جابی باقی عمر اپنی پچ گوشت کی میوین اور قناعت کو زمین کہا میوہ کون سفر ہے

گفت گو کرد پارسی خواہم بردن چین کہ شنیدم کہ قہمینی عظیم دارد و کا صینی  
 کہا گندہک فارس کی چاہوین لیجانا پنج چین کے کہ سنایں کہ نسبت بڑی رکیتی ہے اور بزرگتر  
 بروم ارم و دیبای رومی ہند و پولاد ہندی بجلد و آبگینیہ طلیہ میں برد  
 پنج روم کے لاؤنیں اور کڑی روم کے پنج ہندی اور فلاد ہند کا پنج شہر کے اور شہر کے ایک پنج اور  
 یانی بسیار از ان پس ترک سفر کنم و بدکانی نشینم انصاف از بن بولیا  
 بہن کی پنج فارس کے اس کے پیچہ چورنا سفر کا کہ نہیں اور پنج ایک کان کو پھر نہیں انصاف اس لیا لیا  
 چند ان فرو گفت کہ پیش طاقت گفتش نماز گفت اسی سعدی تو ہم  
 انفا کا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اس کو نہ ہے کہا اسے سعدی تو ہی ایک بات  
 بگوئی از ان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور  
 کہ اوں باتوں سے کہ کیا ہوئی یا سنی ہوئی کیا لیا ہے وہ سنا ہے تو نے کہ پنج جنگل غور کے  
 بار سالاری سہیادار شور کہ گفت چشم تنگ نیا دار را یا قناعت  
 اسباب یک سردار گراں گدی سے کہا انکھڑی یوں نیا دار کے تین یا قناعت  
 پر کند یا خاک گور حکایت مالدار ی شنیدم کہ بجل ندر چنان مہر  
 بہرے سے یا خاک قبر ایک لدار کے تین سنایں کہ پنج پنج کے اس اس  
 بود کہ حاکم طائی در کرم ظاہر حالش نہمت نیا راستہ جست نفس  
 تھا کہ حاکم طائی پنج بخش کے ظاہر حال اس کا نعمت دنیا سے راستہ اور کبوسی دان کی  
 جبے بچیان دروی مشکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجائی نہ او  
 ایسی پنج اس کے قرار پائی والی تو اس جگہ تک پہنچ کہ ایک وئی کو بات سے عرض کیا کہ  
 و گریہ ابو سہرہ را بلقنہ خواستی و سکا صحاب گفت راستخوانی نیندا  
 اور بی ابو سہرہ کی سنا ایک قہمی کی سوزا کرنا کہنی اصحاب کہت کی تین ایک بڑی نہ دان  
 فی الجملہ خانہ اور اکس ندریدی در کشادہ و سفرہ اور اس پریش در لیش بخور  
 حاصل کلام کہ اس کے کہیں نہ لکھا دروازہ کرا اور دستہ خزان اس کی کہ تین کہیں لا پڑا سفرہ اور ی  
 م سلطان رفتن تیرا درازا ظاہر حکایت بجا کہت سلطان درازا کی باب سہ ہا سفرہ

اس کے بعد کہ کہی  
 گور و فلاد ہند کا پنج شہر کے اور شہر کے ایک پنج اور  
 یانی بسیار از ان پس ترک سفر کنم و بدکانی نشینم انصاف از بن بولیا  
 بہن کی پنج فارس کے اس کے پیچہ چورنا سفر کا کہ نہیں اور پنج ایک کان کو پھر نہیں انصاف اس لیا لیا  
 چند ان فرو گفت کہ پیش طاقت گفتش نماز گفت اسی سعدی تو ہم  
 انفا کا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اس کو نہ ہے کہا اسے سعدی تو ہی ایک بات  
 بگوئی از ان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور  
 کہ اوں باتوں سے کہ کیا ہوئی یا سنی ہوئی کیا لیا ہے وہ سنا ہے تو نے کہ پنج جنگل غور کے  
 بار سالاری سہیادار شور کہ گفت چشم تنگ نیا دار را یا قناعت  
 اسباب یک سردار گراں گدی سے کہا انکھڑی یوں نیا دار کے تین یا قناعت  
 پر کند یا خاک گور حکایت مالدار ی شنیدم کہ بجل ندر چنان مہر  
 بہرے سے یا خاک قبر ایک لدار کے تین سنایں کہ پنج پنج کے اس اس  
 بود کہ حاکم طائی در کرم ظاہر حالش نہمت نیا راستہ جست نفس  
 تھا کہ حاکم طائی پنج بخش کے ظاہر حال اس کا نعمت دنیا سے راستہ اور کبوسی دان کی  
 جبے بچیان دروی مشکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجائی نہ او  
 ایسی پنج اس کے قرار پائی والی تو اس جگہ تک پہنچ کہ ایک وئی کو بات سے عرض کیا کہ  
 و گریہ ابو سہرہ را بلقنہ خواستی و سکا صحاب گفت راستخوانی نیندا  
 اور بی ابو سہرہ کی سنا ایک قہمی کی سوزا کرنا کہنی اصحاب کہت کی تین ایک بڑی نہ دان  
 فی الجملہ خانہ اور اکس ندریدی در کشادہ و سفرہ اور اس پریش در لیش بخور  
 حاصل کلام کہ اس کے کہیں نہ لکھا دروازہ کرا اور دستہ خزان اس کی کہ تین کہیں لا پڑا سفرہ اور ی  
 م سلطان رفتن تیرا درازا ظاہر حکایت بجا کہت سلطان درازا کی باب سہ ہا سفرہ





گر بختن تن تو هست شنوئی جو آید ز بی دشمن جانستان به بند و اجل و مرد  
سنگ ز بسکا جز او پیشتر دشمن جان لے والا باندی سوت انون

دوان دران مکر و دشمنیابی سید کمان کیانی نیاید شد و حکایت

دو تیرہ لاکھ بیس اور سو کے دس جلد پہنچا کمان کیان کی غائبیہ کینہا

ابن‌ی دیدم این مسمی یکن بر و بر لب ری در ریوی المصطفی سمری  
 اگر این را نه بد که خلود تنه بی، از که او گشت زانوی رخ او را یک دست و در

ایک من کی این لٹرائیں مولا باب حضرت بی بی چچ بدن کو اور سوسہ رانی کی و دریا پیر کے سر پر رکھ کر  
جیکو نہ بھی مٹی اپنی یہاں معلوم مرین حیوان لا الیعا کہنے سے خود شائبہ بانی کی

ای سحر کنونیکه دیکتا بنویس تو به کبریا لوطه دارا و براس حیوان جاہل و کما بین

همانرا بخیل جسد که او خوار گفته اند یک طلعت پیاده از زیر اوج طلعت پیاده

کریں کہ گائی کا بچہ جو اس قسم کی غیر روح وسطیٰ اسکے پڑاواں کا ہے ایک نسل جی نہیں پڑاؤ خلقت یہاں

بزرگ اگر نالان بود  
خیال متبانه که رتبه بلند او سکا ضعیف بود سکا

در آستانه سیمین سیخ زربند گمان مبر که یهودی نیست خواهد بود قطعه

اور جو کہ جانی کہ ساتھ بیخ زنی ہر گمان مت لپا کہ کیودی شریف ہوگا

بادمی سوان گفت مانند این حیوان را در اعم و وسایل و نقش بر وس  
 سانه بود که نمیکردن باختر بر او اندر کرد

گرو درمہ اسباب ملک دستنی او کہ بہج خضر نہی حلال خبر خوش حکما

پہنچنا تمام اسباب اور وجود اس کی کہ کچھ چیزیں دیکھنے کا تو حلال سودا خانہ دیکھ کر

وزوی گدائی رافت شمر نمیداری از برای جوی سیم است پیش میگویم

ایک چور ایلی غیر لوہین لہا شرم نہیں کتا ہوں واسطے ایک چور چاندی ہانڈا اور چھوڑے اور دکانے  
 نفرت بہت دست و پا کرتا رہا ایک سہمہ کہہ سہمہ نہ رہا اور نہ حکایت نہ رہا

فقر نے کیا  
 اتنے پیدل نادار اسطے ایک ہرجا ندی کو بہتہ کر کاٹیں اسطے دھڑ اور دھڑ کر ایک کھانڈا

[illegible][illegible]







و بر انداخته بر سرش و با دو خوشین چلاوسن را و اوراق مصاحف میزدیم گفتیم که  
 اور جو کمال دین فقهی و ادب کمال زبان او شنیده بودیم که آن مصحف که یکبار من و یکبار من  
 من است از قدیمی بنیمیش گفت خدایتون که هر کس جمالی ارد و هر کس با بی  
 و نه بداندی نری نمیکنایم من زیاد که چپ که جو کئی ایک صورت رکنا و جهان کیر پانوی  
 نهد دست بداندیشش قطع چون ریسو فقت و لیری بود و اندیش  
 سکه اند کین و سکه که  
 اگر بد را زوی سبز بود و او جو برست که صدف اندر میان سبایش و در نیم بر است  
 جواب دس سی بزر بود و ده جو برست که اندر سب کی مسته  
 مشتری بود چهارم خوش آوازیکه نخره داو و آب جریان منزع از طریق باز دار  
 خردار بود و چو خوش آواز که خلق داو و علیه السلام کی که بانی طانی سے اور چریان اور سے باز کو  
 پس بوسیت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب شهنشاد دست ور  
 پس تان و سکه اوین رگی کی دل مشتاقان کاشکار کو او صاحب شهنشاد سکه که عبت کو  
 و با انواع خدمت کنند شعر سیمعی الی حسن الاکفانی بمن ذالذی  
 اور سانه طالع سکه خدمت کردن کان سیر طرف خوبی راگ گانه سکه  
 حبیبی لکنانی قطع جو خوش باشد آواز نرم خیرین و بگویش یغان است صبح  
 بجانای دوزاری کی تین کیا حب بودی آواز نرم اور و ناک بیج کان بدون است سر  
 یار زوی سیاست آواز خوش که این نفس است آن قشوح و یا کیندیشچه  
 بنزد اچو سی جو آواز اچو که خوشی نفس کی سب اورده خدا روح کی با کیندیشچه  
 که سیمعی باز و کفانی حاصل کند تا آبر و از بر لقمه بخت نگر و و چنانکه بزرگان گفتند  
 که سانه کوشن از کی روز بجز حاصل کو تا آبر و اسطه نقد که خلع ندره سب کیندیشچه بزرگان و کسا  
 قطع که بغیری و دوازده خوش سیمعی و مخت نبر و نیر غره و و خیرانی قدالک  
 جو سانه غره کی جادی شهنشاد سیمعی او و مخت یجادی جو کیندیشچه والا اور جو سانه فرانس کی بری ملک

و بر انداخته بر سرش و با دو خوشین چلاوسن را و اوراق مصاحف میزدیم گفتیم که اور جو کمال دین فقهی و ادب کمال زبان او شنیده بودیم که آن مصحف که یکبار من و یکبار من من است از قدیمی بنیمیش گفت خدایتون که هر کس جمالی ارد و هر کس با بی و نه بداندی نری نمیکنایم من زیاد که چپ که جو کئی ایک صورت رکنا و جهان کیر پانوی نهد دست بداندیشش قطع چون ریسو فقت و لیری بود و اندیش سکه اند کین و سکه که اگر بد را زوی سبز بود و او جو برست که صدف اندر میان سبایش و در نیم بر است جواب دس سی بزر بود و ده جو برست که اندر سب کی مسته مشتری بود چهارم خوش آوازیکه نخره داو و آب جریان منزع از طریق باز دار خردار بود و چو خوش آواز که خلق داو و علیه السلام کی که بانی طانی سے اور چریان اور سے باز کو پس بوسیت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب شهنشاد دست ور پس تان و سکه اوین رگی کی دل مشتاقان کاشکار کو او صاحب شهنشاد سکه که عبت کو و با انواع خدمت کنند شعر سیمعی الی حسن الاکفانی بمن ذالذی اور سانه طالع سکه خدمت کردن کان سیر طرف خوبی راگ گانه سکه حبیبی لکنانی قطع جو خوش باشد آواز نرم خیرین و بگویش یغان است صبح بجانای دوزاری کی تین کیا حب بودی آواز نرم اور و ناک بیج کان بدون است سر یار زوی سیاست آواز خوش که این نفس است آن قشوح و یا کیندیشچه بنزد اچو سی جو آواز اچو که خوشی نفس کی سب اورده خدا روح کی با کیندیشچه که سیمعی باز و کفانی حاصل کند تا آبر و از بر لقمه بخت نگر و و چنانکه بزرگان گفتند که سانه کوشن از کی روز بجز حاصل کو تا آبر و اسطه نقد که خلع ندره سب کیندیشچه بزرگان و کسا قطع که بغیری و دوازده خوش سیمعی و مخت نبر و نیر غره و و خیرانی قدالک جو سانه غره کی جادی شهنشاد سیمعی او و مخت یجادی جو کیندیشچه والا اور جو سانه فرانس کی بری ملک

و بر انداخته بر سرش و با دو خوشین چلاوسن را و اوراق مصاحف میزدیم گفتیم که اور جو کمال دین فقهی و ادب کمال زبان او شنیده بودیم که آن مصحف که یکبار من و یکبار من من است از قدیمی بنیمیش گفت خدایتون که هر کس جمالی ارد و هر کس با بی و نه بداندی نری نمیکنایم من زیاد که چپ که جو کئی ایک صورت رکنا و جهان کیر پانوی نهد دست بداندیشش قطع چون ریسو فقت و لیری بود و اندیش سکه اند کین و سکه که اگر بد را زوی سبز بود و او جو برست که صدف اندر میان سبایش و در نیم بر است جواب دس سی بزر بود و ده جو برست که اندر سب کی مسته مشتری بود چهارم خوش آوازیکه نخره داو و آب جریان منزع از طریق باز دار خردار بود و چو خوش آواز که خلق داو و علیه السلام کی که بانی طانی سے اور چریان اور سے باز کو پس بوسیت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب شهنشاد دست ور پس تان و سکه اوین رگی کی دل مشتاقان کاشکار کو او صاحب شهنشاد سکه که عبت کو و با انواع خدمت کنند شعر سیمعی الی حسن الاکفانی بمن ذالذی اور سانه طالع سکه خدمت کردن کان سیر طرف خوبی راگ گانه سکه حبیبی لکنانی قطع جو خوش باشد آواز نرم خیرین و بگویش یغان است صبح بجانای دوزاری کی تین کیا حب بودی آواز نرم اور و ناک بیج کان بدون است سر یار زوی سیاست آواز خوش که این نفس است آن قشوح و یا کیندیشچه بنزد اچو سی جو آواز اچو که خوشی نفس کی سب اورده خدا روح کی با کیندیشچه که سیمعی باز و کفانی حاصل کند تا آبر و از بر لقمه بخت نگر و و چنانکه بزرگان گفتند که سانه کوشن از کی روز بجز حاصل کو تا آبر و اسطه نقد که خلع ندره سب کیندیشچه بزرگان و کسا قطع که بغیری و دوازده خوش سیمعی و مخت نبر و نیر غره و و خیرانی قدالک جو سانه غره کی جادی شهنشاد سیمعی او و مخت یجادی جو کیندیشچه والا اور جو سانه فرانس کی بری ملک











از وزان خطر بود کار و آسایان او بد لرزه بر اندام افتاد و دل بملال نهاد  
 چو روئی خطراتک تماشا فله و الونکی تبین کبکاسا گنبدنا او پیدل کے پڑا اور دل او بملال کی رکنا کسا  
 اندیشہ مدارید کہ درین میان کی منہم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد و راجا کبیم و دیگر جوانان  
 اندیشہ نہ کہو کہ بیچ اس میدان کی ایک بین ہو بین کہ ایک بیچ اس کی تبین جواب کہوں میں اور دوسرے  
 یاری کشد این بگفت مردم کاروان بلاف او قومی لکشد و بہر شش و با  
 مدکرین یہ کیا اور آتش فانی کی ساتھ گدازنی او سکے کہ بوری دل ہی اور سائے صحبت او کی کی  
 کو بند و بزد و آب و شکر می آجب استند جوان آتش معده بالا گرفت بود  
 کی اور کمانی اور پینے کی درد و اجبانی  
 و عنان طاقت از دست رفتہ تقریبہ پازر شستہا تناول کرد و و چند آب  
 اور باگ طاقت کی مانہ سی گئی تھے کئے سہ ہونکہ کمانا کے اور ایک مکتے بانی بیچ  
 شریک شامیہ دیو و رولش بیار امید بخت پیر مرد و جہان دیو و ان کا و ان  
 را و کی کی پانہ دیو و رونہ او کی کی آرام کیا اور سورہ ایک پرورد جہان و بدہ بیچ او بی فانی کرنا  
 گفت جماعت میں میں رہیں رہے شہا اندیشہ کمیشل زبان کہ از وزان چنانکہ  
 کما ای گردہ بین میں بہر ہماری ہی اندیشہ کہ نہوا لایہ بین زیادہ اوس سی کہ چو روئے جیسا کہ  
 حکایت کنند چوئی او سی چند گرد آہرہ بود و شب تشویشی زبان رخا  
 نفل کرنی میں باغ بک کی تبین رم کتنی جمع آئی تھی اور راستہ کو فکر اور پریشانی اور بون سی بیچ کہ  
 نمی خفت بکی را از دوستان ہر خود خواند تا و شست شہا بیدار و می شست  
 نہ بیچ تنہا ایک کی تبین و ستون کشد و یکا پی بلا تا و شست تنہا کی کہ بیدار او کی کہ  
 کند شبی چند و صحبت او بود چند آنکہ بر و ہاش قوف یافت بہر و بخور و  
 کری رات کتنی بیچ صحبت او کی کی بیانشک کہ او پروردون او کی کی قوف پایا گیا اور کہ با و سہو کا  
 ہامداد ان پند و غریب گریان عریان کسی گفت حال عیبت مکران مہم گزرا  
 مسکو و بکما غریب زندنی ہوئی اور نگا کسی نے کہا حال کیا ہے شامہ اون مردون شریک تبین

شرفیاری لایہ بین زیادہ اوس سی کہ چو روئے جیسا کہ  
 شامیہ دیو و رولش بیار امید بخت پیر مرد و جہان دیو و ان کا و ان  
 را و کی کی پانہ دیو و رونہ او کی کی آرام کیا اور سورہ ایک پرورد جہان و بدہ بیچ او بی فانی کرنا  
 گفت جماعت میں میں رہیں رہے شہا اندیشہ کمیشل زبان کہ از وزان چنانکہ  
 کما ای گردہ بین میں بہر ہماری ہی اندیشہ کہ نہوا لایہ بین زیادہ اوس سی کہ چو روئے جیسا کہ  
 حکایت کنند چوئی او سی چند گرد آہرہ بود و شب تشویشی زبان رخا  
 نفل کرنی میں باغ بک کی تبین رم کتنی جمع آئی تھی اور راستہ کو فکر اور پریشانی اور بون سی بیچ کہ  
 نمی خفت بکی را از دوستان ہر خود خواند تا و شست شہا بیدار و می شست  
 نہ بیچ تنہا ایک کی تبین و ستون کشد و یکا پی بلا تا و شست تنہا کی کہ بیدار او کی کہ  
 کند شبی چند و صحبت او بود چند آنکہ بر و ہاش قوف یافت بہر و بخور و  
 کری رات کتنی بیچ صحبت او کی کی بیانشک کہ او پروردون او کی کی قوف پایا گیا اور کہ با و سہو کا  
 ہامداد ان پند و غریب گریان عریان کسی گفت حال عیبت مکران مہم گزرا  
 مسکو و بکما غریب زندنی ہوئی اور نگا کسی نے کہا حال کیا ہے شامہ اون مردون شریک تبین

وزیر گفت لاؤ اندید بر قدم برود و قتل کرد از این زبیر ششم + نایب استم  
 جوئی کیا کسانین قسم خدا کی سائی الیگا ہرگز خوف سائی سوزہ شبیا میں جیہ جان میں ہرگز  
 حادث اوست زخم دندان شیمان تیرست کہ نایب ششم مرموم دوست  
 زخم دانت شیمان کا تیرہی کہ کلمائی بیچ نکلیا ویدن کے دوست  
 چو اند کہ اگر انہم از جملہ فرست بیساری و دیان بالقبضہ شدہ باوقت  
 کیا جانی ہو نم کہ بی سب جو روح ہر سائہ عید کی در میان سماجی پوشیدہ ہونے پر وقت دوست  
 یاران را جگر کند مصلحت آن شیم کہ ہر این خضر را بگزاریم و رخت برداریم جو  
 یارو کی بین خبری مصلحت وہ یکساں ہوں کہ فاعل اس کو کھینک تین ہو یرین ہم اور سبنا و سارو  
 پیر پیر ستوار آمد و مہاشی نوشت نئی دل گرفتہ و رخت برداشتہ و جوا  
 نصیب ہوا کی پنداری اور ایک شست شست نئی بیچ دل کا پکڑی اور سبنا و سارو  
 شفقہ گئے شستہ گئے خبر یافت کہ آفتابش گرفت یافت سر اور کاروان  
 سوچا چو را او سوخت خرابی کہ آفتاب سے کوڑھ پر چمکا سارو شاما قافلہ کیا  
 دیدیم چارہ بسی بگردیدہ بجائی تیر و شستہ و بنواری بر خاک دل بر ہلاک  
 دیکھا چارہ بہت پرا راہ ٹھکانے نہ لگیا اور پابا و نہ نشہ نہ ہو خاک کو رکھی ہوئی اور دل پر ہلاک  
 نہادہ میگفت شمس من آج کی شئی و سارو العیس کہ قال العیوب سارو  
 رکھی ہوئی گشتا کون ہی شخص کہ بات کری میر تین جلا نکلا دنت بی سارو کی شیں واسطو  
 العیوب نب آئیں فرود شتی کند بر غریبان کسی کہ نا بودہ باشد بجزت بسی  
 سارو کی دوست سختی کری دیر سارو کی وہ شخص کہ نہو بیچ سارو کے بہت  
 مسکین دین سخن بود کہ باد شہ سیری بصید ز لشکریان و را فتادہ بود و بالا  
 غریب بیچ اس بات کہ نہا کہ ایک باد شہ کا شیا و اسطو شکاری لشکر و انون رو پڑنا اور  
 شش استیادہ ہی شیند و و رہیا شش منگی بد صورت ظالمین کی کہ نہو بود و  
 سر و شکی کے کٹر استنادنا اور بیچ شش او کے کہ نہا نہا صورت ظالمین کی کہ نہو بود و

جوئی کیا کسانین قسم خدا کی سائی الیگا ہرگز خوف سائی سوزہ شبیا میں جیہ جان میں ہرگز

لاؤ اندید بر قدم برود و قتل کرد از این زبیر ششم + نایب استم  
 جوئی کیا کسانین قسم خدا کی سائی الیگا ہرگز خوف سائی سوزہ شبیا میں جیہ جان میں ہرگز  
 حادث اوست زخم دندان شیمان تیرست کہ نایب ششم مرموم دوست  
 زخم دانت شیمان کا تیرہی کہ کلمائی بیچ نکلیا ویدن کے دوست  
 چو اند کہ اگر انہم از جملہ فرست بیساری و دیان بالقبضہ شدہ باوقت  
 کیا جانی ہو نم کہ بی سب جو روح ہر سائہ عید کی در میان سماجی پوشیدہ ہونے پر وقت دوست  
 یاران را جگر کند مصلحت آن شیم کہ ہر این خضر را بگزاریم و رخت برداریم جو  
 یارو کی بین خبری مصلحت وہ یکساں ہوں کہ فاعل اس کو کھینک تین ہو یرین ہم اور سبنا و سارو  
 پیر پیر ستوار آمد و مہاشی نوشت نئی دل گرفتہ و رخت برداشتہ و جوا  
 نصیب ہوا کی پنداری اور ایک شست شست نئی بیچ دل کا پکڑی اور سبنا و سارو  
 شفقہ گئے شستہ گئے خبر یافت کہ آفتابش گرفت یافت سر اور کاروان  
 سوچا چو را او سوخت خرابی کہ آفتاب سے کوڑھ پر چمکا سارو شاما قافلہ کیا  
 دیدیم چارہ بسی بگردیدہ بجائی تیر و شستہ و بنواری بر خاک دل بر ہلاک  
 دیکھا چارہ بہت پرا راہ ٹھکانے نہ لگیا اور پابا و نہ نشہ نہ ہو خاک کو رکھی ہوئی اور دل پر ہلاک  
 نہادہ میگفت شمس من آج کی شئی و سارو العیس کہ قال العیوب سارو  
 رکھی ہوئی گشتا کون ہی شخص کہ بات کری میر تین جلا نکلا دنت بی سارو کی شیں واسطو  
 العیوب نب آئیں فرود شتی کند بر غریبان کسی کہ نا بودہ باشد بجزت بسی  
 سارو کی دوست سختی کری دیر سارو کی وہ شخص کہ نہو بیچ سارو کے بہت  
 مسکین دین سخن بود کہ باد شہ سیری بصید ز لشکریان و را فتادہ بود و بالا  
 غریب بیچ اس بات کہ نہا کہ ایک باد شہ کا شیا و اسطو شکاری لشکر و انون رو پڑنا اور  
 شش استیادہ ہی شیند و و رہیا شش منگی بد صورت ظالمین کی کہ نہو بود و  
 سر و شکی کے کٹر استنادنا اور بیچ شش او کے کہ نہا نہا صورت ظالمین کی کہ نہو بود و







دیده شکایت تماشای باغ	ابی کل نشین بلبل و دوح	اگرچه دبا لش اگر چه
دیدی مبرکین تماشای باغی	خیز کل اندرین کی گز انجم	چون نهی نیکه بر او ابرست
خواب لوان کرد حیرت بر سر	درین بود و لیتن جو ایش	دست توان کرد در خوش
خواب سیکه که ناهست بر سر	اور جو نووی و لیتن جو ایش	بانه سیکه ایانچ بیل است

دین شکلی هنر و بیج  
پیش از هنر و بیج

**باب چهارم در فوائد خاموشی**  
باب چو نهی

حکایت یکی از دوستان را که گفتم انواع سخن گفتن کجاست آن اختیار آمده  
ایک که گفتن و سخن که این بی روکبات گشته بی چو لب لب مسکه افتاد  
است که غالب قات و سخن نیک بد اتفاق افتد و دیده دشمنان جز بر باد  
بسی که اگر در خون پنج بات که نیک بد اتفاق چنانجا بر او بریده دشمنان کاسه می روی  
نمی دید گفت دشمن آن به که بی نه بنید شعر و آخواله دق که لا بهو  
نشین تابی که دشمن و بهتر که نیک بد او ربالی دشمنی کانین گفته ابرو طوطی  
لا ادری که یکد آب آتش شعر بجز چشم عداوت بزرگتر عیب است  
مگر در حالیکه عیب که با او یک دشمن و عیب که بزرگتر عیب است  
سعدی در چشم دشمنان عادت بیست نور گیتی در چشمه بود  
سعدی پنج انگه دشمنان که کاشا نور دنیا کار روشن کردن اول چشمه آفتاب کا  
زشت باشد چشمه شکر حکایت باز رگانی را بر او دنیا خجاست  
زبون بودی پنج انگه که چار دیو  
پیر گفت نباید که با کسی بن سخن رمیان نمی گفت ای پدر فرمان تر است  
بسی که نشین که با کسی که سانه کسی که اس بات که در میان بین کسی تو که ای باب حکم تری نشین

فقط غافلانه غافلانه نشین  
و نهی نهی بیات و نهی نهی  
مسکینان و نهی نهی  
چون نهی نیکه بر او ابرست  
دست توان کرد در خوش  
بانه سیکه ایانچ بیل است  
پیش از هنر و بیج  
باب چو نهی  
حکایت یکی از دوستان را که گفتم انواع سخن گفتن کجاست آن اختیار آمده  
ایک که گفتن و سخن که این بی روکبات گشته بی چو لب لب مسکه افتاد  
است که غالب قات و سخن نیک بد اتفاق افتد و دیده دشمنان جز بر باد  
بسی که اگر در خون پنج بات که نیک بد اتفاق چنانجا بر او بریده دشمنان کاسه می روی  
نمی دید گفت دشمن آن به که بی نه بنید شعر و آخواله دق که لا بهو  
نشین تابی که دشمن و بهتر که نیک بد او ربالی دشمنی کانین گفته ابرو طوطی  
لا ادری که یکد آب آتش شعر بجز چشم عداوت بزرگتر عیب است  
مگر در حالیکه عیب که با او یک دشمن و عیب که بزرگتر عیب است  
سعدی در چشم دشمنان عادت بیست نور گیتی در چشمه بود  
سعدی پنج انگه دشمنان که کاشا نور دنیا کار روشن کردن اول چشمه آفتاب کا  
زشت باشد چشمه شکر حکایت باز رگانی را بر او دنیا خجاست  
زبون بودی پنج انگه که چار دیو  
پیر گفت نباید که با کسی بن سخن رمیان نمی گفت ای پدر فرمان تر است  
بسی که نشین که با کسی که سانه کسی که اس بات که در میان بین کسی تو که ای باب حکم تری نشین



مکوم و لیکن مراد فائده این مطلع گردانی که مصلحت در زمان دشمن چیت  
 دشمنان را لیکن چایو که بری نیست و بر فائده ای اسکی کی فکری نو که مصلحت پیچ پر پیچ برکنه کی کیا به که  
 تا مصیبت و نشو و کن نقصان بایه دوم شامت همتا به شمر کو انده خوشی  
 تو مصیبت و دشمنان ایک نقصان مال کا اور دو سه طعنه زنی به سادگی مت که عیب به  
 دشمنان به که لا حول گویند شادی کان حکایت جو آخر و مندا از فنون  
 دشمنان کے کہ اول کین خوشی کرنے به ایک جوان اشد دشمنان  
 خطی افرواشت و طبعی فرحانکه در محافل و دشمنان شستی زبان سخن  
 نصیبت رکنها و طبعیت نفرت که زوالی جیسا که پنج مجلس عالمی کے مبتدا زبان با تکی  
 پسینی باری پدرش گفت ای پسر تو نیز انچه دانی بگوئی گفت سرم از انچه ندانم  
 بند که ناکیا باری ای او کو کما ای لک تو بی جو که جانش به نو که کما دینا به نو ای سر که کجا تو  
 پسند شمساری بر قطره آن شنید که صوفی میاوت و زریغین پیش منی  
 بر چنین شد زندگی بجا دشمن دشمنان که ایک صوفی شوکتا تا به بی خبری ای که دشمنان  
 استینش گفت شکی به که سیاه فعل بر توم بند و گشته نذر کسی نو کار به و لیکن  
 استین اسکی پیشه یک سبکی که اول بیل سیر کی باند نه که هرگز کی کوئی سانه بزی کام او که  
 چو گفتی لبتش بیا حاکمیت عالمی متغیر آسنا طر افوا باکی را طاعده که غنم  
 به که نونی دلیل او کی به ایک لیم مغیر که مشور زانی به سانه ایک که از دوست کری  
 الله علی حده و محبت او بر نیاید سپرینداخت برشت کسی گفت ترا چندین  
 الله او به او که ایک یکچ او به محبت بن و پس سده به نو اقبال و لاری او به کسی که به سینه سانه  
 فضل او که داری با سیدی محبت نما که گفت عالم من ز فرائد حدیث و  
 فضیلت او که که که کما ای تومانه ایک سید بن کی دلیل زری که عالم به بیچ فزان که بی دشمنان  
 مشایخ و او به نیما متفقد نیست و به نشود و مرا شنیدن که او به چو کار آیت  
 به سگرن کی او به سانه آن بانو کی متفقد نیست چو او به بن سینه او به بری تبین سنا که او کی کاکش

بش که در حق تعالی است  
 میانه و بر سانه الله  
 جواب است که  
 چو به بر سانه الله  
 فیصله اعتقادش برین  
 ج  
 خواجه شمس الدین  
 خواجه شمس الدین  
 خواجه شمس الدین

















پیش خست چه قدرین شده آوده اند که مران باو نشان اوده را که ملحق نظر او بود و خبر کرد  
 اگر آنکه تری کی قدر بری بود لالین که خاص کردی و شاه را که بکین که از اذاعت نظر او کی نما کرد  
 جوانی بر این سیدان اوست بیناید خوش طبع و شیرین بان چنانکه لطیف و نازک  
 ایچ آن وید اس سیدان کی چنانکه گنای غرض طبع اس شیرین بان با این لطیف گنای  
 بدیع از ویشته بدین معلوم میشود که دل شفته است و شور و در سر و دل شفته  
 تا و اس سخته بین ایسا معلوم میشود که دل عاشق و اور ایک شود و یک کتابی که کی با دل شفته  
 اوست این و بلا آنچه که بجا آید چون که نیر و یک غم که ملن را در یک وقت  
 او کا با در گریلا او شای او کی که طرف او کا با و یک که نیر و یک کی قصد ای که کتابی که در سر  
 بیت آنکه سکه در کجاست با زایش مانا که دانش بسوخت بخت خوش خند آنکه لطیف  
 او شقی که بر ستمین ما سپید آگه شاید که دل او کا با و یک پستی ای کی غنای که بیانی که  
 و یک چونی از کجائی و چه صنعت داری رفیع و موت چنان بق مانده که محال نفس است  
 او بود که کی که بر او که کما نسبی که او را که پیشه که با یون که کی در ای و ساد و سنی کی ایسا و نه و ایسا که کمال م  
 بیت اگر خوبت سبب از بنجوانی و چو شتی الفبی فی شمس که گفتا سخن با این حیا  
 جو تحقیق سات صفت آن کی حفظ بود و جو عاشق بر الوالد فی بیانی نو که ایکیات سبب  
 نگونی که هم از حلقه در ویش نام ملکه حلقه بگوش ایسانم آنکه بقوت ستمیاس محبوب ز میان  
 نیکین که سبب که فخر و ک بونین بلکه فراموز و از ک بونین سوزن سات طالب کی فراموز که در میان  
 ملاطمت محبوب بر آورد و گفت شعر عجب با وجود که در میان اند و بگفتن اندر آبی  
 طبعی که درون دوستی سوز و با او کما نفعی سانه سوزی که سبب سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی  
 و مر سنی نما و این و لغز و زو جان بحق تسلیم که و بیت عجب شسته نباشد با در حقیقت  
 او بر ستمین سخن روی که او نوره را و جان حق کوسونیا کما عجب کشتی سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی  
 و مر سنی نما و این و لغز و زو جان بحق تسلیم که و بیت عجب شسته نباشد با در حقیقت  
 او بر ستمین سخن روی که او نوره را و جان حق کوسونیا کما عجب کشتی سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی

دکست از این که را که زاده چنانکه  
 بکین که از اذاعت نظر او کی نما کرد  
 جوانی بر این سیدان اوست بیناید خوش طبع و شیرین بان چنانکه لطیف و نازک  
 ایچ آن وید اس سیدان کی چنانکه گنای غرض طبع اس شیرین بان با این لطیف گنای  
 بدیع از ویشته بدین معلوم میشود که دل شفته است و شور و در سر و دل شفته  
 تا و اس سخته بین ایسا معلوم میشود که دل عاشق و اور ایک شود و یک کتابی که کی با دل شفته  
 اوست این و بلا آنچه که بجا آید چون که نیر و یک غم که ملن را در یک وقت  
 او کا با در گریلا او شای او کی که طرف او کا با و یک که نیر و یک کی قصد ای که کتابی که در سر  
 بیت آنکه سکه در کجاست با زایش مانا که دانش بسوخت بخت خوش خند آنکه لطیف  
 او شقی که بر ستمین ما سپید آگه شاید که دل او کا با و یک پستی ای کی غنای که بیانی که  
 و یک چونی از کجائی و چه صنعت داری رفیع و موت چنان بق مانده که محال نفس است  
 او بود که کی که بر او که کما نسبی که او را که پیشه که با یون که کی در ای و ساد و سنی کی ایسا و نه و ایسا که کمال م  
 بیت اگر خوبت سبب از بنجوانی و چو شتی الفبی فی شمس که گفتا سخن با این حیا  
 جو تحقیق سات صفت آن کی حفظ بود و جو عاشق بر الوالد فی بیانی نو که ایکیات سبب  
 نگونی که هم از حلقه در ویش نام ملکه حلقه بگوش ایسانم آنکه بقوت ستمیاس محبوب ز میان  
 نیکین که سبب که فخر و ک بونین بلکه فراموز و از ک بونین سوزن سات طالب کی فراموز که در میان  
 ملاطمت محبوب بر آورد و گفت شعر عجب با وجود که در میان اند و بگفتن اندر آبی  
 طبعی که درون دوستی سوز و با او کما نفعی سانه سوزی که سبب سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی  
 و مر سنی نما و این و لغز و زو جان بحق تسلیم که و بیت عجب شسته نباشد با در حقیقت  
 او بر ستمین سخن روی که او نوره را و جان حق کوسونیا کما عجب کشتی سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی  
 و مر سنی نما و این و لغز و زو جان بحق تسلیم که و بیت عجب شسته نباشد با در حقیقت  
 او بر ستمین سخن روی که او نوره را و جان حق کوسونیا کما عجب کشتی سوز و کمالی که نفعی که سوزی که آبی









حسن زندانی بوقت

بیت اول سحر  
کعبه ایست از طاعت و بند و سحر  
شیرینی است سوزن را از زنجیر  
ست و تگرگ در کین است از خفت و زخم  
یعنی بگویند که کین است از خفت و زخم  
آن مشق و در پیکر است از خفت و زخم  
شماره نعل و در پیکر است از خفت و زخم  
بیت دوم سحر  
کعبه ایست از طاعت و بند و سحر  
شیرینی است سوزن را از زنجیر  
ست و تگرگ در کین است از خفت و زخم  
یعنی بگویند که کین است از خفت و زخم  
آن مشق و در پیکر است از خفت و زخم  
شماره نعل و در پیکر است از خفت و زخم

گلستان خورشید

۱۲۵۸

اگر نیت عایش اجابت بخورد و در شکرش نیک کند سر که نیت بخورد و اتفاقاً حلال  
و مکر و دیکه خسار او کی آب حیات کانی جو  
طبع از وی حرکتی بدیدیم که نپسندیدیم و اس از وی بدیدیم مهر بر چیدیم و گفتیم  
طبیعت او کی یک حرکت و یکی سحر که نپسندیدیم و اس از وی بدیدیم مهر بر چیدیم و گفتیم  
بر سر چهره بیادیت پیش گیر سازداری سرخوش گیر شنیدیم که بهریت میگفت  
چاهو که که چاهو که که  
شبهه که وصل آفتاب خواهد و رونق بازار آفتاب بده این بگفت و سفر کرد و دید  
جنگاور اگر کلمات آفتاب که بجا بود رونق بازار آفتاب که گشتی بدکار و سفر کرد  
آورد و من اثر **فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ الْمَوْجِبَ الْوَقْدَ كَلْبِي**  
پیشانی او کی فی نه سحر از کجا که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
قبل الصبح از شکر بازای و مراکش که بهشت مرون خوشتر که پس از تو زندگانی  
اگر چه بهشت و منست پس مدنی بار آید آن خلق داودی متغیر و جهان مستقر  
لیکن سانه شکر او احسان شد که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
آدمه بهشت اش چو به گری نشسته و رونق بازار حشش شسته متوقع که در کانتین  
اگر چه بهشت و منست پس مدنی بار آید آن خلق داودی متغیر و جهان مستقر  
لیکن سانه شکر او احسان شد که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
آدمه بهشت اش چو به گری نشسته و رونق بازار حشش شسته متوقع که در کانتین  
اگر چه بهشت و منست پس مدنی بار آید آن خلق داودی متغیر و جهان مستقر  
لیکن سانه شکر او احسان شد که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
آدمه بهشت اش چو به گری نشسته و رونق بازار حشش شسته متوقع که در کانتین

و مکر و دیکه خسار او کی آب حیات کانی جو  
طبع از وی حرکتی بدیدیم که نپسندیدیم و اس از وی بدیدیم مهر بر چیدیم و گفتیم  
طبیعت او کی یک حرکت و یکی سحر که نپسندیدیم و اس از وی بدیدیم مهر بر چیدیم و گفتیم  
بر سر چهره بیادیت پیش گیر سازداری سرخوش گیر شنیدیم که بهریت میگفت  
چاهو که که چاهو که که  
شبهه که وصل آفتاب خواهد و رونق بازار آفتاب بده این بگفت و سفر کرد و دید  
جنگاور اگر کلمات آفتاب که بجا بود رونق بازار آفتاب که گشتی بدکار و سفر کرد  
آورد و من اثر **فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ الْمَوْجِبَ الْوَقْدَ كَلْبِي**  
پیشانی او کی فی نه سحر از کجا که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
قبل الصبح از شکر بازای و مراکش که بهشت مرون خوشتر که پس از تو زندگانی  
اگر چه بهشت و منست پس مدنی بار آید آن خلق داودی متغیر و جهان مستقر  
لیکن سانه شکر او احسان شد که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
آدمه بهشت اش چو به گری نشسته و رونق بازار حشش شسته متوقع که در کانتین  
اگر چه بهشت و منست پس مدنی بار آید آن خلق داودی متغیر و جهان مستقر  
لیکن سانه شکر او احسان شد که بر او کلمات کونین او و روانه آن سانه قدر لذت خوشی که  
آدمه بهشت اش چو به گری نشسته و رونق بازار حشش شسته متوقع که در کانتین







نمک زیادہ کند بر جبراحت ریشان سپہ بودی از سر نفس بدست افشادی پلوچو استین  
 نمک یادہ کرنا ہے اور پھر ختم گھالیسکے کیا ہوتا جو سرسخت او کی بچہ اسیر کی بڑی مانند استین  
 کو بیان بہت درویشان طائفہ کوتوان بجلت این سخن کہ جس سرست خوش گو اہی  
 کہ یہ کہ بچہ ہر فقیر کے گروہ دوستوں کا اور بجلت اس کی تکیہ نہیں کہ اور بڑی خصلت انہی کو کہ اہی  
 دادہ بود و زوافر کی دہ و اندر و ہذاں جملہ بالفات خودہ و فوجت صحت و میر تقی سف خودہ و  
 دی تھی اور شاہ کی اور اوس و شہنہ ہی بچہ اس کو نہ ماکہ کیا اندر گزرجا و صحت پرانی کر خوس کیا  
 بقطر غمی ایش اعرف کردہ علوم شکر کہ طرف اولہم غمی مہستانین پتہا و شادوم و صلحہ کو دم  
 ساتھ نظامی کے اندر کیا معلوم ہوا کہ طرف او کی سو ہی ایک بخت بہر بیتین بھی سینہ اور صلح کی ہم دونوں  
 نہ مارو جهان عمد و فابو و جفا کردی بجزہر غمی دینی ہیکتا رز جهان ل رتو بستم نہ دستم  
 نہیں ہرگز تیرے بیان تیرے دل ناکا تھا ملکہ باتو زور دہری او کی کر کیا تو کر کیا لگی جہان دل بچہ تیری پتہا و شادوم  
 کہ برگردی ہندوی ہنوزت کہ صلحت باز آئی کر ان محبوبت باشی کہ بودی حکایت  
 کہ ہر گناہو ملدی ایک شکر اگر خیال صلح کا ہر بھر تو کہ اوس سے محبوبت یادہ ہو کہ تو کہ تہا تو  
 کی اننی صاحب جمال گدشت واوزن فروت بجلت کا میں بختا نہ تکر کی یادہ و اور مجاورت  
 ایک ستہیں ایک چور و بھر گئی اور جو کی بڑیا سبب ہر کہ بچہ کہ کہ جہاں تزار ہی اندر و ہسما گئی  
 او بجان بخیدی و از محاورت او چاہا کہ گویا آشنا یان ہر سپیدن آمدنش کی گفت  
 او کی سے نہایت رنجیدہ تھا اور گفت کہ او کی سے نہایت ناگوار کہ گروہ شادون کا واسطہ ہو چکا تھا اور کہ  
 چگونہ در رفارت آن یار عزیز گفت تاو دیدن آن چنان دشوار نیست کہ ویدن  
 کس طرح ہے تو چہ جہاں اوس یار عزیز گماندیکہ ناچو رو کا ایسا سخت نہیں ہے کہ میکنت  
 ماوزن شغومی گل تبار چ رفت و خار بماندہ گنج ہر شہنہ و مار بماندہ ویدہ تبارک  
 اچو رو کا گل بچہ لوت سگیا اور کا شمار خزا کو اور ہما یا لودسانہ را آنگہ او پس  
 سنان ویدن خوشتر از روی دشمنان دیدن و چہشت از ہزار دوست بریدتا بکی  
 ہر چہ کہ دیکھتا خوش زیادہ دشمن کو دیکھنے سے واجب ہوا زور و توتے ترک ملاقات کرنا تو ایک

ان نظام اشارت سے  
 بیان سخن کہ درویشی یادہ و صحت  
 اور صحت اوس و شہنہ ہی بچہ اس کو نہ ماکہ کیا  
 صلحہ کو دم ساتھ نظامی کے اندر کیا  
 نہ مارو جهان عمد و فابو و جفا کردی  
 نہیں ہرگز تیرے بیان تیرے دل ناکا  
 کہ برگردی ہندوی ہنوزت کہ صلحت باز  
 کہ ہر گناہو ملدی ایک شکر اگر خیال  
 کی اننی صاحب جمال گدشت واوزن  
 ایک ستہیں ایک چور و بھر گئی اور  
 او بجان بخیدی و از محاورت او چاہا  
 او کی سے نہایت رنجیدہ تھا اور گفت  
 چگونہ در رفارت آن یار عزیز گفت  
 کس طرح ہے تو چہ جہاں اوس یار  
 ماوزن شغومی گل تبار چ رفت و  
 اچو رو کا گل بچہ لوت سگیا اور  
 سنان ویدن خوشتر از روی دشمنان  
 ہر چہ کہ دیکھتا خوش زیادہ دشمن

حکایت

و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را  
 و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را  
 و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را

و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را  
 و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را

و ششست نباد و بد حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر و ششم در کوئی و نظر  
 دشمن آنچه که بنجاب بیگنا  
 یادگارستان یونین کبرج و دن جوانی که جانها بین پنج ایک حکایت کردند  
 بر روی و تریزیکه حرورش ان بنجوشانیدی و نموش مغر و ستوان بنجوشانیدی و نموش  
 او بر کلبه ششک چینی که می سک که با گرم او سکی سه ششک کنی تری و او را گرم او سکی گوایدی و نموش که چو ششک کنی تری و او را





سعدیت و روان آمد و تالطفت کرد و تا سفت خورد که چندین مدت چرخ گفتنی تا  
 سدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور ہرانی کی اور افسوس کیا کیا کہ انی دت تک کسو اسٹا کما تو تو  
 شکر قدوم بزرگان را بخدمت میان بستی گفتم ع با وجودت ز من آن و از نیامد  
 شکر آنی بزرگوں کے نہیں بچ خدمت کے کرناو میں کما میں سے اساتو وجود تیریک مجھے آواز نہائی  
 کہ منہم گفتا چه شود اگر چه درین خطہ روز چند بر آسانی تاب خدمت مستفید کردم  
 کہ میں ہوں کما کیا ہو جو بچ اس شہر کے تیری روز آرام ملے تو تو خدمت سے بیفائدہ منہم نہیں  
 گفتم تو انم حکم ایچکایت منطووم بزرگی دیدم اندر کوہ ساری ہوتی است  
 کما میں ہوں سکونین کو انی اسبات کے ایک بزرگ کو دیکھا میں بچ ایک پاٹ کے صبر  
 کردہ از دنیا بگیری چہ چرخ گفتم بشہر اندر نیائی بد کہ باری بندی از دل پر کشائی  
 کیو ہوں دنیا سے بچ ایک فایک کما اسٹا کما میں سے بچ شہر کے ڈاوی تو کہ ایک بار بندل سے کو لے تو  
 گفست آنجا پریر و یان نغزندید بچول بسیار شہیلان بلغزندید این گفتم و بوسہ  
 کما او سچکہ پریر و بیت اچوہین کو بچ بچیت ہوں اچھی چھلین یہ کما میں اور بوسہ  
 بر روی یکد گرد اویم و دواع کردیم مشنوی بوسہ اذن برومی دست چہ سود  
 او پر منہ آپس کے دیو بنے اور رخصت کیا بنے بوسہ دینا او پر منہ دست کے کیا فائدہ  
 ہوران خطہ کردنش پدر و دشتیگ گفتی و دواع یاران کرد و دینی نین ہمیر خزان فرزد  
 او سیدت کرنا او سکوفخت سبب کو کو تو رخصت یاروئی کی منہ اس سبب آو اسخ اور دواع  
 مشہد ان لہر اکت کوہ الوداع تأسفکوا تحسبونی فی اللوۃ متصفکا  
 اگر نہ فزون میں دن رخصت کر از روی افسوس کما شاکر و سیرت میں بچ و رستی کو انصاف کہنے والا  
 حکایت شرف پوشی درکاروان حجاز ہماہ ما بود یکی از امرای عرب ہماہ اورا  
 ایک گریجا بونہی والہ بچ قافلہ حجاز کے ہماہ ہمارے شاہیک و امیرین عرب جو خاکس او سکونین  
 صد و نیارنجشید تا قربانی کند و زوان تھا چہ ناگاہ برکاروان و ند و پاک ہر وند  
 سو دینار و سیلے تو قربانی کرے چو دن تھا چہ لے یکا ایک او پر قافلہ کے و ڈھاری اور سباب لے گئے

سعدیت و روان آمد و تالطفت کرد و تا سفت خورد کہ چندین مدت چرخ گفتنی تا  
 سدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور ہرانی کی اور افسوس کیا کیا کہ انی دت تک کسو اسٹا کما تو تو  
 شکر قدوم بزرگان را بخدمت میان بستی گفتم ع با وجودت ز من آن و از نیامد  
 شکر آنی بزرگوں کے نہیں بچ خدمت کے کرناو میں کما میں سے اساتو وجود تیریک مجھے آواز نہائی  
 کہ منہم گفتا چه شود اگر چه درین خطہ روز چند بر آسانی تاب خدمت مستفید کردم  
 کہ میں ہوں کما کیا ہو جو بچ اس شہر کے تیری روز آرام ملے تو تو خدمت سے بیفائدہ منہم نہیں  
 گفتم تو انم حکم ایچکایت منطووم بزرگی دیدم اندر کوہ ساری ہوتی است  
 کما میں ہوں سکونین کو انی اسبات کے ایک بزرگ کو دیکھا میں بچ ایک پاٹ کے صبر  
 کردہ از دنیا بگیری چہ چرخ گفتم بشہر اندر نیائی بد کہ باری بندی از دل پر کشائی  
 کیو ہوں دنیا سے بچ ایک فایک کما اسٹا کما میں سے بچ شہر کے ڈاوی تو کہ ایک بار بندل سے کو لے تو  
 گفست آنجا پریر و یان نغزندید بچول بسیار شہیلان بلغزندید این گفتم و بوسہ  
 کما او سچکہ پریر و بیت اچوہین کو بچ بچیت ہوں اچھی چھلین یہ کما میں اور بوسہ  
 بر روی یکد گرد اویم و دواع کردیم مشنوی بوسہ اذن برومی دست چہ سود  
 او پر منہ آپس کے دیو بنے اور رخصت کیا بنے بوسہ دینا او پر منہ دست کے کیا فائدہ  
 ہوران خطہ کردنش پدر و دشتیگ گفتی و دواع یاران کرد و دینی نین ہمیر خزان فرزد  
 او سیدت کرنا او سکوفخت سبب کو کو تو رخصت یاروئی کی منہ اس سبب آو اسخ اور دواع  
 مشہد ان لہر اکت کوہ الوداع تأسفکوا تحسبونی فی اللوۃ متصفکا  
 اگر نہ فزون میں دن رخصت کر از روی افسوس کما شاکر و سیرت میں بچ و رستی کو انصاف کہنے والا  
 حکایت شرف پوشی درکاروان حجاز ہماہ ما بود یکی از امرای عرب ہماہ اورا  
 ایک گریجا بونہی والہ بچ قافلہ حجاز کے ہماہ ہمارے شاہیک و امیرین عرب جو خاکس او سکونین  
 صد و نیارنجشید تا قربانی کند و زوان تھا چہ ناگاہ برکاروان و ند و پاک ہر وند  
 سو دینار و سیلے تو قربانی کرے چو دن تھا چہ لے یکا ایک او پر قافلہ کے و ڈھاری اور سباب لے گئے











قضا باز آمدنی چند از بزرگان مکرول که در مجلس حکم وی بودند می زمین خدمت  
 قضا که پیر آبا کتنه لوگون لے بزرگون مادل سے کہ چ مجلس حکومت او سکے تے زمین خدمت کی  
 ہو سید مذکہ با جارت سخنی در خدمت بگویم اگر چه ترک ادبست و بزرگان گفته اند  
 چو سے کہ سانه اجازت کے ایک بات چ خدمت کے کہیں ہم اگر چه چوٹنا ادب کے ہو در بزرگون دکما ہ  
**بیت** نہ در ہر سخن بحث کردن روست بہ خطا ہر بزرگان گرفتار خطاست  
 بیچ ہر بات کے بحث کرنا عا ہے قصور بزرگون کا پکڑنا قصور سے ہے  
 و لیکن سبک سوا بق الغام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگانت مصلحتیکہ پیچند  
 و لیکن ساتھ حکم علیہن نعمت دینی صاحب کے کہ لازم کرنا ادا زما بندہ کی ہر ایک مصلحت کہ کہیں  
 و اعلام کنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب نیست کہ بالین سپر کر و طمع  
 اور بزرگین ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ سے کہ سادہ اس کو اگر دلائی کہ نہ ہر سے تو  
 مگر دی و فرس و مع در نوروی کہ منصب قضا پا گیا ہی نہیں ہے کیا تا گناہی شنیع مگو  
 فرس و مع کا پیچے کو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ سے بڑا کہ ترجیح ایک گناہ بد کے آلودہ  
 مگر دی و حریف نیست کہ دیدی و سخن اینکہ شنیدی شنوئی گئی کردہ بی آپر کے  
 ہو دی تو اور بار یہ ہے کہ کہما ترے اور بات پر کہ سنی تو نے ایک کی سنے آبرو کا  
 بسی + چہ غم دارد از آبروی کسی ہسا نام نیکی و پنجاہ سال کہ یک نام ترش  
 بہت کیا غم رکے آبرو سے کسی سے بہت نام تک پچاس برس کا کہ ایک نام بد او سکو  
 کند یا شمال قاضی را صحت یاران کی دل پسند آمد و حسن رامی قوم آفرین خواند  
 کہ تہ ہے خراب قاضی کے تین نصیحت یاروں کی دل کی پسند آئی اور بد بزرگ عقل قوم کا زمین پر ہی  
 و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین است مسئلہ بچو اب و لیکن شنیع  
 کہ کہما نظر عزیزوں کی چ مصلحت حال میری کہ نایت مراب تہ اور مسئلہ بچو اب لیکن نصیحت  
 کن مرا چند آنکہ خواہی کہ متواکف شستن از رنگی سیاہی **فرد** از یاد تو فاسل  
 کہ میرے تین جنما کہ چاہے تو کہ سنکے و ہونا رنگی سے سیاہی یاد تیری سے فاسل

ازدادہ و ادا فرمائی و در مجلس حکم وی بودند می زمین خدمت  
 قضا کہ پیر آبا کتنه لوگون لے بزرگون مادل سے کہ چ مجلس حکومت او سکے تے زمین خدمت کی  
 ہو سید مذکہ با جارت سخنی در خدمت بگویم اگر چه ترک ادبست و بزرگان گفته اند  
 چو سے کہ سانه اجازت کے ایک بات چ خدمت کے کہیں ہم اگر چه چوٹنا ادب کے ہو در بزرگون دکما ہ  
**بیت** نہ در ہر سخن بحث کردن روست بہ خطا ہر بزرگان گرفتار خطاست  
 بیچ ہر بات کے بحث کرنا عا ہے قصور بزرگون کا پکڑنا قصور سے ہے  
 و لیکن سبک سوا بق الغام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگانت مصلحتیکہ پیچند  
 و لیکن ساتھ حکم علیہن نعمت دینی صاحب کے کہ لازم کرنا ادا زما بندہ کی ہر ایک مصلحت کہ کہیں  
 و اعلام کنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب نیست کہ بالین سپر کر و طمع  
 اور بزرگین ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ سے کہ سادہ اس کو اگر دلائی کہ نہ ہر سے تو  
 مگر دی و فرس و مع در نوروی کہ منصب قضا پا گیا ہی نہیں ہے کیا تا گناہی شنیع مگو  
 فرس و مع کا پیچے کو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ سے بڑا کہ ترجیح ایک گناہ بد کے آلودہ  
 مگر دی و حریف نیست کہ دیدی و سخن اینکہ شنیدی شنوئی گئی کردہ بی آپر کے  
 ہو دی تو اور بار یہ ہے کہ کہما ترے اور بات پر کہ سنی تو نے ایک کی سنے آبرو کا  
 بسی + چہ غم دارد از آبروی کسی ہسا نام نیکی و پنجاہ سال کہ یک نام ترش  
 بہت کیا غم رکے آبرو سے کسی سے بہت نام تک پچاس برس کا کہ ایک نام بد او سکو  
 کند یا شمال قاضی را صحت یاران کی دل پسند آمد و حسن رامی قوم آفرین خواند  
 کہ تہ ہے خراب قاضی کے تین نصیحت یاروں کی دل کی پسند آئی اور بد بزرگ عقل قوم کا زمین پر ہی  
 و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین است مسئلہ بچو اب و لیکن شنیع  
 کہ کہما نظر عزیزوں کی چ مصلحت حال میری کہ نایت مراب تہ اور مسئلہ بچو اب لیکن نصیحت  
 کن مرا چند آنکہ خواہی کہ متواکف شستن از رنگی سیاہی **فرد** از یاد تو فاسل  
 کہ میرے تین جنما کہ چاہے تو کہ سنکے و ہونا رنگی سے سیاہی یاد تیری سے فاسل

مگر دی و حریف نیست کہ دیدی و سخن اینکہ شنیدی شنوئی گئی کردہ بی آپر کے  
 ہو دی تو اور بار یہ ہے کہ کہما ترے اور بات پر کہ سنی تو نے ایک کی سنے آبرو کا  
 بسی + چہ غم دارد از آبروی کسی ہسا نام نیکی و پنجاہ سال کہ یک نام ترش  
 بہت کیا غم رکے آبرو سے کسی سے بہت نام تک پچاس برس کا کہ ایک نام بد او سکو  
 کند یا شمال قاضی را صحت یاران کی دل پسند آمد و حسن رامی قوم آفرین خواند  
 کہ تہ ہے خراب قاضی کے تین نصیحت یاروں کی دل کی پسند آئی اور بد بزرگ عقل قوم کا زمین پر ہی  
 و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین است مسئلہ بچو اب و لیکن شنیع  
 کہ کہما نظر عزیزوں کی چ مصلحت حال میری کہ نایت مراب تہ اور مسئلہ بچو اب لیکن نصیحت  
 کن مرا چند آنکہ خواہی کہ متواکف شستن از رنگی سیاہی **فرد** از یاد تو فاسل  
 کہ میرے تین جنما کہ چاہے تو کہ سنکے و ہونا رنگی سے سیاہی یاد تیری سے فاسل

نقو انکر و بهر چه سر کوفته مارم نتوانم که به پیچم این بگفت کسی چند به شخص حال او  
 شکسته که ناسا به کسی چرخه بکوسه کلاسانب و نمین نیست سگنا به نمین که چرخ کرین که اورد و می کی نمین و دلو کوچ  
 بر انگشت و لغت بیکران بر نیت و گفته اند هر که راز در تر از دست و در و باز دست  
 او بنمایا و لغت بهت بکسے اور کماست جس کسی کو تین پنج تر از دست و در و باز دست  
 شهر بر که زردید سر فرو آورد و در تر از روی آهین ششست و فی الجمله شی حاکم  
 جس کین زرد بکماست پیچ لایا چ تر از دلو کوچی و دلو کوچی حاصل کلام کا ایک رات کو ملوکت  
 بیس سر شد و ہر رات شب شمع را خیر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شمع  
 بیسروئی او بی ادبی رات میں کو نوال کے تین خبر دئی قاضی تمام تر از دست و در و باز دست  
 شغفی و بر شمع گفنی شمع بگو تو بقت اینخواند این خروس عشاق میں نکرده  
 نہ سوتا اور رات گستا آجکی رات شاید نہیں ہوتا ہی میری عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنار دوس بیکدم کہ دست فتنہ شغفتست زیر تار بہ بیدار باش تازو  
 ایک بوس بکماست یک دم کہ اند فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جانے دلارہ و سخا و  
 عمر و فوس تانشوئی زمسجد آوینہ بانگ صبح بیا زور سر ای تا بک عمر کو س  
 مر اور فوس کے ہنگ ہستی تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی آواز کے گھر تا بک سے شوق نقار  
 لب لب چو چشم خروس ابھی بود و برو شوق بگفتن بیوہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کی انداز کہ مرنگ احمق بودے اٹھا ناسا کہنے بیوہ مرنگ قاضی چ اسات کو  
 بود کہ کی از خد شگاران درآمد و گفت چ نشینی خیر و تا بای داری گر ز کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھ اور جہان تک پانوں رکھتا ہر جا  
 بر تو دئی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندکست تاب بہ ہر فریاد  
 او پر ترے عیب پڑا ہے بکد پیچ کماست تو گر ان فتنہ کہ ایک توری ہے ساتہ بانی نہ پیر کو ہماویم  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فرا گیر قاضی تبسم در و نظر کر و گفت گلہ  
 سادہ کہ کل کو جو بلند ہونا پڑ کر ایک حاکم آگے کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کی ہم اس کے ننگی اور کہا

نقو انکر و بهر چه سر کوفته مارم نتوانم که به پیچم این بگفت کسی چند به شخص حال او  
 شکسته که ناسا به کسی چرخه بکوسه کلاسانب و نمین نیست سگنا به نمین که چرخ کرین که اورد و می کی نمین و دلو کوچ  
 بر انگشت و لغت بیکران بر نیت و گفته اند هر که راز در تر از دست و در و باز دست  
 او بنمایا و لغت بهت بکسے اور کماست جس کسی کو تین پنج تر از دست و در و باز دست  
 شهر بر که زردید سر فرو آورد و در تر از روی آهین ششست و فی الجمله شی حاکم  
 جس کین زرد بکماست پیچ لایا چ تر از دلو کوچی و دلو کوچی حاصل کلام کا ایک رات کو ملوکت  
 بیس سر شد و ہر رات شب شمع را خیر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شمع  
 بیسروئی او بی ادبی رات میں کو نوال کے تین خبر دئی قاضی تمام تر از دست و در و باز دست  
 شغفی و بر شمع گفنی شمع بگو تو بقت اینخواند این خروس عشاق میں نکرده  
 نہ سوتا اور رات گستا آجکی رات شاید نہیں ہوتا ہی میری عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنار دوس بیکدم کہ دست فتنہ شغفتست زیر تار بہ بیدار باش تازو  
 ایک بوس بکماست یک دم کہ اند فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جانے دلارہ و سخا و  
 عمر و فوس تانشوئی زمسجد آوینہ بانگ صبح بیا زور سر ای تا بک عمر کو س  
 مر اور فوس کے ہنگ ہستی تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی آواز کے گھر تا بک سے شوق نقار  
 لب لب چو چشم خروس ابھی بود و برو شوق بگفتن بیوہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کی انداز کہ مرنگ احمق بودے اٹھا ناسا کہنے بیوہ مرنگ قاضی چ اسات کو  
 بود کہ کی از خد شگاران درآمد و گفت چ نشینی خیر و تا بای داری گر ز کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھ اور جہان تک پانوں رکھتا ہر جا  
 بر تو دئی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندکست تاب بہ ہر فریاد  
 او پر ترے عیب پڑا ہے بکد پیچ کماست تو گر ان فتنہ کہ ایک توری ہے ساتہ بانی نہ پیر کو ہماویم  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فرا گیر قاضی تبسم در و نظر کر و گفت گلہ  
 سادہ کہ کل کو جو بلند ہونا پڑ کر ایک حاکم آگے کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کی ہم اس کے ننگی اور کہا

نقو انکر و بهر چه سر کوفته مارم نتوانم که به پیچم این بگفت کسی چند به شخص حال او  
 شکسته که ناسا به کسی چرخه بکوسه کلاسانب و نمین نیست سگنا به نمین که چرخ کرین که اورد و می کی نمین و دلو کوچ  
 بر انگشت و لغت بیکران بر نیت و گفته اند هر که راز در تر از دست و در و باز دست  
 او بنمایا و لغت بهت بکسے اور کماست جس کسی کو تین پنج تر از دست و در و باز دست  
 شهر بر که زردید سر فرو آورد و در تر از روی آهین ششست و فی الجمله شی حاکم  
 جس کین زرد بکماست پیچ لایا چ تر از دلو کوچی و دلو کوچی حاصل کلام کا ایک رات کو ملوکت  
 بیس سر شد و ہر رات شب شمع را خیر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شمع  
 بیسروئی او بی ادبی رات میں کو نوال کے تین خبر دئی قاضی تمام تر از دست و در و باز دست  
 شغفی و بر شمع گفنی شمع بگو تو بقت اینخواند این خروس عشاق میں نکرده  
 نہ سوتا اور رات گستا آجکی رات شاید نہیں ہوتا ہی میری عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنار دوس بیکدم کہ دست فتنہ شغفتست زیر تار بہ بیدار باش تازو  
 ایک بوس بکماست یک دم کہ اند فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جانے دلارہ و سخا و  
 عمر و فوس تانشوئی زمسجد آوینہ بانگ صبح بیا زور سر ای تا بک عمر کو س  
 مر اور فوس کے ہنگ ہستی تو مسجد جامع سے آواز اذان صبح کی آواز کے گھر تا بک سے شوق نقار  
 لب لب چو چشم خروس ابھی بود و برو شوق بگفتن بیوہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کی انداز کہ مرنگ احمق بودے اٹھا ناسا کہنے بیوہ مرنگ قاضی چ اسات کو  
 بود کہ کی از خد شگاران درآمد و گفت چ نشینی خیر و تا بای داری گر ز کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھ اور جہان تک پانوں رکھتا ہر جا  
 بر تو دئی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اندکست تاب بہ ہر فریاد  
 او پر ترے عیب پڑا ہے بکد پیچ کماست تو گر ان فتنہ کہ ایک توری ہے ساتہ بانی نہ پیر کو ہماویم  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فرا گیر قاضی تبسم در و نظر کر و گفت گلہ  
 سادہ کہ کل کو جو بلند ہونا پڑ کر ایک حاکم آگے کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کی ہم اس کے ننگی اور کہا



کتابت از مرقم

الشیخ من فخرها المستغفر بالله و انوب الیک فی قطعہ من زمین  
 سراج مرتب طلب از من چنانچه باین ایضا از او بازگشت که تا چون بین طرف تیرستان در چرخ میگردید  
 برگشته اندک چندی به سخت ناخوابی و عقل ناتمام هرگز قیام نمی مستوجهم و در پیشانی  
 او بر گناه که او نمایان نمیداد اما بعد از عقل ناتمام که چون قیام نمیکرد و نالایق بودن بین او و بخشی تو  
 عفو به تیرگان تمام ملک گفت توبه درین حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع  
 معلوم کن از این که بداند با او شاه که تا تو به هیچ اسمالت که که او بر عمن گناه اینست که اطلاع  
 یافتی سودی کند و کمیک بنفعم و ایما هم کسرا و لایک است قطع  
 بانی توست فائده کردی پس نه که نفع بخشی از کی تیرین جان او بکجا جوفت که در کجا عذاب همارا  
 چه سود از دوزانکه توبه کردن که نتوانی کند انداخت بر کاخ بلند از سیوه  
 کیا فائده چوری سے دوست توبه کرنا که نه که تو کند و دانا او بر عمل کے بلند کو میروست  
 گو کوتاه کن دست که که توبه خود را دوست بر شاخ ترا با وجود چنین سنگری  
 که کوتاه کرنا که که چو تاب نهین کتابت انداد بر شاخه فکر تیر تیرین با وجودیو ایک عمل که  
 ظاهر فخر سبیل خلاص صورت نه بند و این گفت سوکلات عقوبت در وی او  
 ظاهر و اراه افلاص چونیک صورت نه باندی یکما او بگمان از یک بگرچ او کوا دجی  
 گفت مراد خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بنشین گفت آن چیست  
 که میری تیرین چ خدمت بادشاه که ایک بات باقی ہے بادشاه نے سنا اور کہا وہ کیا ہے کما  
 قطعہ باستین ملائیکه بر من افشانی و طمع مدار که از او انهم بدارم دست بگر خلاص  
 سانه استین اوس بگر که او بر میری جاوے تو لایق مت که که در من خبر سے رکون اند اگر خلاص  
 محال است زمین گنه که هر دست بدلان که که تواری امید واری است ملک گفت  
 محال ہے اس گناه که میرے تین سے سنا اند کس کم که که گنا هو تو امید داری ہے بادشاه نے کما  
 این بطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی و یکین حال غفلت و خلاص نکل  
 به لطیفه نادر لایا او نه نکته اند که کما تو نے اور یکین حال غفل ہے اور خلاص حدیث که

برای صلواتی از من فخرها المستغفر بالله و انوب الیک فی قطعہ من زمین  
 منی دست از او بازگشت که تا چون بین طرف تیرستان در چرخ میگردید  
 عفو به تیرگان تمام ملک گفت توبه درین حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع  
 معلوم کن از این که بداند با او شاه که تا تو به هیچ اسمالت که که او بر عمن گناه اینست که اطلاع  
 یافتی سودی کند و کمیک بنفعم و ایما هم کسرا و لایک است قطع  
 بانی توست فائده کردی پس نه که نفع بخشی از کی تیرین جان او بکجا جوفت که در کجا عذاب همارا  
 چه سود از دوزانکه توبه کردن که نتوانی کند انداخت بر کاخ بلند از سیوه  
 کیا فائده چوری سے دوست توبه کرنا که نه که تو کند و دانا او بر عمل کے بلند کو میروست  
 گو کوتاه کن دست که که توبه خود را دوست بر شاخ ترا با وجود چنین سنگری  
 که کوتاه کرنا که که چو تاب نهین کتابت انداد بر شاخه فکر تیر تیرین با وجودیو ایک عمل که  
 ظاهر فخر سبیل خلاص صورت نه بند و این گفت سوکلات عقوبت در وی او  
 ظاهر و اراه افلاص چونیک صورت نه باندی یکما او بگمان از یک بگرچ او کوا دجی  
 گفت مراد خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بنشین گفت آن چیست  
 که میری تیرین چ خدمت بادشاه که ایک بات باقی ہے بادشاه نے سنا اور کہا وہ کیا ہے کما  
 قطعہ باستین ملائیکه بر من افشانی و طمع مدار که از او انهم بدارم دست بگر خلاص  
 سانه استین اوس بگر که او بر میری جاوے تو لایق مت که که در من خبر سے رکون اند اگر خلاص  
 محال است زمین گنه که هر دست بدلان که که تواری امید واری است ملک گفت  
 محال ہے اس گناه که میرے تین سے سنا اند کس کم که که گنا هو تو امید داری ہے بادشاه نے کما  
 این بطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی و یکین حال غفلت و خلاص نکل  
 به لطیفه نادر لایا او نه نکته اند که کما تو نے اور یکین حال غفل ہے اور خلاص حدیث که

که کوتاه کرنا که که چو تاب نهین کتابت انداد بر شاخه فکر تیر تیرین با وجودیو ایک عمل که  
 ظاهر فخر سبیل خلاص صورت نه بند و این گفت سوکلات عقوبت در وی او  
 ظاهر و اراه افلاص چونیک صورت نه باندی یکما او بگمان از یک بگرچ او کوا دجی  
 گفت مراد خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بنشین گفت آن چیست  
 که میری تیرین چ خدمت بادشاه که ایک بات باقی ہے بادشاه نے سنا اور کہا وہ کیا ہے کما  
 قطعہ باستین ملائیکه بر من افشانی و طمع مدار که از او انهم بدارم دست بگر خلاص  
 سانه استین اوس بگر که او بر میری جاوے تو لایق مت که که در من خبر سے رکون اند اگر خلاص  
 محال است زمین گنه که هر دست بدلان که که تواری امید واری است ملک گفت  
 محال ہے اس گناه که میرے تین سے سنا اند کس کم که که گنا هو تو امید داری ہے بادشاه نے کما  
 این بطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی و یکین حال غفلت و خلاص نکل  
 به لطیفه نادر لایا او نه نکته اند که کما تو نے اور یکین حال غفل ہے اور خلاص حدیث که



اگر چشم از ہر عالم فرو بند، اگر مجنون کیلی زندہ گشتی، حقیقت عشق ازین نظم نوشتی  
 ہر آنکہ عالم سے ہند کر، اور جو مجنون اور لیل زندہ ہوتی، بات عشق کی اس دفتر سے کہنے  
**یاش شرم و خجست پیری حکایت** باطائف و نشیمن دان و در جہان معشوق  
 سنا کہ ایک گروہ عالمو کے پیچ مسجد و معشوق کے  
 بابہ پشما ناتوانی بڑا ہے، بین

[illegible]

درینجا که گرفت راه نفس + درینجا که بر جوان الوان عمر + دمی چند خود یوم گفتند پس  
افسوس که چند پوئی راه دم کی افسوس که او سر جان رنگ عمر که ایکنم گفتن کما یسینه او کما بسکر  
معانی این سخن زبان عجیبی باشا میسران بهر یک قسم و شجب میگرداند از عمر دراز و تا بهت پنهان  
معنی اسباب که سنا زبان عربی که سنا شامان که کما تها مین او تو بکرتی تے عمر دراز + اور افسوس که سنا  
بر حیات دنیا گفتیم چگونه درینجا که گفت چه گویم **قطعه** ندیده که چه سختی همی رسید  
از زندگی دنیا که کما یسینه کما یسینه احوال که کما یسینه نین نین کما یسینه کما یسینه  
که از او هانش بد میگذرد و ندانی + قیاس کن که چه حالش بود و وساعت + که از وجود  
که نموده او سکسے باهر کوه تها مین دانت قیاس کر که کما حال او کما یسینه کما یسینه کما یسینه  
عزیزش بدرود **قطعه** گفتیم تصور گ از خیال بدر کون هم را بر طبیعت متولی گردان نین  
عزیز او سکسے باهر حیات یو جان کما یسینه صورت باند تها مینال یو ابر کما یسینه کما یسینه کما یسینه

۵  
زبان حکایت باز  
از حسین کجایات باز  
ملک کلان خوش خلق عام  
سلطان صنعت با رفیع فن  
نور و بالغ تنبلیست  
شیرین و زود جوت  
زبان بی ترس است که در  
آواز گشت گوشت و در آرم

بنو ضایع و صفت ارفع  
 کلامی است به شیوه یوسفی  
 کلام نوزست و پشمال  
 باشوهر و بیرون و راه دور  
 شش و توفیق و کین و توفیق  
 کین و توفیق و کین و توفیق  
 و توفیق و کین و توفیق  
 بدین و توفیق و کین و توفیق  
 ملی جاد و دوزخی  
 بدین و توفیق و کین و توفیق

کے لئے ایک خاص کتاب



























اثر نیکند ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را  
 اشرنین کتاب و جویز انصاف بکالین نے اور منہ با ہم محبت کرنی سے میرا ہے اور قول حکیم کا  
 کا بستم کہ گفته اند بکف عا حلیک وان لم یفک لک عا لیک قطع  
 کار اندامین نے کہا ہے پہنچا تو وہ خبر کہ او پر تیری ہے پس اگر تو لگین منہ سے گناہ پر تیری  
 گر چہ دانی کہ نشو و نما بگویی و ہر چہ دانی نیک خواہی و پند و زود بانہ کہ  
 اگر چہ جانتا ہے تو کہ نہ بینے گا کہ جو کہ جانی تو نیک چاہے اور نصیحت سے بجلدی ہو کہ  
 خیرہ سر سبزنی + بدویای وقتادہ اندر پند و ست پرست میزند کہ درخ  
 کمرش بودیگے تو ساتھ دونوں قانون کے پراچھ قید کے ماتہ اور پراتہ کے ماتہ ہے کافسوس  
 نشنیدم حدیث و نشنیدم تاپس از مدتی آنچه اندیشہ من بود از نیکبست حاش  
 یسنی بیٹے بات عقل مند کی تو پہچے ایک ت سے جو کہ اندیشہ میرا تھا بد بختی حال او کی سے  
 بصورت بدیدم کہ بارہ بارہ برہم مید وخت و لقمہ لقمہ ہی اند وخت و وطم  
 پنج ظاہر کے دیکھا میں نے کہ گڑی او پر غلطہ کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا  
 از ضعف حالش بہم پر آمد و مروت ندیدم و در چنان حالی ریش درویش را  
 ناتوانی حال او کی سے غصے میں بر آیا اور مروت نیک ہی بیٹے پنج ایسے حال کے زخم فیکر کے تین  
 ملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم شرموی حریف سفلہ  
 ساتھ ملامت کے چہلنا اور نمک چہرنا پس ساتھ اپنی کہا بیٹے شراب بنی والا  
 در پائیان مستی + نیندیشیدن و زنگہ سستی + درخت اندر بہار ان بر نشانند  
 پنج نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کرتا ہی زو ونگہ سستی و درخت پنج بہار کے پہل چاہا ہے  
 رستان لاجرم بی برگ ماند حکایت با و شاہی پسری را با و ہے  
 چارمین خواہ خواہ بی تپی رہتا ہے ایک اثنا و نے ایک بی بی کے تین ایک اب  
 داد و گفت این فرزندت ترویش کن چنانکہ کی از فرزندان خود  
 دیا اور کہا یہ لڑکا تیرا ہے نہایت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزند و ن اپنی سے

بے بی بی جان شاد  
 قابلیت کہ سہارا نہ ہو کہ  
 اشر زود را طے مناصحت دریا  
 کردن و کر کہ رسم مناصحت  
 نشنیدم حدیث و نشنیدم تاپس  
 از مدتی آنچه اندیشہ من بود  
 از نیکبست حاش یسنی بیٹے  
 بات عقل مند کی تو پہچے  
 ایک ت سے جو کہ اندیشہ  
 میرا تھا بد بختی حال او کی  
 سے غصے میں بر آیا اور  
 مروت نیک ہی بیٹے پنج  
 ایسے حال کے زخم فیکر کے  
 تین ملامت خراشیدن و  
 نمک پاشیدن پس با خود  
 گفتم شرموی حریف سفلہ  
 ساتھ ملامت کے چہلنا  
 اور نمک چہرنا پس ساتھ  
 اپنی کہا بیٹے شراب بنی  
 والا در پائیان مستی +  
 نیندیشیدن و زنگہ سستی  
 + درخت اندر بہار ان  
 بر نشانند پنج نہایت  
 مستی کے نہیں اندیشہ  
 کرتا ہی زو ونگہ سستی  
 و درخت پنج بہار کے  
 پہل چاہا ہے رستان  
 لاجرم بی برگ ماند  
 حکایت با و شاہی پسری  
 را با و ہے چارمین  
 خواہ خواہ بی تپی  
 رہتا ہے ایک اثنا و نے  
 ایک بی بی کے تین ایک  
 اب داد و گفت این  
 فرزندت ترویش کن  
 چنانکہ کی از فرزندان  
 خود دیا اور کہا  
 یہ لڑکا تیرا ہے  
 نہایت اوسکو کر  
 جیسا کہ ایک  
 فرزند و ن اپنی  
 سے









گفت در مسطور آید است کہ سه نشان دار دیکی با نرودہ لگی و دو اہتمام  
 کما بیج مسطور کے آید ہے کہ تین نشان رکشا ہر ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا اہتمام  
 و سوم پر آمدن موسیٰ پیش اور تحقیق یک نشان اردو بس انکہ در رضا  
 اور تیسرا نکلتا بال آگے کا لیکن حقیقت میں ایک نشان رکشا ہر اور بس وہ کہ بیج رضا ندی  
 خدای غر و جل پیش ازان باشی کہ در بند خط النفس خوشیش ہر کہ در و این  
 خدا بزرگ اور برتر کے زیادہ اوس سے رہے تو کہ بیج قیود خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیج اور سکو  
 موجود نیست نزد حقیقان با نفع نشمار زندش قطعہ بصورت آدمی شد قطرہ آب  
 موجود نہیں ہے نزدیک حقیقت و ان کے با نفع نہ نہیں اوسکو سادہ صورت کو آدمی ہو قطرہ پانی کا  
 کہ چل فریش قرار اندر رحم ماند و گر حل سالہ عقل و ادب نیست تحقیقش شاید  
 کہ چالیس دن اوسکو قرار بیچ پٹ کر رہے جو چالیس برس ایک عقل اور ادب نہیں ہے سادہ تحقیق اوسکو  
 آدمی خواندق جو غمزدی و لطیفست آدمیت ہمیشہ پیش میولانی نینداز ہر ہر باید  
 آدمی چہ ہونا جو غمزدی اور پاکیزگی ہے آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے رت جان ہر چاہیگی  
 صورت میتوان کرد و با یو انہما و ارشکرت و زنگار و چونساز انباشد خصل و  
 صورت سیکھ کرنا اور محلول کے سنگون اور زنگار سے جو انسان کو تین نمود بزرگی اور  
 احسان چہ فرق را آدمی نقش و یوار بدست آوردن نیانہشت و یکی را اگر خوا  
 احسان کہ با فرق آدمی سے نقش دیوار تک بیج ااتے کے لانا و نیا کا ہر نہیں ہے ایک کو تین جو  
 دل بہت آدھکایت سالی نزاعی میان پیوگان حجاج افتادہ بود و دواعی  
 دل بیج یاد کے لاو ایک برس ایک جگر اور زبان پیادوں حاجیوں کے چراتا اور و عاکر بولا  
 دوران مغرم پیادہ بود و انصاف و سرور و کرم افتادیم و افسوق و جدال و اوم  
 بیج اوس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف بیج سرور و کرم و افسوق و جدال و اوم اور ارمی سرنگی دیتی  
 کجاوشینی ویم کہ با عدیل خویش گیت لایح پیادہ علاج عرصہ شطرنج و اوسیر  
 ایک کجاوہ شینہ و ایک تین و کیا تین کہ ساتھ برابر چو کہ گستاخا ای محب پیادہ اتمی دانت کا میدان شطرنج کرتی

پیش ازین غر و جل است  
 در بند خط النفس خوشیش ہر کہ در و این  
 خدا بزرگ اور برتر کے زیادہ اوس سے رہے تو کہ بیج قیود خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیج اور سکو  
 موجود نیست نزد حقیقان با نفع نشمار زندش قطعہ بصورت آدمی شد قطرہ آب  
 موجود نہیں ہے نزدیک حقیقت و ان کے با نفع نہ نہیں اوسکو سادہ صورت کو آدمی ہو قطرہ پانی کا  
 کہ چل فریش قرار اندر رحم ماند و گر حل سالہ عقل و ادب نیست تحقیقش شاید  
 کہ چالیس دن اوسکو قرار بیچ پٹ کر رہے جو چالیس برس ایک عقل اور ادب نہیں ہے سادہ تحقیق اوسکو  
 آدمی خواندق جو غمزدی و لطیفست آدمیت ہمیشہ پیش میولانی نینداز ہر ہر باید  
 آدمی چہ ہونا جو غمزدی اور پاکیزگی ہے آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے رت جان ہر چاہیگی  
 صورت میتوان کرد و با یو انہما و ارشکرت و زنگار و چونساز انباشد خصل و  
 صورت سیکھ کرنا اور محلول کے سنگون اور زنگار سے جو انسان کو تین نمود بزرگی اور  
 احسان چہ فرق را آدمی نقش و یوار بدست آوردن نیانہشت و یکی را اگر خوا  
 احسان کہ با فرق آدمی سے نقش دیوار تک بیج ااتے کے لانا و نیا کا ہر نہیں ہے ایک کو تین جو  
 دل بہت آدھکایت سالی نزاعی میان پیوگان حجاج افتادہ بود و دواعی  
 دل بیج یاد کے لاو ایک برس ایک جگر اور زبان پیادوں حاجیوں کے چراتا اور و عاکر بولا  
 دوران مغرم پیادہ بود و انصاف و سرور و کرم افتادیم و افسوق و جدال و اوم  
 بیج اوس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف بیج سرور و کرم و افسوق و جدال و اوم اور ارمی سرنگی دیتی  
 کجاوشینی ویم کہ با عدیل خویش گیت لایح پیادہ علاج عرصہ شطرنج و اوسیر  
 ایک کجاوہ شینہ و ایک تین و کیا تین کہ ساتھ برابر چو کہ گستاخا ای محب پیادہ اتمی دانت کا میدان شطرنج کرتی

فرزین میشود یعنی به از آن میشود که بود و پیا دگان حاج با دین بپسیر مردند و تیر شد  
 فرزین بودا به یخ بهتر اوس سے ہوتا ہے کہ تھما اور پیادو حاج کے صحر کے تین آخر لگئے اور پھر ہوا  
 قطعہ از من گویا جی مردم گرامی را کہ کو پستین خلق بازار مید و مہاجی کو  
 جسے کہ حاجی آدمی کو از ریز و اسے کہ تین کہ وہ پست خلق کاساہ اندا کہ چار تاسہ حاجی کو نہیں  
 شترست از برای آنکہ پیچا رہ خار خجور و باریدہ حکایت مردکی را ششم  
 اونٹ ہے اس بے کہ وہ پیچا رہ کاساہ کمانا ہے اور بوجا لیا تاسہ ایک و بیوفون کہ تین کہ کمانا  
 و روخت پیشین بطیار میفت تا دو کنہ بطیار از آنچہ در چشم چار پاپان سیکہ و دوریدہ او  
 در و دہشتا گے ایک سلوتری کی گمانا کہ کڑے سلوتری نے اوس خیر سے جو کہ پہنچ آنچہ جانور و گمانا تیر  
 کشید کہ شد حکومت پیشین او بر برد گفت برو ہیچ تا وان نیست اگر اس خبر بود  
 کینچا اندا ہوا قصہ آگے حکم لگے کما او پر اس کے کچہ دانہ نہیں ہے اگر یہ گمانا ہوتا  
 پیشین بطیار زرقی مقصود از من سخن نیست تا بدانی کہ تیر نا از منوہ را کار بزرگ فرماید  
 اگر سلوتری کے گمانا مقصود اس بات سے وہ جو جانور کہ کوئی کہ نا از منوہ کے تین کام ٹرا ورا کہ  
 با آنکہ بدست بر و زدی کہ مندان بخت را منسوب گرد و قطعہ بد ہوشمند  
 با وجود اس کے کہ شرسنگی یہاں سے نزدیک غلندہ و شکاہ سکی عقل کے نسبت کیا گیا چونکہ ندی و نا  
 روشن رہا کہ بفر و مایک را خیلمر بوریابان کہ چہ با غندہ است بہریش کار گاہ  
 روشن عقل کہینہ کو کام رہے چلانی کاسنہ ولا اگر چہ بننے والا ہے نہ لیا جیون کو کہ چہ  
 حکایت یکی از بزرگان ائمہ اہل سمری وفات یافت پسندید کہ بر صندوق  
 ایک کا بزرگ اسون سے ایک بیامر گیا پر جب کہ او پر صندوق  
 گورث چہ نویسم گفت آیات کتاب مجید را غرت پیش از انست کہ روا باشد چہرین  
 قبر اسکی کہ کیا کہ نہیں گمانا آیتون قرآن شریف کو تین بزرگی زیادہ اوس سے کہ کہ رو ورا چہ او پر آیت  
 جابجا کہ نوشتن کہ ہر کار سودہ گرد و غلا ثنق ہر و گدیزہ سگان ہر و شمشند  
 جگہ کے کہنا کہ ایک مدت میں گسں حاجی او خلق او پر اس کے گدیزن اور کہتے او پر اس کے شیشا بزرگ

فردم لڑائی گزہ را گزہ  
 ساندہ از من  
 حاجی کو تیریشی این بیت ویران  
 زو تا فین ان و غرہ  
 ہ  
 حاجی کو تیریشی  
 تیریشی تیریشی  
 تیریشی تیریشی  
 تیریشی تیریشی









نهند کتر بار بیشک سوده تر کند ز قمار طمع مرد و دیش که با رستم فاکشید  
 کتر کس از کس که بکسار آید واکند در دولت و نعمت آسانی نیست + هر کس  
 بدرگ همانا که بکسار آید واکند در دولت و نعمت آسانی نیست + هر کس  
 او پرده وازی موت که تحقیق که بکسار آید واکند در دولت و نعمت آسانی نیست + هر کس  
 زمین همیشک نیست که دشوار آید به حال سیر که بندی مجدد + خوشترش وین  
 ان سبب و عکس نیست که دشوار آید به حال سیر که بندی مجدد + خوشترش وین  
 ز امیر گز قمار حکایت بزرگی از پیریدم از معنی این حدیث اعتدال  
 امیر سے کہ بکسار آید واکند در دولت و نعمت آسانی نیست + هر کس  
 نفس تو بهیچ در میان دو خون چلو تیرگی که موافق اوسات کرده شون که سانه او تکی احسان کرد تو  
 دوست گرد و مگر نفس چندا که مدار بیش کنی مخالفت یاد کند و طمع فرشته  
 دوست مود و مگر نفس چنانکه تواضع زیادہ کرے تو دشمنی زیادہ کرے  
 غوی شود آدمی بکم خوردن + و اگر خورد جو بهایم بود قد جو جواد + مراد هر که براری  
 غوی بود آدمی سانه که کما که او بر کما و بر مانند با تو و اگر مانند تو چو جاک مراد بین تو  
 مطیع مر تو گشت + خلاف نفس که فرما و بر چو یافت مراد جدال سلمی پاد  
 تان حکم که مود و سوا و نفس که حکم دیوے جو پائے مراد وانی سدی کی سانه ابست کی  
 در بیان تو انگری و ویشی کی صورت در یوشان بر صفت ایشان در محفل و مر  
 بیچ بیان امیری او فقیری سے ایک شخص او چو بیت فقیر وین که او و جنت انو که چو ایک  
 نشسته و نشستی در پیوسته و فقر شکایت باز کرده و دم تو انگران آغاز نهادن بنیچار سانه  
 بیچا او بر کوئی بین طامع او و فقر شکایت کا کرے مراد وانی سدی کی سانه ابست کی  
 که در یوشان است و بست است تو انگران را بار او است سسته و و کر کا است و بست  
 که فقیر کتین مانند تو کا بنده جواد امیر که فقیر با وین خواهش کا تو سنی کو که کتین چو ان که سانه

در بیان امیری او فقیری سے ایک شخص او چو بیت فقیر وین که او و جنت انو که چو ایک  
 نشسته و نشستی در پیوسته و فقر شکایت باز کرده و دم تو انگران آغاز نهادن بنیچار سانه  
 بیچا او بر کوئی بین طامع او و فقر شکایت کا کرے مراد وانی سدی کی سانه ابست کی  
 که در یوشان است و بست است تو انگران را بار او است سسته و و کر کا است و بست  
 که فقیر کتین مانند تو کا بنده جواد امیر که فقیر با وین خواهش کا تو سنی کو که کتین چو ان که سانه

نکته  
 در بیان امیری او فقیری سے ایک شخص او چو بیت فقیر وین که او و جنت انو که چو ایک  
 نشسته و نشستی در پیوسته و فقر شکایت باز کرده و دم تو انگران آغاز نهادن بنیچار سانه











جواب گفتش بر خیل خداوندان نعمت و قوت نیافتم الا بعلمت کدانی و گزین  
 جواب گماهن او سکو او بیک صاحبان نعمت کے قوت نیافتمی لیکن سبب گدا کے گزین  
 ہر طرح کیسوند کہیم و بچایش کی غاید محک و اند کہ ز رحمت و کد او اند کہ  
 ہر کوئی کہ طبع اکل طرف رکھی کہیم او پیریل و سکو ایک معلوم ہو کسوی جان کہ سونا کیا ہے اور فقیر جان کہ  
 مسک کیست گفتا تجربت آن میگویم کہ متعلقان بر در بدر اند و علینطا  
 مسک کون ہے کما سنا از باقی و سکی کی کتا ہوں من کہ عزیز و کوا پر دہا کر کہین و غریبون  
 شدید را بر گمازند با غریزان ندہند و دست جفا پر سینہ صالحان اہل نمبر  
 سخت زینہ مفر کین نو فعل عزیز و کونین در ماتہ ظلم کا او پر سینہ نیکن اور صاحب نیک  
 نہند و کونین کس انجانیست و بحقیقت سرت گفتہ باشد رحمت آنرا کہ عقل  
 کہین و کہین کوئی اوس جگہ نہیں ہو اور حقیقت میں حق ہو کما بود او سکے تین گز  
 و بہمت و تدبیر و راسی نیست خوش گفت پر دہ دار کہ کس را راسی نیست  
 اور بہمت اور تدبیر او عقل نہیں ہے خوب کما پر دہ داری کہ کوئی کہین نہیں  
 گفتم بعد از آنکہ از دست متوفعان بچان آمدہ اند و از رقعہ گدایان بفرغان  
 کما ہیں بعد اوسکے ہاتھ ابد و ارق جان سوتنگ آتی ہیں اور رقعہ فقرون و بیچ شور  
 و محال عقلست کہ اگر گیا بایان و ر شود و چشم گدایان پر شود شمع  
 اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جھل کی موتی ہو و اور آنکہ فقیر و کی ہر سو  
 ویدہ اہل طمع نہجت دنیا پر نشود و بچان کہ چاہ بشنیم ہر کجا سخنی ویدہ  
 ویدہ اہل طمع کما سنا نعمت دنیا کہ نہ نہند و جیسا کہ کنوان اوسکے جہان کہین سخنی ویدہ  
 کشید را بنی خود را بشہ در کار ہای مخوف انداز و از توابع آن عزیز  
 کہین ہر کونین دیکو تو ابی میں ساتھ کس کچ کاموں کی ہو کہ گدالی اور سکو ایک معلوم ہو کسوی جان کہ سونا کیا ہے اور فقیر جان کہ  
 و از عقوبت آن نہ ہر و حلال از حرام نشناسد قطعہ سکی را کہ  
 اور عذاب و سکی سو نہ ہر اس کوی اور حلال حرام سے نہ بچانے

آن بزرگوار است کہ سبب گدا کے گزین  
 ہر طرح کیسوند کہیم و بچایش کی غاید محک و اند کہ ز رحمت و کد او اند کہ  
 ہر کوئی کہ طبع اکل طرف رکھی کہیم او پیریل و سکو ایک معلوم ہو کسوی جان کہ سونا کیا ہے اور فقیر جان کہ  
 مسک کیست گفتا تجربت آن میگویم کہ متعلقان بر در بدر اند و علینطا  
 مسک کون ہے کما سنا از باقی و سکی کی کتا ہوں من کہ عزیز و کوا پر دہا کر کہین و غریبون  
 شدید را بر گمازند با غریزان ندہند و دست جفا پر سینہ صالحان اہل نمبر  
 سخت زینہ مفر کین نو فعل عزیز و کونین در ماتہ ظلم کا او پر سینہ نیکن اور صاحب نیک  
 نہند و کونین کس انجانیست و بحقیقت سرت گفتہ باشد رحمت آنرا کہ عقل  
 کہین و کہین کوئی اوس جگہ نہیں ہو اور حقیقت میں حق ہو کما بود او سکے تین گز  
 و بہمت و تدبیر و راسی نیست خوش گفت پر دہ دار کہ کس را راسی نیست  
 اور بہمت اور تدبیر او عقل نہیں ہے خوب کما پر دہ داری کہ کوئی کہین نہیں  
 گفتم بعد از آنکہ از دست متوفعان بچان آمدہ اند و از رقعہ گدایان بفرغان  
 کما ہیں بعد اوسکے ہاتھ ابد و ارق جان سوتنگ آتی ہیں اور رقعہ فقرون و بیچ شور  
 و محال عقلست کہ اگر گیا بایان و ر شود و چشم گدایان پر شود شمع  
 اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جھل کی موتی ہو و اور آنکہ فقیر و کی ہر سو  
 ویدہ اہل طمع نہجت دنیا پر نشود و بچان کہ چاہ بشنیم ہر کجا سخنی ویدہ  
 ویدہ اہل طمع کما سنا نعمت دنیا کہ نہ نہند و جیسا کہ کنوان اوسکے جہان کہین سخنی ویدہ  
 کشید را بنی خود را بشہ در کار ہای مخوف انداز و از توابع آن عزیز  
 کہین ہر کونین دیکو تو ابی میں ساتھ کس کچ کاموں کی ہو کہ گدالی اور سکو ایک معلوم ہو کسوی جان کہ سونا کیا ہے اور فقیر جان کہ  
 و از عقوبت آن نہ ہر و حلال از حرام نشناسد قطعہ سکی را کہ  
 اور عذاب و سکی سو نہ ہر اس کوی اور حلال حرام سے نہ بچانے

جی ہا کہ زبان کت کہ نہت نیافتمی لیکن سبب گدا کے گزین







چون از ریت تراش که بخت به سپهر بر نیاید بچنگ بر خاست آیت  
 جو از ریت کا تراشی والا کونج جنت کو ساتھ بیٹے کے سر پہنوا واسطے لڑائی کے اوٹا  
 کیجی کہ شمشیر کا کچھ جھنک و ششام و اوٹ قطش گفتم کہ یہاں ہم در پد ز خندانش  
 تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کردنگا بین بر تین گالی بجاوی پڑا اوکو کہ بین گزینان یزید اسرار اوکی  
 گرفتیم قطعہ او درین من روفادہ خلق اپنی داد و آن خندان بہ انگشت  
 و دہ پنج سیر او درین پنج اوکی پڑا خلق پیچہ ہمارے دورتی ہوئی انورستی پو انگلی  
 تعجب جهانی اگر گفت شہید را بدندان + القصہ مرافعہ ابن سخن پیش تھا  
 تعجب یکتا کی گفتگو ہماری سو پنج دانوں کے آخر کو رفع کرنا اسباب کا اگی قاضی کے  
 بروم و بکومت عدل راضی شدیم تاہم مسلمانیان مصلحتی بچو بد و میان  
 لیکے ہم او حکم دینو صاحبان پر راضی ہوئی ہم تو حکم مسلما نہ نکا ایک صلح پہنڈ ہے اور دینا  
 تو انکران درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت بید و منطق شنید  
 امیرون و رفیقوں کی کچھ منہ ق کے قاضی ز جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سے  
 سبکدوشی و بر دوسرے تامل بسیار سر آورد و گفت ای کہ تو انکران  
 سمیع چیب فکر کی لیکیا اور بھی تامل بہت سوچا اور کیا اور کیا  
 شہنا گفتی و بر درویشان جھار واداشتی بد انگہ ہر جا کہ گلست خارست و باختر  
 تفریق کی تونی اور او پر رفیقوں کے ظلم رو کیا تونے جان کہ جس جگہ کہ پول ہے کا سا ہوا رسا  
 خمارست و سپر گنج مارست و آنجا کہ در شاہ و ارست ننگ و دم خوارست  
 خمار ہے اور او چندیانی کو سانپ ہوا رسا جگہ کہ مونی شاہوار ہے گرجا نور آدمی کیا نیو آلا  
 لذت عیش و نثار الدغہ اجل و پنی ست و نعیم بہشت را دیو لکار مکارہ در سر  
 لذت عیش و نثار شنگ موت کا پیچے ہے اور نعمت بہشت کی تین دیوار کو دیات اگر اگر  
 بیت جو روشن چکند گز نہ کشت طالب دست + گنج و مار و گل خار و غم  
 ظلم و غم کا کیا کری جو کچھ طالب دست کا خزانہ اور سانیہ و دیوال کا کیا اور

چرا کہ دان بہی بہشت  
 اسرار کے پر و صفت شمشیر  
 وجہ نبوت  
 بدون از ریت تراش  
 عادل راضی شدیم  
 حل نامل بود  
 از ریت تراش  
 خارا کات دکر و کت کتفی  
 کہیں شکر  
 دفعہ پنجم  
 در گفتگو  
 ہونہ و خوش  
 مکارہ  
 دادہ از انسان  
 السانیہ  
 خلافت  
 تقدیر  
 جو از غم



[illegible]





خوش کردم هر گنج گرو + گذشت از فلک سنج و بالای او + گرامید کار

گرو بر خوری + منت منه از بر پائی و قطع شکر خدای کن + موفق شدی بخیر

ز انعام و فضل و نه محفل گذشت + منت منه که خدمت سلطان ممکنی + منت

شناس از و که خجست بدست حکمت و کس از بیهوده برود و

بیفانده کرد و ندکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد و

علم خند آنکه تیر خوانی + چون کل در تویت نادانی + نه محقق بود و نه دان

چار بایی ز بولتایی چند حکمت علم از بهر دین پرور و دست نه از بهر دنیا

خور و ن شکر هر که پر پیروز علم و در هر وقت خرمی گرو کرد و پاک بسج

سند عالم ناز و شیر کار گور و شعله و است یعدی بد و حوکا چنگل بیت

بی فائده هر که در بخت + چیز می خرید و در بیست است + سند ملک از

خر و مندان جمال کپ و دودین از پر پیروز کاران کانی بد باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

مردن بگرو و دین پر پیروز گارون به کمال باوری باو شایان بهت غر و مندان

Handwritten marginal notes in Persian script, including phrases like 'کتابخانه...', 'مردن...', and 'مردن...'. The text is written vertically along the left margin.



سید را از یک پنهان خواهی ای که در میان مننه و اگر چه دوست باشد که تران دوست را نیز  
 و به سید که پوشیده رکنا چایچه تمام کیلی میان من نه است رکنا در کار دوست و در کار دوست گشتن به  
 و در میان من نه و منین قلع و غامشی به که هم میر دل خوش با کسی گفتن  
 دوست بودین و در سید بر مندل  
 گوی + ای سید آب ز چشمه بیدند + که چو رشید تو ان سیدین جوی + و خوشی در میان  
 سید تو ای ساد و ای ساد به سید به سید که چو سید بر من نه باند سید در میان  
 نیا که گفت + کان من بر ما انتا یک گفت + حکمت و منین گفت که در طاعت نایز  
 نیا به سید که کوه بات بر ما نیا به سید که  
 دوستی نماید مقصود می خرد منین است که دشمن قوی که دو دو گفته اند بر دوستی دوست  
 اور دوستی نیا که مقصود ساد و ای سید که دشمن نیا در ساد و ای سید که اور دوستی دوستی  
 اعتماد نیست تا به سید و میان چه رسد و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 اعتماد نیست به نیا که دشمن نیا که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 که آتش اندک اهل سگیزار و قطعه امر و کیش که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 که آتش اندک اهل سگیزار و قطعه امر و کیش که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 سوخت به گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 است چو زه کند گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 سخن در میان و دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 باث در میان و دو دشمن که ای سید که اگر دوست بودین شمرده مرده بنود و سید  
 میان و دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 در میان و دو دشمن که ای سید که اگر دوست بودین شمرده مرده بنود و سید  
 این و آن خوش گردید و ای سید که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 است چو زه کند گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان

دشمن است که در میان من نه و منین قلع و غامشی به که هم میر دل خوش با کسی گفتن  
 دوست بودین و در سید بر مندل  
 گوی + ای سید آب ز چشمه بیدند + که چو رشید تو ان سیدین جوی + و خوشی در میان  
 سید تو ای ساد و ای ساد به سید به سید که چو سید بر من نه باند سید در میان  
 نیا که گفت + کان من بر ما انتا یک گفت + حکمت و منین گفت که در طاعت نایز  
 نیا به سید که کوه بات بر ما نیا به سید که  
 دوستی نماید مقصود می خرد منین است که دشمن قوی که دو دو گفته اند بر دوستی دوست  
 اور دوستی نیا که مقصود ساد و ای سید که دشمن نیا در ساد و ای سید که اور دوستی دوستی  
 اعتماد نیست تا به سید و میان چه رسد و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 اعتماد نیست به نیا که دشمن نیا که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 که آتش اندک اهل سگیزار و قطعه امر و کیش که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 که آتش اندک اهل سگیزار و قطعه امر و کیش که سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 سوخت به گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 است چو زه کند گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان  
 سخن در میان و دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 باث در میان و دو دشمن که ای سید که اگر دوست بودین شمرده مرده بنود و سید  
 میان و دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 در میان و دو دشمن که ای سید که اگر دوست بودین شمرده مرده بنود و سید  
 این و آن خوش گردید و ای سید که اگر دوست گردند شمرده نباشی ای سید  
 است چو زه کند گداز که زه کند گداز + دشمن که به سید و هر که دشمن کو حاکم را حقیر شمار و بدان

دشمن است که در میان من نه و منین قلع و غامشی به که هم میر دل خوش با کسی گفتن





میرزا خن جہاں است و لیکن شہنشاہ است کہ بخلاف آن کار کنی کہ عین صواب است  
 قبول کرنا خطا ہے لیکن سنارو ہے کہ بر خلاف اس کے کام کرے نہ کہ نہایت صواب  
 مقصود می خن کر کن ایچہ دشمن گوید آن کن + کہ برز انور می دست لغابن +  
 بر ہیز کا دوست است کہ دشمن کو دہ کر کہ اور زانو کے مارے تو مانا افسوس کا  
 گرت را ہی نماید راست چون تیر + از آن برگرد و در راه دست چپ گیر + مندر  
 جو بگو ایگ اہم کہ لہام سے سید ہی مانند تیر کے اوس سے پیر اور راہ مانند بائیں کے لئے  
 خنم پیش از حد کر خنم و خشت آرد و لطف بیوقت بیت نیز و خندان در خشت  
 غنہ زیادہ مدت سے لہنا و خشت لاوے اور لطف بیوقت کا رعب لجا ہے نہ اتنے سختے دار  
 کن کہ از تو سیر گردند و خندان نرمی کہ بر تو دگر ایامات درشتی و نرمی ہم در  
 کہ کہ خنم سے آسودہ ہو مومن اور نہ اتنے نرمی کہ او بر تیرے دلیر  
 است + چو فاعل کہ جراح و مرہم نہ است + درشتی نگر و خرومند پیش + نہ سے  
 نہ نصہ کہوئے و الیک کہ نظم نموا اور ہم کہند و الابو خنم نہ بکے عقلند زیادہ بیستے  
 کہ نازل کند قدر خویش + نہ خروشتین + افزونی نمنہ + نہ یکبار تن در لبت  
 کہ کم کہ قدر اپنی نہ خاص کے اپنے تئیں زیادتی رکے نہ ایکبار تن بیج و لبت کے  
 و ہذا جوانی باہر گرفت ایچہ و منہ + ہر تعلیم وہ سیر انیک بنید + گفت  
 دے ایک جوان نے ساتھ باہر کے لکھا اچھا ہے میرزا خنم کے تیرے ہی جہاں است کہ  
 نگر وی کن خندان + کہ گرد و خمرہ کرک نیز و خندان + حکمت و کس دشمن  
 نیکو وی کر نہ اتنے کہ ہونے مالک میرزا نیز و خندان + خاں کا عادت و آدمی دشمن  
 ملک و دین اند باو شاہ عجم و زاہد عجم بر ملک مباد و آن ملک  
 ملک اور دین کے بین بادشاہ نے محل اور زاہد ہے علم اور بر ملک کے مت ہو جو وہ بادشاہ  
 فرمان وہ + کہ خدا را بنو و بندہ فرما نیز و ارشد بادشاہ را باہر  
 حکم دینے والا کہ خدا کے تئیں بنو وے بندہ حکم کا اور مانی والا بادشاہ کے تئیں عا ہے کہ

بزرگ ہو جائے خنم و خندان  
 عین صواب است کہ عین صواب  
 مقصود می خن کر کن ایچہ دشمن  
 بر ہیز کا دوست است کہ دشمن کو دہ کر  
 گرت را ہی نماید راست چون تیر  
 جو بگو ایگ اہم کہ لہام سے سید ہی  
 خنم پیش از حد کر خنم و خشت آرد  
 غنہ زیادہ مدت سے لہنا و خشت لاوے  
 کن کہ از تو سیر گردند و خندان  
 کہ کہ خنم سے آسودہ ہو مومن  
 است + چو فاعل کہ جراح و مرہم نہ  
 نہ نصہ کہوئے و الیک کہ نظم نموا  
 کہ نازل کند قدر خویش + نہ خروشتین  
 کہ کم کہ قدر اپنی نہ خاص کے اپنے  
 و ہذا جوانی باہر گرفت ایچہ و منہ  
 دے ایک جوان نے ساتھ باہر کے لکھا  
 نگر وی کن خندان + کہ گرد و خمرہ  
 نیکو وی کر نہ اتنے کہ ہونے مالک  
 ملک و دین اند باو شاہ عجم و زاہد  
 ملک اور دین کے بین بادشاہ نے محل  
 فرمان وہ + کہ خدا را بنو و بندہ  
 حکم دینے والا کہ خدا کے تئیں بنو وے



خالی نہ باشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن زینت سستی فروز و زعفران  
 خالی ہو و اگر یہ غالب آیا سب مار انہ سے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا ہو روزمر کے کیا ہو  
 مشورہ خصم ضعیف کہ نہ ترشیر برار و چو دل ز جہان برداشت نصیحت خبری کہ  
 مست ہو دشمن نصیحت کو کہ نہ ترشیر کا کالے جودل جان سے اور شاید جس خبر کو کہ  
 وانی کہ دلی ساز اور تو خاموش باش تا ویکری بیار و فرو و بلبلان مردہ بہار  
 جانتے تو دلوں کو آرزو سے تو خاموش رہے اور دوسرا دوسرے لئے بہن و خبری بہار کی  
 بیار رہ خبر بدبو ہم باز نہ آ رہے شکستہ بادشاہ را بر خیانت کسی واقف گردا  
 لاو خبر بری سے تو شخص کے چھوڑ بادشاہ کی تین اور چوری کسی کے واقف ست کر  
 مگر آنگاہ کہ بر قبول کلی واثق باشی و گرنہ در ہلاک خود می نے کنی مقنونی سچ  
 گوارا و سوت کہ اور قبول تمام کے مقبول ہو وے تو اور ہونہیں بیچ مرنی اپنی کسی کی ہے  
 سخن گفتن آنگاہ کہ کن کہ مینی کہ در کار گیر سخن نگا است و نفس نہان سخن  
 بات کرنے کا اور وقت کر کہ دیکھ تو ج کام کے لئے بات کمال ہے بیج ذات انسان کے بات  
 تو خود را بگفتا نہ ناقص کن پسند سیر کہ نصیحت خود را می سیکند او خود نصیحت  
 تو اپنے متین ساتھ باتوں کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت بخود سیرا کو کتاب ہے وہ آب نصیحت کا  
 گرنی محتاجت پسند فریب و تبیین مخور و غرور مداح مخر کہ این دامن زرق  
 منہاج ہے فریب دشمن کا ست کہا اور غرور و تعریف کہ خواہا کا ست می کہ یہاں مگر کا  
 سناوہ است و ان دامن طمع کشاوہ پسند احمق را ستائیش خوش آید چو  
 کہ ہے اور وہ دامن طمع کا وہ کوئی ہو ہے جن کی تین طرف اچھے معلوم ہوتی ہے نہانہ  
 لاشہ کہ در عیش و می فریب نماید طمعہ الا تاشوی باح ستمگو سے کہ کہ نہ  
 ایک گم ہی کہ کچھ فی اوسکی کے ہونے تو مونا نظری خود را ہونے تو غریب ہات کہنے وکیل کہ تو ہی  
 مایہ نفعی از تو دارو اگر روزی مرا دشمن بر نیاری و دود چندان  
 جو بی نفع کی تجھے کہتا ہے اگر ایک دن مرا دوسکی نہ نکالے تو دود کہنے

خبر خوشی کہ دلوں کو خوش کرے  
 خبر بدی کہ دلوں کو غم کرے  
 خبر ترشیر کہ دلوں کو ترش کرے  
 خبر بلبلان کہ دلوں کو بلبل کرے  
 خبر بادشاہ کہ دلوں کو بادشاہ کرے  
 خبر فریب کہ دلوں کو فریب کرے  
 خبر غرور کہ دلوں کو غرور کرے  
 خبر مداح کہ دلوں کو مداح کرے  
 خبر مخر کہ دلوں کو مخر کرے  
 خبر ستمگو کہ دلوں کو ستمگو کرے  
 خبر وکیل کہ دلوں کو وکیل کرے  
 خبر غریب کہ دلوں کو غریب کرے  
 خبر دود کہ دلوں کو دود کرے







جو بیغز اسبکساری ایسات خیر الہی تعلیم دیو بر و بر شکر دی سنی اہم

ایک گدی کے پلے ایک حق تعلیم دیتا تھا اور ہر ایک بچہ کو اس شخص سے پتہ

اگرچہ بے فہم کے تئیں ملکا پن

حکیم کی گفتش اسی دان چہ گوئی درین سو واپس از لوم لایم نیامد و دہا از تہ گفتن

تو چو موشی پیاموز ز بهانم ایضا که تامل کند در جواب بیشتر این سخنش را

تو خاشی سیکیدہ جانوروں سے جو کہ کمال نگرینی پہ جواب اکثر اوسکی بات اوسکی نالائق بات

از این دو مورد بهش : منشور بهنجوسا خموش : شد سر که اوانا از او وصل

اور ہند کرنا تھا تو وہیں کے سامنے پیش کیے بغیر نہ جانوں کہ کب جو شخص رسا ہو انا زار و بیکس میں لڑائی

کنند تا برانند که دانا است بدانند که نادانست فرو چون در آید باز نوی بسجین

کرے تو جانیں کہ دانا ہے جانیں کہ نادان ہے جو اوسے بڑا سمجھے کلام کے

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

این کتب در کتابخانه

از چهره قیامت که  
خواب در آن سبک می درید

ارستیمند و شتیبایلو، نخست آموز و دجیات و ریو، از بدین کسب پیری میوی

خوبی بی لوی خسته ساه لویوں و سب بیے اور چوری اور زبردی سب سوا ای برائی سب سبھی نو

لعل پوشیدن فریضه در زمان عیب بنهائی سید این که در ایستادن و راه رفتن

بہارِ جمہوری کا سینا

خود را در اعتبار بنده می گردانید و می گفتند که ما را از این کار باز دارند و می گفتند که ما را از این کار باز دارند

نہایت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان و شوکت کو بیان کیا ہے۔

ایک پین: استبار جب کہ ہم نے اور اس کی کوئی بات نہیں کہا اور وہی بہت سیر

طاعت یا بد و یوست بمعنی بصاعت الساعه نیز می رود و است و معنی در معانی

مبادرت نہ آوے اور کوئی نافرست نہ ہو کہ میں لائق ہے نہ جو کوئی کہ چہ چڑائی کے مالک ہیچ معاملے کے

درست است پس قامت خوشتر که ز رخا در باشد چون باز آید و ماورا را

[illegible]

سہ از انکسیر دایما تر توجہ و کثرت فکر ہرگز

[illegible]

حکمت اگر شہا بہ شیب قدر بود می شب قدر بقدر بودی شہر گریگ ہمہ لعل

باختان بودی پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت گوشت

سیت زیبا در دست کا اندرون ارد نہ پوست قطعہ توان شناخت بیکر و زور شکار

مرد کہ تا کجا شہسبیت یا گاہ علوم ولی ز باطنش امن مباحث و غرہ شہو

کہ خست نفس بگر و بسا اہما معلوم پند ہر کہ بازرگان ستیز و خون خود میریزد

خوشی تن را بزرگ ننداری بہت گفتند یک و پند کوچ زود منی شکستہ پیشا

تو کہ با بزی بسکنی با توج حکمت پنہ با شیر انداختن و شست ہر شمشیر زدن

خروندان نیست بہت جنگ زور آوری مکن بہت پیش سر سنجہ در غفلت و

ضمیمہ کہ با قوی لاوری کند یار دشمن ست در ملک خویش قطعہ سایہ پوزہ اوجی

آن کہ رود با مبارزان قتال بہت باز و جمل می کنند پنہ با فراہم جگال

حکمت ہر نصیحت نشنو و سر ملاحت سفیدن ارد شہر خون نہایت

چو نہ من دینے خیال ملاحت سننے کار کتابہ

چو نہ من دینے خیال ملاحت سننے کار کتابہ

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like 'گلستان نغمہ', 'حکمت', and 'چو نہ من دینے خیال ملاحت سننے کار کتابہ'.



پاکستان مسلم لیگ

عاشق و مست  
بند و بخت

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

















تیر طبیعت ایشان درو اثر نکند لعل ایشان متمم گردد تا بحدیکه اگر خرابانی  
 تیر طبیعت او نمودن هیچ او که از کمر و سائے کلام و دهن کو نشت کیا گیا ہو و تو وہاں کہ اگر کسی  
 رود نماز کردن منسوب گردد و بخوردن قندوی رستم بر خود بنا و  
 جای سائے نماز نیکو بہت کیا گیا ہو ساتھ کیا گیا ہو رقم او پر پی سائے نادانی کے  
 کشیدی کہ نادان را بہ صحبت برگزیدی طلب کے دم زد انایان کے پند  
 کہینے تو کہ نادان کہینے صحیح کے قبول کیا تو نے طلب کی ہیں و انیون سے ایک نصیحت  
 ہر گفتند بانادان پیوند کہ گردانای و ہر خبری باشی و گردانے ابلہ تر با  
 سری تین سائے نادان کہتے ہیں کہ اگر نادان کا تو نادان ہو تو اور نادان تو امین زود تو  
 حکمت حاکم شہر حاکم معلومست اگر طبعی مہار شہر گرد و صد فر  
 ہر گردن ازینا بقتش بر نہ پیدا اگر در رہ ہونا کہ پیش آید کہ موجب ہلاک  
 پہاڑ گردن طاعت او کی لپیٹی لیکن اگر مقام ہونا کی آوے کہ سب ہلاک کا  
 باشد و طعل اسجا بنادانی خواہد رفتن ز نام از کفتش در گسلاند و پیش مطا و  
 ہو کہ اور کا او چکے سائے نادانی کی جانا چاہی ہا کہ تہلی او کے تو رائے اور اگی اعانت  
 کہنہ کہ ہنگام درستی ملاطفت مذمومت کو پند و شمن ملاطفت دوست  
 نگری کہ وقت سختی کو مرانی ہی ہے اور کتوین کہ دشمن سائے مرانی کو دوست  
 نگرد و ہلکہ طمع زیادت کند قطعہ یک لطف کند بانو خاک پائش باش  
 ننودی بلکہ طمع زیاد کرے وہ شخص کہ مرنا کرے ساتھ تیر جو خاک پاؤں و سکارہ  
 و گر خلاف کند در و پیش اگر خاک سخن بلطف کرم باورشت خوی ہو  
 اور جو خلاف کرے و چون انکوں او کی دامن خاک سائے لطف و کرم کی ساتھ دشت خوب کے مت کہ  
 کہ رنگ خوش و دنگر و دنگر پویمان پاک حکمت ہر کہ پیش سخن دیکر ان  
 کہ رنگ کہ پاسوا ننودی مگر سو بہن پاک جو کہ آگے بات اور و کی پس

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





اجل کائنات از روی ظاهر آدمیت و اذل موجودات سگ بانفاق  
 بزرگ تر پندش کا از روی ظاهر کے آدمی سے اور ذلیل تر موجودات کا گنا اور سادہ تفان  
 خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس قطعہ سگی الفہم گز فرما  
 عقل مندوں کے کتاب حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے کتنے کو تین فقرہ گز فرما  
 نگردد و در زنی صد توش سگ + و گر عمر نوازی سفلہ را بہتر خری آید تا خود  
 بنویسے چہ مار تو سودمند اسکو بہتر اور جو ایک ت کو تو گمینی کی نیز سنا کہ تر خری کی تو سنا نہ  
**حکمت** از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بی ہنر سروری را شاید  
 نفس پرور سے ہنر پال نہ آدمی اور بی ہنر سروری کی نہیں بجا ہے  
**شعوی** مکن جسم پر گا و بسیار خوار + کہ بسیار خواہست بسیار خوار + چو گا و  
 مت کر جسم اور پریل بہت کما ہوا کی گنت دلیل ہے اور بہت کما ہوا مانہ کی  
 ہمی بادت فریبی + چو خرتن بچو کسان روی حکمت در انجیل آید  
 چاہنا ہے تو فریبے مانند گدی کے بیچ ظلم آدمیوں کو دہو تو بیچ آہل کے آبا  
 کہ اسی فرزند آدم اگر تو نگری و بہت مشغل شو ببال زمین اگر در و تین  
 اگر اسی فرزند آدم کی چو در نمندی و بن منجھو مشغل کر نیوالا ہو تو سنا مال کو چھو اور جو غلوس کو نہیں چھو  
 سنگدل نشینی پس حلاوت کر من کجا در یابی و عبادت من کی شتابی  
 سنگدل بیٹے تو پس فریاد میرے کا کمان پاؤ تو اور سنا عبادت میرے کی کتب تو  
**قطعہ** کہ اندر نعمتی مغرور و غافل + کہ اندر سنگدستی خستہ و ریش چور سرور  
 کہنی ریان نعمت کو تو مغرور و غافل کہی و ریان سنگدستی کی چو تو زنی اور گناہل معجز  
**حالت** انیست + ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بچو  
 حال تیرہ ہے بجا تو نہیں کہ بتا حق کے مشغول ہو تو نوچے نقد پر خدا کا ایک  
 را از تخت شاہی فرو آرد و کی را در شکم ہای سبکو دار و بیت و دست خور  
 نہیں تخت بادشاہی سونچ لارے اور ایک کو نہیں بیچ بیت بچو کر ناک کو وقت ہی خوش

۲  
 منور بی بی خدیجہ  
 در سال الفاضل  
 غرض بالغیر فرقی در علی  
 قنات بقید بی بی  
 دینی ۱۲۱۱  
 مودہ خیرا و صاحب  
 خلیفہ مودہ خلیفہ  
 آواز و ناسا کی خواہش  
 در کمال نظر و شہادت  
 شریک  
 از آن ذکر و بہتر  
 انیس ست و دو  
 وقت نوش و شہ  
 در بعضی را بیسی  
 وقت است و وقت  
 ست و وقت



دست یار یک دوستان خدا می بناید چو روز نشسته وین سعادت بزر  
 رات اندر بوی دوست خدا کے چسپاںی ہے مانند درختی که او بر سعادت سازه  
 یاز و نیست + تانہ بخشہ خدای بخشہ رباعی از تو مکمل نام که در دست  
 بازو کی نہیں ہے جبکہ بختی خدا بخشہ والا  
 وز دست تو هیچ دست بالاتر نیست + آن اکہ توبہ وہی کسی کم نکند + و انرا  
 اور بہتر سے کوئی بات نہیں ہے او سبکترین کہ توبہ کوئی کم نکند اور بکشت  
 کہ تو کم کنی کسی بہر نیست حکمت کردانی نیک انجام بہ از پادشاه بد فرما  
 کہ تو کم کر کوئی بہر نہیں ہے غیر نیک انجام بہتر پادشاه بر سر ذات  
 بیت غمی کہ پیش شادمانی بری + بر از شادی کہ پیش غم خجسته  
 وہ کم کہ بچی اسکے خوشی لیا تو بہتر از غمی سو کہ بچی اسکے غم کما تو  
 زمین از آسمان شارسر آسمان از زمین غبار گل آلود تیرہ مہمان  
 زمین کو تین آسمان شاربے اور آسمان تین زمین غبار پر تیرہ گاہو ای کسی کو کہ آلود  
 و در گرت خوی من آمدانرا وار + تو خوی نیک نشین از دست گذار  
 جو بکجو خوی سیری آئی نالایق تو خوی نیک اپنے ہاتھ سے دست چور  
 خداوند تبارک تعالی می بنید و می پوشد و ہمسایہ می بنید و بنور تابد  
 صاحب پاک و برتر دیکتا ہو اور چپا تا ہو اور بگویند کیتا ہو اور فل چپا تا ہو  
 لغو و بابلد گر خلق غیب ان بود کسی بجال سے خود از دست کسی سود  
 نہ پناہ کہ اگر خلق غیب کو جاننے والی ہوتی کوئی ساتھ حال انہو کے ہاتھ کسی نے آہ سو وہ تبا  
 حکمت زرار سعدن بکان کردن بر آید از دست بخیل بجا کردن  
 سونا کمان گودنی سے باہر آوسے اور ہاتھ بیل سے ساتھ جائے کہ دیگر  
 و زمان خود زند و گوشدار زند + گویند امید بہ کہ خوردہ + روزی بینی بکا تم ہم  
 کہنے نکماتین اور کان کہین کہین امید بہتر کہ گمایا ہوا اکیدن کہ تو بچ نالو ہم کے

در شیبہ فیضی از گلستان  
 در باران نعل و در شیبہ فیضی از گلستان  
 پس نقد و قلم و در شیبہ فیضی از گلستان  
 مگر لایق جانتہ نہ از دست شیبہ فیضی از گلستان  
 عدیم من عانتہ و جلد زنا سحر و من عانتہ  
 حضرت کا دیکھ کہ کمالی ای کہ تیرہ گاہو ای کسی کو کہ آلود  
 بہتر از شادی کہ پیش غم خجسته  
 غم کی کشت آلود زنا سحر و من عانتہ  
 می آید حال کمالی ای کسی کو کہ آلود  
 و در شیبہ فیضی از گلستان  
 زانہ و در شیبہ فیضی از گلستان  
 زانہ و در شیبہ فیضی از گلستان  
 زانہ و در شیبہ فیضی از گلستان  
 زانہ و در شیبہ فیضی از گلستان







گلستان حکمت حکیم نامور پر سید مذکور در خان آید خدا و غرور و مال فریبده او بر من  
 برینج و حکمت حکیم نامور پر سید مذکور در خان آید خدا و غرور و مال فریبده او بر من  
 بنین او منی جو ایک حکیم نامور سرتین دوجا کہ دفتون کہ تین خدا و غرور و مال فریبده او بر من  
 بیج کی را از آن خوانده اند که سرتین را که تیر و نذر دگونی و چاک گفت سرتین کی او علی حسین  
 ایک کی سرتین را از آن بنین جو باجو کر سرتین بنین کہ سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 توفی معلوم کی جو آن نازہ اند کا بعد م آن مروز و سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بیج ایک نت معلوم کی کسی سرتین سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 نیست صفت از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 اور بیج صفت از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 در بعد از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بیج نہا کا جو سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 دوسرے سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 و شخص سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بنجیل فاضل سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بنجیل فاضل سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی

اور سرتین کی سرتین کی

بنجیل فاضل

### خاتمة الكتاب

تمام شد کتاب گلستان والہ اللہ المستعان باری عزائے نجات چاہا کہ سرتین کی  
 نام ہوئی کہ سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 از سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 خاکبہ سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 اکثر بنین سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی

بنجیل فاضل

سبب عدم انتفاع مال  
 فردشان در کمال فقر و غنا  
 کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 توفی معلوم کی جو آن نازہ اند کا بعد م آن مروز و سرتین کی سرتین کی  
 بیج ایک نت معلوم کی کسی سرتین سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 نیست صفت از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 اور بیج صفت از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 در بعد از او کان و طبع سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بیج نہا کا جو سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 دوسرے سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 و شخص سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بنجیل فاضل سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی  
 بنجیل فاضل سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی سرتین کی



و در این روز  
که در این روز  
که در این روز  
که در این روز

و در این روز  
که در این روز  
که در این روز  
که در این روز

کتابخانه ملی ایران



س ۳۳ گ  
ن ۱۴  
۸۹۱۶۵۲۳۲  
DUE DATE

ف ۸۹۱۵۴۲۲

س ۲۳۳  
۱۴۵

۸۵۸۷

گلستان مترجم

Date	No.	Date	No.
	X		
25 Oct	1014		